عمران سریز

ٹاور سیکشن

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

خبردار

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 30 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون ! نیا ناول "ناور سیکشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول بلیک تھنڈر کے سلسلے کی ایک کہانی ہے جس میں بلیک تھنڈر تنظیم کے ایک سیکشن سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹکراؤ ہوا اور جس میں بلیک تھنڈر کا ایک سپر ایجنٹ بی کاب پہلی بار عمران کے مقابل آیا۔ بی کاب بلیک تھنڈر کے ان تمام سپر ایجنٹس سے جو عمران سے ٹکرا چکے ہیں قطعی مختلف ثابت ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا کردار ہے جو عمران کو اپنے مقابل آخر تک طفل مکتب کی حیثیت دیتا رہا لیکن اسے دراصل عمران کی ذہانت اور اس کی کارکردگی کے انداز کا صحیح طور پر علم نہ تھا۔ وہ یہی سمجھتا رہا کہ عمران [illegible] کی طرح لیبارٹری پر باقاعدہ حملہ کرے گا لیکن اسے عمران کی ذہانت اور کارکردگی کا صحیح ادراک اس وقت ہوا جب وہ عمران کی طرف سے حملے کا انتظار ہی کرتا رہ گیا جبکہ عمران اس دوران مشن بھی مکمل کر چکا تھا۔ اس وقت اسے احساس ہوا کہ اس کے مقابل عمران طفل مکتب نہیں بلکہ وہ خود عمران کے مقابل طفل مکتب ثابت ہو چکا ہے۔ پھر اس کا رد عمل کیا ہوا اور "ناور سیکشن" نے کیا رد عمل ظاہر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی دلچسپ سچوئشن اس وقت سامنے آئی جب مشن کی تکمیل کے باوجود عمران کے ساتھیوں نے [illegible] عمران

سے بغاوت کر دی اور معاملات واقعی سنجیدہ ہو گئے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنے منفرد انداز کی وجہ سے آپ کو یقیناً پسند آئے گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

گاؤں ٹیہی (TEHI) تلہ گنگ سے پرنس عبداللطیف ساقی و نوید احمد صاحبان لکھتے ہیں۔ "گزشتہ طویل عرصے سے برصغیر پاک و ہند کا تقریباً ہر نوجوان نہ صرف آپ کے ناولوں کا قاری ہے بلکہ آپ کی تحریروں کا شیدائی اور پرستار بھی بن چکا ہے اور آپ کی ذات سے بھی پرستش کی حد تک پیار کرتا ہے۔ ناول "کنتھ کونیک" اعلان کے باوجود جب قارئین تک نہ پہنچا تو قارئین نے بے اختیار آپ کی صحت اور سلامتی کے لئے دعائیں مانگنی شروع کر دیں۔ اس سے بھی آپ قارئین کی محبت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ آپ نے عمران سیریز کی بجائے اب سائنس سیریز لکھنا شروع کر دی ہے کیونکہ عمران اب سب کام سائنس کی مدد سے مکمل کر لیتا ہے اس لئے ہماری درخواست ہے کہ آپ سائنس سیریز کی بجائے دوبارہ عمران سیریز لکھنا شروع کر دیں۔"

محترم پرنس عبداللطیف ساقی و نوید احمد صاحبان۔ آپ نے اپنے خط میں جس خلوص و محبت کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر ممنون ہوں۔ آپ کے ساتھ ساتھ بے شمار قارئین نے بھی "کنتھ کونیک" کے بروقت شائع نہ ہونے پر اسی طرح دعاؤں

کیا ہے۔ میں ان سب قارئین کا بھی بیحد مشکور ہوں۔ اس سلسلے میں وضاحت تو پہلے ہی ہو چکی ہے جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو آپ کی طرح اب مجھے بھی احساس ہونے لگ گیا ہے کہ عمران نے اپنی ڈگریوں کا واقعی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ ڈگریاں اس نے صرف اپنے نام کے ساتھ لگانے کے لئے حاصل کر رکھی ہیں اور موجودہ سائنسی دور میں جب مجرم تنظیمیں بے دریغ سائنسی ایجادات کا استعمال کر رہی ہوں۔ عمران کو ان کے مقابل اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو سمجھا سکوں کہ اس کا امیج بطور سائنس دان کی بجائے بطور علی عمران زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

مری سے حنا، نسرین اور نبیلہ لکھتی ہیں۔ "انکل آپ کے ناول ہمیں بیحد پسند ہیں۔ ہمیں انکل عمران کی شادی کا بیحد انتظار ہے۔ آپ آنٹی جولیا سے کہیں کہ وہ انکل سے شادی کر لیں تاکہ ہم بھی ان کی شادی کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔"

حنا، نسرین اور نبیلہ تینوں بھتیجیوں کے معصوم سے خط اور معصوم سی خواہش کے جواب میں عرض ہے کہ ہم نے ان کا خط ان کی آنٹی جولیا تک پہنچا دیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی آنٹی جولیا اور انکل عمران ان کی معصوم سی خواہش پر ضرور غور کریں گے۔

فیصل آباد سے رانا جاوید محمود صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بیحد پسند ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ تقریباً ہر ناول کے بارے میں

کی نہ کسی غلطی کی نشاندہی کرتا رہتا ہوں لیکن آپ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ آپ کے ناول "سفاک مجرم" میں ایک غلطی کی نشاندہی کر رہا ہوں امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے۔ سفاک مجرم کے صفحہ 78 پر عمران اپنے ساتھ ہونے والے حادثے کے سلسلے میں ٹائیگر سے پوچھتا ہے۔ پھر وہ خود کہتا ہے کہ تم نے جو اینگل گولی لگنے کا بتایا ہے اس اینگل سے یہ گولی بلندی سے ہی چلائی جا سکتی ہے حالانکہ ٹائیگر نے اپنے جواب میں اینگل بتایا ہی نہیں تھا۔ امید ہے کہ آپ ایسی غلطیوں کا سدباب ضرور کریں گے۔"

محترم رانا جاوید محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ غلطیوں کی نشاندہی پر میں آپ کا مشکور ہوں۔ سفاک مجرم میں آپ نے جس غلطی کی نشاندہی کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ صفحہ 77 کی آخری دو لائنوں اور صفحہ 78 کی پہلی دو لائنوں میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ عمران نے ٹائیگر سے گولی لگنے کے اینگل کی تفصیل بطور خاص پوچھی اور ٹائیگر نے اس کی تفصیل بتا دی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

[illegible]

وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں مہاگنی کی جہازی سائز کی دفتری میز کے پیچھے ایک خصوصی طور پر بنائی گئی بھاری ٹھوس اور انتہائی مضبوط ریوالونگ چیئر پر قاسم بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک رسالہ کھلا ہوا تھا جس کے ہر صفحے پر صحت مند عورتوں کی مختلف پوزوں میں رنگین تصویریں موجود تھیں۔

"ہی۔ ہی۔ ہی۔ یہ ہوئی ناں بات۔ یہ ہوئی ناں فل فلوٹیاں۔ سالی ایک چھپکلی بیگم ہے۔ ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں ہونہہ سالی سینک سلائی"۔۔۔ قاسم نے ایک تصویر دیکھتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی انتہائی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"سیکرٹری۔ اے سیکرٹری۔ کم بخت کہاں مر گیا ہے۔ ادھر آؤ"۔ قاسم نے یکلخت حلق پھاڑ کر دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو

پھیپھڑوں کا پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا اونچا کیوں بول رہے ہو۔ کیا بہرے ہو گئے ہو" ——— دوسری طرف سے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرات مرات سالے کہ تم مجھے بہرہ کہہ رہے ہو۔ سالے پھون کی وجہ سے چھوڑے ہو رہے ہو۔ میرے سامنے ہوتے تو تمہاری [illegible]" ——— قاسم نے بہرے کو بہرہ کہتے ہوئے انتہائی غصیلے بلکہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ پہلے تو تم عاصم انڈسٹریز کے مالک تھے اب کیا ہوا۔ کیا درزی بن گئے ہو" ——— دوسری طرف سے عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کیوں ہونے لگا درزی مرزی۔ میں تو اب بھی عاصم انڈسٹریز کا مالک ہوں۔ یہ سالے تمہارے مغز میں تو گڑبڑی نہیں ہو گئی" ——— قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ تم میری گردن کا ناپ لے لیتے اور گردن کا ناپ تو درزی ہی لیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہی۔ ہی۔ ہی۔ تم سالے کھلا جاو۔ تم مسخری اچھی کر لیتے ہو۔ بہرحال بولو اب تک کہاں مر گئے تھے۔ سالے ملاقات

کیوں نہیں کی" ——— قاسم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیپٹن حمید نے منع کر دیا تھا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا کیا مطلب" ——— قاسم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ آج کل خوب عیش کر رہا ہے۔ انتہائی تگڑی فل فلوٹیوں کی پوری فوج اس کے ارد گرد موجود رہتی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ چلو زیادہ نہیں تو دس بارہ فل فلوٹیاں ہی قاسم کو بجوا دو لیکن اس نے کہا کہ دس بارہ تو ایک طرف وہ کسی فل فلوٹی کی تصویر بھی قاسم کو نہیں بھجوائے گا جس پر میں نے اسے کہا کہ میں جا کر اسے بتا دوں گا۔ بس یہ سنتے ہی اس نے مجھے دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ اگر میں نے تم سے ملاقات کی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا اب تم خود بتاؤ پیارے کھلا جاو کہ میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ تمہیں چھوٹی سی گولی لگ جائے۔ چلو کسی توپ کا گولہ لگتا تو اور بات تھی اس لئے مجبوراً ملاقات نہیں کی" ——— دوسری طرف سے عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ سالے کپتان کی اب یہ جرات مرات ہو گئی ہے کہ میرے کھلا جاو کو دھمکی دے۔ سالے کی ٹانگیں چیر دوں اگر کرنل پھوپی اجازت مجازت دے دیں تو" ——— قاسم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے دھمکی نہیں دی اس نے تمہیں دی ہے" ——— عمران

نے کہا۔

"وہ سالا کنجوس مکھی چوس وہ بھلا کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ سالہ پھوکٹ۔ لیکن کیا واقعی اس کے پاس تگڑی قل قلوٹیاں ہیں یا مجاق کر رہے ہو تم"۔۔۔ قاسم کی ذہنی رو بدل چکی تھی۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر یقین نہ آئے تو ان کی تصویریں دکھا سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تصویریں۔ لیکن فون پر کیسے دکھاؤ گے۔ ایک تو سالے یہ سائنس دان بھی انتہائی نکمے ہیں۔ سالا تصویروں والا فون ہی ابھی تک ایجاد میجاد نہیں کر سکے۔ ہونہہ سالے چاند ماند پر پہنچ گئے۔ وہاں جا کر کیا ملا انہیں۔ سالے ریت میت اور پہاڑیاں مہاڑیاں"۔۔۔ قاسم نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں تمہارے دفتر کے قریب سے ہی فون کر رہا ہوں اور تصویریں میرے پاس ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"دفتر کے قریب سے۔ اوہ۔ اوہ۔ یعنی کہ یہاں دارالحکومت میں۔ ارے تو پھر سالے وہاں کیا کر رہے ہو۔ یہاں آ جاؤ جلدی۔ وہ تصویریں وصویریں لے کر جلدی آؤ"۔۔۔ قاسم نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ایک تو تمہارے دفتر کے دربان بڑے جلاد قسم کے ہیں۔ تمہارے تک پہنچنے ہی نہیں دیتے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کروں۔ یہ ڈیڈی اور چھپکلی بیگم دونوں نے سازش

زش کر رکھی ہے۔ سالے دیوؤں جیسے دربان اور سوکھے سڑے مچھر جیسے سیکرٹری میری قسمت میں ڈال رکھے ہیں۔ جلدی آؤ میں سیکرٹری کو بھیج دیتا ہوں دروازے پر۔ وہ تمہیں لے آئے گا جلدی آؤ"۔ قاسم نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا سیکرٹری اس کے قریب ہی خاموش کھڑا تھا۔

"ارے میرا منہ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو جا کر کھالا جاوا امران کو لے آؤ۔ جلدی جاؤ سالے"۔۔۔ قاسم نے رسیور رکھتے ہی سیکرٹری کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا"۔۔۔ سیکرٹری نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ہونہہ سالی یہ بے جان تصویریں۔ اب آ رہی ہیں سالی جندہ تصویریں۔ جندہ کھیل تماشا"۔۔۔ قاسم نے منہ بناتے ہوئے میز پر موجود رسالے کو بند کر کے اسے دراز میں پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں بیرونی دروازے پر اس طرح جم گئیں کہ جیسے اگر اس نے ایک لمحے کے لئے بھی نظریں ہٹائیں تو نجانے آتا ہوا عمران کہیں غائب ہو جائے گا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز ایک خوبصورت لڑکی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ لڑکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور چہرے سے وہ خاصا خوبرو اور کھلنڈرا سا دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ تھامسن تم۔ آؤ"۔۔۔۔ لڑکی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ الٹ کر ایک طرف موجود تپائی پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"یہاں ایشیا میں آکر تم پہلے سے کہیں زیادہ ہی خوبصورت نظر آنے لگ گئی ہو"۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ علاقہ ہی ایسا ہے۔ بدصورت کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔ تم بھی اس وقت ہالی وڈ کے ٹاپ ہیرو لگ رہے ہو"۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو تھامسن بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہالی وڈ والے تو اب بھی میرے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں لیکن یہ تمہارا باس اس کے چنگل سے نکلنا ناممکن ہے اس لئے مجبوری ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اسی لئے تو باس نے اپنا نام آکٹوپس رکھا ہوا ہے اور وہ بھی بلیک آکٹوپس۔ بہرحال میں یہاں اکیلی بور ہو رہی تھی اس لئے تمہارے آنے پر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے۔ اب کم از کم وقت تو اچھا گزرے گا"۔۔۔۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس بتا رہا تھا کہ تم نے مشن کے سلسلے میں زمین تیار کر لی ہے اور اب صرف فصل کاٹنی باقی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے یا تم نے حسب سابق باس کو چکر دیا ہے"۔۔۔۔ تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ میں بھلا اتنی جرات کہاں کہ میں باس کو چکر دے سکوں۔ میں نے اسے درست رپورٹ دی ہے۔ مشن تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس پر اب فائنل ٹچ رہتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کام کے لئے باس سوائے تمہارے اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی اسے رپورٹ ملے گی وہ تمہیں فوراً

بجوا دے گا"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ایک بوتل شیری اور ایک بلیک ہارس کی بجوا دیں"۔ لڑکی نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"لیکن مشن ہے کیا۔ مجھے تو اس نے کچھ نہیں بتایا۔ صرف اتنا بتایا ہے کہ تفصیلات ڈیسی بتائے گی"۔۔۔۔ تھامسن نے کہا۔

"آرڈر سرو ہو جائے پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس نے ان کی میز کے قریب ٹرالی روکی اور اس میں سے دو بوتلیں، جام اور دوسرا سامان اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ میں نیٹ پیتا ہوں"۔۔۔۔ تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے بلیک ہارس کی بوتل اٹھالی۔

"مجھے تو ایک پیگ بنا دو"۔ لڑکی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"سوری اپنی مدد آپ"۔ تھامسن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگالی۔

"بس یہی تمہاری عادتیں مجھے بری لگتی ہیں"۔۔۔۔ ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے لئے خود ہی پیگ تیار کرنا شروع کر دیا۔

"کچھ نہ کچھ تو برا لگنا ہی چاہئے۔ تاکہ معاملات لیول پر رہیں"۔ تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیسی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ اس نے پیگ بنا کر اس کا گھونٹ لیا۔

"اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ باس نے مجھے یہاں دو ہفتے پہلے بھیجا تھا۔ یہاں ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر مارک ہے۔ ڈاکٹر مارک کارمن کا رہنے والا ہے لیکن دو سال ہوئے وہ وہاں سے اچانک غائب ہو گیا۔ کارمن حکومت اور اس کے ایجنٹوں نے اسے پوری دنیا میں تلاش کیا لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ ڈاکٹر مارک کارمن کی نیشنل لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم میزائل پر کام کر رہا تھا۔ اس میزائل کو ہٹ ٹوٹل میزائل کہا جاتا تھا کیونکہ یہ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں فضا میں موجود کسی بھی طاقتور میزائل کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں اسے اینٹی میزائل کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس کا بنیادی فارمولا ڈاکٹر مارک کی ہی ایجاد تھا اس لئے وہی اس پر کام بھی کر رہا تھا اور حکومت کارمن نے فیصلہ کیا تھا کہ میزائل تیار ہو جانے پر اس کا نام مارک میزائل رکھ دیا جائے گا۔ ڈاکٹر مارک اس میزائل پر تجربات میں مصروف تھا کہ ایک روز اچانک وہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی

پڑتال کرنے پر معلوم ہوا کہ میزائل کا بنیادی فارمولا بھی غائب ہے۔ بہرحال اسے بعد تلاش کیا گیا لیکن اس کا کہیں کوئی اتا پتا نہ ملا۔ پھر آج سے کچھ عرصہ پہلے حکومت کو اطلاع ملی کہ ڈاکٹر مارک شوگران کی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ کارمن ایجنٹوں نے اس اطلاع کی تصدیق کی تو حکومت نے اسے واپس لانے کی منصوبہ بندی کی لیکن جب ایجنٹوں نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو وہ جس طرح اچانک کارمن سے غائب ہوا تھا ویسے ہی شوگران سے بھی غائب ہو گیا۔ پھر معلوم ہوا کہ شوگرانی ایجنٹ بھی اسے تلاش کر رہے ہیں لیکن اس کا ایک بار پھر کہیں پتہ نہ چل سکا۔ اب سے دو ہفتہ پہلے اطلاع ملی کہ اسے کافرستان میں دیکھا گیا ہے۔ کارمن حکومت نے اس اطلاع کی تصدیق کرائی تو معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر مارک یہاں کے کسی گروپ کے ساتھ مل کر کسی خفیہ اور پرائیویٹ لیبارٹری میں میزائل پر کام کر رہا ہے۔ باوجود کوشش کے نہ ہی اس گروپ کا پتہ چل سکا اور نہ ہی ڈاکٹر مارک اور اس کی خفیہ لیبارٹری کا۔ حکومت کافرستان کو ٹٹولا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ سرے سے ہی اس سارے پلان سے بے خبر ہے۔ چنانچہ حکومت کارمن نے یہ مشن باس کو سونپ دیا۔ باس کو معلوم ہے کہ میں کارمن کی اس لیبارٹری میں لیبارٹری انچارج کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتی رہی ہوں جس میں ڈاکٹر مارک کام کرتا رہا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ وہاں رہتے ہوئے میرے ڈاکٹر مارک سے انتہائی گہرے تعلقات

رہے ہیں اس لئے جو کچھ میں ڈاکٹر مارک کے بارے میں جانتی ہوں وہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ چنانچہ اس نے مجھے یہاں بھجوا دیا کہ میں ڈاکٹر مارک کو تلاش کروں۔ مجھے چونکہ اس کی عادتوں اور فطرت کا بخوبی علم ہے اس لئے میں نے یہاں آ کر اس کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو وہ کسی طرح بھی اپنے آپ کو مجھ سے ملنے سے نہ روک سکے گا۔ میں اس کی تمام کمزوریوں سے واقف ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ماسک میک اپ کر کے بڑے بڑے ہوٹلوں اور کلبوں میں جاتا رہتا ہے۔ وہ ان کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے یہاں آکر بڑے ہوٹلوں اور کلبوں میں باقاعدگی سے آنا جانا شروع کر دیا اور ایک ہفتہ پہلے آخر کار میری کوشش رنگ لے آئی۔ ڈاکٹر مارک کا فون آگیا۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا۔ میں تیار ہو گئی تو اس نے مجھے یہاں کے نیشنل گارڈن کی پارکنگ کا پتہ دیا۔ میں وہاں پہنچی تو اچانک ایک کار میرے قریب آ کر رکی۔ ڈاکٹر مارک عقبی سیٹ پر موجود تھا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا اور دروازہ کھول دیا اور میں اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور کوئی مقامی آدمی تھا۔ کار کے شیشے ایسے تھے کہ اندر سے باہر کچھ نظر نہ آتا تھا۔ شاید ڈبل شیشے لگائے گئے تھے۔ بہرحال مجھے بھی جلدی نہ تھی اس لئے میں بھی اطمینان سے بیٹھی رہی۔ مجھے کسی الگ تھلگ اور ویران عمارت میں لے جایا گیا۔ میں وہاں ایک روز تک رہی۔ ڈاکٹر مارک نے مجھے بتایا کہ وہ

حکومت کارمن اور حکومت کافرستان کے ایک مشترکہ پراجیکٹ پر خفیہ طور پر کام کر رہا ہے اور دونوں حکومتیں اس کے پراجیکٹ کو چونکہ سپرپاورز سے انتہائی خفیہ رکھنا چاہتی ہیں اس لئے وہ سامنے نہیں آ سکتا۔ میں نے اس بات میں کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی بلکہ صرف اس کی ذات میں دلچسپی لیتی رہی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں کارمن سے مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو گئی ہوں اور وہاں کی ایک بزنس فرم سے متعلق ہوں اور اسی فرم کی طرف سے یہاں آئی ہوں تاکہ یہاں کے متعلقہ افراد کو اپنے حسن کے جال میں جکڑ کر فرم کو بزنس دلا سکوں جس پر وہ اور زیادہ مطمئن ہو گیا۔ دوسرے روز اس نے کوئی اہم کام کرنا تھا۔ چنانچہ میں واپس آ گئی۔ پھر دو روز بعد وہ مجھے کسی اور جگہ لے گیا۔ پھر میں نے وہاں دو روز گزارے۔ لیکن اس بار میں پوری طرح تیار ہو کر گئی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے شراب میں ایک خاص دوا ملا کر پلا دی۔ اس دوا کے اثر سے اس کا شعور سو گیا اور میں نے اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں اور اسے بھی معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا پراجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے اور یہاں کا ایک بہت بڑا غیر ملکی بزنس گروپ جسے براؤن گروپ کہا جاتا ہے وہ اس پراجیکٹ پر سرمایہ لگا رہا ہے اور پراجیکٹ مکمل ہوتے ہی وہ گروپ اسے کسی سپرپاور کے پاس فروخت کر دے گا۔ اس طرح مارک کے پاس انتہائی کثیر سرمایہ آ جائے گا۔ اس نے بتایا کہ اس کی خفیہ

لیبارٹری دارالحکومت کی ایک کالونی جسے گرین ہل کالونی کہا جاتا ہے کہ ایک بڑی رہائشی کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور وہ وہاں کام کرتا ہے لیکن اس کوٹھی اور اس لیبارٹری کی انتہائی جدید ترین آلات کے ساتھ حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ معلومات ملنے کے باوجود میں اس سے ملتی رہی البتہ میں نے باس کو رپورٹ دے دی۔ چنانچہ باس نے تمہیں بھیج دیا ہے۔ اب تم جانو اور ڈاکٹر مارک جانے"۔۔۔۔ ڈیسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے باس سے معلوم کرنا پڑے گا کہ باس کیا ڈاکٹر مارک کو ہی اغوا کرانا چاہتا ہے یا اس کی دلچسپی صرف فارمولے کی حد تک ہے"۔۔۔۔ تھامسن نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھامسن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ تھامسن نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ بلیک آکٹوپس اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مگر انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"باس میں کافرستان پہنچ گیا ہوں۔ ڈیسی سے تفصیلی گفتگو ہو گئی ہے۔ ڈیسی نے واقعی مشن کی بنیاد بنا دی ہے۔ اب صرف عملی کام رہتا ہے لیکن میں نے آپ سے پوچھنا ہے کہ ڈاکٹر مارک کو بھی ساتھ اغوا کرنا ہے یا آپ کو صرف اس پراجیکٹ کے فارمولے سے دلچسپی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ تھامسن نے کہا۔

"تم نے پہلے تو یہ چیک کرنا ہے کہ کیا پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ اگر تو مکمل ہو چکا ہے تو پھر ڈاکٹر مارک کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ انتہائی لالچی اور غلط آدمی ہے۔ اس نے پھر فرار ہو جانا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شوگرانی ایجنٹ بھی اس کے پیچھے ہیں جبکہ جس گروپ کے ساتھ مل کر وہ کام کر رہا ہے اور جس نے اس پراجیکٹ پر کثیر سرمایہ لگایا ہے اس نے بھی ظاہر ہے اس کا آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑنا لیکن اگر پراجیکٹ ڈاکٹر مارک کے بغیر اب بھی مکمل نہیں ہو سکتا تو پھر اس کا اغوا ضروری ہے۔ اوور"۔ باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔ اوور"۔ تھامسن نے کہا۔

"تم اپنے گروپ کو ساتھ لے گئے ہو یا نہیں۔ اوور"۔ باس نے کہا۔

"فی الحال تو میں اکیلا ہی یہاں پہنچا ہوں۔ اگر تو مسئلہ صرف فارمولے کا ہوا تو یہ کام میں اکیلا زیادہ آسانی سے کر لوں گا اور اگر ڈاکٹر مارک کو اغوا کرنا پڑا تو پھر میں گروپ کو کال کر لوں گا۔ بہرحال یہ میرا کام ہے۔ مشن بہرحال مکمل ہو جائے گا۔ اوور"۔ تھامسن نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تھامسن نے ٹرانسمیٹر آف کر

کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"اب ڈاکٹر مارک سے تمہاری ملاقات کب ہو گی"۔ تھامسن نے ڈیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اچانک ہی اس کا فون آ جاتا ہے اور پھر وہ خود ہی کوئی جگہ بتا دیتا ہے۔ کیوں"۔ ڈیکی نے چونک کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارا تعاقب کروں اور پھر ڈاکٹر مارک سے یہ اگلواؤں کہ پراجیکٹ کس سطح پر ہے"۔۔۔ تھامسن نے کہا۔

"یہ بات تو میں نے معلوم کی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ پراجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے بس تھوڑا سا کام باقی رہتا ہے"۔ ڈیکی نے جواب دیا۔

"میں نے سائنسی طور پر معلوم کرنا ہے اگر واقعی پراجیکٹ مکمل ہونے والا ہے تو پھر میرے لئے کام انتہائی آسان ہو جائے گا۔ ڈاکٹر مارک کو گولی مار کر ہلاک کر دوں گا پھر فارمولا لے کر خاموشی سے کارمن پہنچ جاؤں گا ورنہ ڈاکٹر مارک کو اغوا کر کے ساتھ لے جانے کے لئے بہت کام کرنا پڑے گا"۔ تھامسن نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب ڈاکٹر مارک میرے ساتھ ہو تو تم اس کی لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کرو۔ اسے چیک کرو اور پھر جو فیصلہ کرنا چاہو کر لو"۔۔۔ ڈیکی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈاکٹر مارک جیسے سائنس دان بیحد چالاک اور شاطر فطرت کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا اس لیبارٹری سے ہٹ کر کسی اور جگہ محفوظ کیا ہوا ہو۔ اس لئے ڈاکٹر مارک سے پہلے ملنا بیحد ضروری ہے" ـــــ تھامسن نے کہا تو ڈیسی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران جیسے ہی عاصم پلازہ کی دس منزلہ عمارت کے مین گیٹ پر ٹیکسی سے اترا وہاں موجود ایک دبلے پتلے ادھیڑ عمر آدمی نے اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے قصائی بکرے کو خریدنے سے پہلے نظروں ہی نظروں میں تولتا ہے۔ عمران نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو وہ بجائے اندر جانے کے اس کی طرف ہی مڑ گیا۔

"آداب عرض ہے قبلہ حضور" ـــــ عمران نے اس کے قریب جا کر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ۔ آپ۔ آداب۔ عرض۔ آپ۔ آپ کھلا جاو تو نہیں ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کی آواز میں نے پہلے کہیں سن رکھی ہے" ـــــ اس آدمی نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں میں کھالا جاو نہیں ہوں بلکہ میرا نام ہمزاد ہے"۔ عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی قاسم کی طرف سے اس کے استقبال کے لئے بھیجا گیا ہے ۔

"ہمزاد یہ کیسا نام ہے۔ کس کا ہمزاد"—— اس آدمی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"عاصم انڈسٹریز کے منیجنگ ڈائریکٹر قاسم دی گریٹ کا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ۔ اوہ تو آپ ہیں جن سے ملنے کے لئے قاسم صاحب انتہائی بے چین ہو رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے تو آپ کا نام کھالا جاو بتایا تھا۔ میں ان کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام نجابت ہے لیکن قاسم صاحب مجھے نجو کہتے ہیں"—— اس آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ سوکھا سڑا سا آدمی قاسم کا بطور سیکرٹری اس کی بیگم نے رکھوایا ہو گا ورنہ قاسم جیسا آدمی تو اسے ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

"یہ تو ان کی مہربانی ہے کہ وہ آپ کو نجو کہتے ہیں ورنہ اگر وہ بجو کہنا شروع کر دیں تو ان کا آپ کیا بگاڑ سکتے تھے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بجو وہ کیا ہوتا ہے"—— نجابت نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک گوشت خور غیر اشرف المخلوقات کو کہتے ہیں۔ ویسے آپ کی شکل بھی اس سے ملتی ہے۔ اس کا چہرے بھی اسی طرح

سکڑا ہوا ہوتا ہے اور آنکھیں بھی آپ کی طرح چھوٹی ہوتی ہیں۔ بجو صحیح النسل ہوتا ہے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ جناب آپ واقعی قدرشناس ہیں"۔ نجابت نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر سے گیٹ کی طرف آیا۔

"سیکرٹری صاحب سیٹھ صاحب تم پر انتہائی غصے ہو رہے ہیں۔ تم یہاں کھڑے گپیں ہانک رہے ہو۔ ان کو اس وقت تم پر اتنا غصہ ہے کہ وہ تمہارا خون پی جائیں گے"—— اسی آدمی نے نجابت سے آ کر کہا تو نجابت کا چہرہ خوف سے مزید سکڑ سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر مگر یہ صاحب تو کھالا جاو نہیں ہیں۔ ہمزاد ہیں۔ مجھے سیٹھ صاحب نے کہا ہے کہ میں کھالا جاو کا استقبال کروں۔ ویسے یہ انتہائی شریف آدمی ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ سیٹھ صاحب مجھے نجو کہتے ہیں جبکہ یہ صاحب فرما رہے ہیں کہ میرا چہرہ بجو سے ملتا ہے اور بجو صحیح النسل ہوتا ہے اور اشرف المخلوقات کو کہتے ہیں"—— نجابت نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ساتھ ساتھ اس نے آنے والے کو یہ بتانا ضروری سمجھا کہ عمران اسے بجو کہہ کر اس کی تعریف کر رہا ہے۔

"بجو"—— آنے والے نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم ہنس رہے ہو۔ پوچھ لو ہمزاد صاحب سے۔ کیوں صاحب آپ نے مجھے بجو کہا ہے ناں"—— سیکرٹری

صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے بجو تو مردار خور جانور کو کہتے ہیں۔ وہ جانور جو قبروں سے مردے نکال کر ان کا گوشت کھاتا ہے اور تم خوش ہو رہے ہو"۔ اس آدمی نے کہا تو نجابت بری طرح اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن۔ لیکن انہوں نے تو اشرف المخلوقات کہا تھا اور اشرف المخلوقات جانور تو نہیں ہو سکتا۔ انسان ہی ہو سکتا ہے"۔ نجابت نے کہا۔

"میں نے غیر اشرف المخلوقات کہا تھا۔ آپ برائے کرم صحیح کر لیں ویسے میں تمہارے سیٹھ کو کہوں گا کہ تمہارے سیکرٹری نے مجھے دروازے پر روک لیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں نے کب روکا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ خدا کے لئے آپ یہ بات نہ کریں۔ آئیں جناب آئیں"۔۔۔۔ سیکرٹری نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے تسلیم کریں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل درست ہے۔ سو فیصد درست ہے۔ آپ چلیں پلیز ورنہ سیٹھ صاحب یہاں آگئے تو میری ہڈی پسلی ایک کر دیں گے"۔۔۔۔ سیکرٹری کی حالت دیکھنے والی تھی تو عمران مسکراتا ہوا

گے بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"۔۔۔۔ عمران نے قاسم کے سیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ نجدیک سے پھون کر رہے ہو پھر اتنی دیر۔ سالے میں انتجار میں سوکھ کر کانٹا بن گیا ہوں مگر تمہارا چکھنا ہی نظر نہ آ رہا تھا"۔۔۔۔ قاسم نے کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہیں خدانخواستہ کافر تو نہیں ہوگئے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ کافر۔ میں کیوں ہونے لگا کافر۔ ہے۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اللہ میاں تو کافروں کو سالی دوج وج میں ڈالتے ہیں سالے حرام کا گوشت سڑتا رہتا ہے"۔ قاسم نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا۔ مسلمان تو سلام کا جواب دیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"سلام۔ اوہ۔ اوہ ہاں۔ ہاں اللہ میاں ماپھی دے دو۔ مجھ سے تی ہو گئی میں بھول گیا"۔۔۔۔ قاسم نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"ارے معافی بعد میں مانگنا پہلے سلام کا جواب تو دے دو"۔

عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سالے کھالا جاد تم واقعی دوزخ میں ڈلوانا چاہتے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سلام کا جواب دوں۔ میں تو سلام کا جواب دے ہی نہیں سکتا"۔۔۔۔ قاسم نے یکلخت آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نے سلام کا جواب کہا ہے تم سے خیرات نہیں مانگی سمجھے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وعلیکم السلام۔ وعلیکم السلام۔ بلکہ سو سال پہلے اور سو سال بعد کے سب سلاموں کو وعلیکم السلام"۔۔۔۔ قاسم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آخر سیٹھ ہو ناں۔ تھوک کا ہی کاروبار کرتے ہو۔ بہرحال اب پہلے کچھ پینے کو منگواؤ پھر میں تمہیں اصل فل فلوٹیوں کی تصویریں دکھاؤں گا تگڑی فل فلوٹیوں کی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو پینے پر۔ ڈیڈی کہتے ہیں جو پیتا ہے اس پر اللہ اور اس کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور اسے دوزخ میں ڈال کر آگ کے کوڑے مارتے ہیں"۔۔۔۔ قاسم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا ظاہر ہے وہ سمجھتا تھا کہ قاسم پینے سے شراب مطلب لے رہا ہے۔

"اچھا پھر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ وہ فل فلوٹیاں۔ وہ جندو کھیل تماشا۔ وہ تگڑی فل فلوٹیاں"۔۔۔۔ قاسم نے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"اب تم کسی علیحدہ کمرے میں تو جاتے ہی نہیں یہیں کھڑے ہو گئے ہو۔ اب اس دفتر میں تمہیں جندو اور تگڑی فل فلوٹیوں کی تصویریں دکھا کر میں نے سر عاصم سے کوڑے تو نہیں کھانے"۔ عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اوہ۔ اچھا اچھا ادھر آجاؤ۔ ادھر آرام کرے میں ادھر"۔۔۔۔ قاسم نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے دفتر کے ساتھ بنے ہوئے کمرے کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا بازو تو چھوڑ کہیں ایسا نہ ہو کہ پولیس تمہیں اغوا بالجبر کے مقدمے میں پکڑ لے"۔۔۔۔ عمران نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا تو قاسم ہی۔ ہی۔ ہی کر کے ہنسنے لگا۔

"سالے مجھے الو ملو بناتے ہو۔ اگوا کا مقدمہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم سالے مرد جات ہو فل فلوٹی تو نہیں ہو"۔۔۔۔ قاسم نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک خوبصورت کمرے میں پہنچ گئے۔

"یہ دیکھو سب سے سپرہٹ تگڑی فل فلوٹی کی تصویر"۔ عمران نے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر قاسم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ قاسم نے بڑے اشتیاق بھرے انداز میں اس کے ہاتھ سے لفافہ جھپٹا اور اس میں سے تصویر نکالی۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا تھا

"ارے۔ ارے۔ یہ تو سالی ڈیسی میسی ہے۔ ہوٹل گرانڈ والی۔ لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم ان فل فلوٹیوں کی تصویریں لا رہے ہو جو کیپٹن حمید کے پاس ہیں لیکن یہ تو سالی بہت ہی نک چڑھی ہے۔ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی۔ ایک بار میں نے اس سے بات کی تو سالی نے مجھے یوں جواب دیا جیسے میں سالہ بیراویرہ ہوں۔ بس پھر کیا میں نے ایسا تھپڑ لگایا کہ سالی کا چوکھا ایک مہینے تک سوجا پڑا رہا ہو گا"۔۔۔۔ قاسم نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا نام ڈیسی ہے اور یہ ہوٹل گرانڈ میں رہ رہی ہے یہی کہہ رہے ہو ناں۔ ویسے تگڑی تو ہے ناں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تگڑی۔ ایک دم فسٹ کلاس لیکن سالی ہے نک چڑھی"۔ قاسم نے کہا۔

"تم معلوم کرو کہ وہاں موجود ہے تو میں اسے تمہارے قدموں میں نہ جھکا دوں تو میرا نام عمران نہیں بلکہ قاسم رکھ دینا"۔ عمران نے کہا۔

"دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ سالی ڈیڈی کے پاس پہنچ جائے اور پھر مجھے ہی ہلدی چونا تھوپ کر ہائے ہائے کرنی پڑے"۔۔۔۔ قاسم نے کچھ کچھ رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر ہی نہ کرو تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں ویسے ہی کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم مجھے کیوں کہہ رہے ہو۔ تم خود بھی تو پوچھ سکتے ہو۔ سالے کوئی سرکل ورکل تو نہیں ہے"۔۔۔۔ قاسم نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ وہ ظاہر ہے چکر کو سرکل کہہ رہا تھا۔

"اس لئے کہ تمہارا رعب دبدبہ ہی ایسا ہے کہ ہوٹل گرانڈ کے مالک بھی ہاتھ باندھ کر تمہارے سامنے کھڑا ہونے میں فخر محسوس کریں گے جبکہ مجھے انہوں نے ٹال دینا ہے۔ کیونکہ ہوٹل کا قانون ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کے بارے میں تفصیلات عام آدمی کو مہیا نہیں کرتے جبکہ تم تو عام آدمی نہیں ہو خاص ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو قاسم کا چہرہ فرط مسرت سے پھڑکنے لگ گیا۔

"مجھے انکار تو کر کے دیکھیں کھڑے کھڑے ٹانگیں نہ چیر دوں گا۔ میں چاہوں تو ابھی گرانڈ ہوٹل خرید کر سالے فقیروں میں بانٹ دوں"۔ قاسم نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا کہ تمہارا کتنا رعب ہے"۔ عمران نے اسے اور زیادہ چڑھاتے ہوئے کہا تو قاسم نے صوفے کے ساتھ رکھی ہوئی تپائی پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس کے دو بٹن دبا دیئے۔

"جی سیٹھ صاحب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہوٹل گرانڈ کے مالک مینجر جو بھی سالا موجود ہو اس سے

میری بات کراؤ"۔۔۔۔ قاسم نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اس میں تو لاؤڈر موجود ہے اس کا بٹن دبا دو تاکہ میں بھی گرانڈ ہوٹل کے مالکوں کی باتیں سن سکوں۔ مجھے تو پتہ چلے کہ وہ سیٹھ قاسم کے سامنے کس طرح گڑگڑاتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو قاسم نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ابھی دیکھنا سالوں کو کس طرح منمناتے ہیں ہونہہ"۔ قاسم نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ قاسم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہالو"۔۔۔۔ قاسم نے پوری قوت سے بولتے بلکہ دھاڑتے ہوئے کہا۔

"سیٹھ صاحب ہوٹل کے مالک تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں البتہ مینجر کشن داس موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چلو اس کشن مشن سے بات کراؤ۔ پہلے سالے صوفوں پر کشن مشن ہوتے تھے اب سالے ہوٹلوں کے مینجر بن گئے ہیں"۔ قاسم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہیلو۔ کشن داس بول رہا ہوں مینجر ہوٹل گرانڈ"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز اور لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے اور خاصا

جہاندیدہ آدمی ہے۔

"ہمارا تعارف تو سیکرٹری میکرٹری نے کرا دیا ہو گا تمہیں"۔ قاسم نے کہا۔

"جی سیٹھ صاحب۔ ویسے بھی میں آپ کو اور سر عاصم کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ سر عاصم تو ہمارے ہوٹل کے مالکوں میں سے ہی ہیں۔ حکم فرمائیں"۔ دوسری طرف سے مینجر نے کہا تو قاسم اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو دیکھی ہماری حیثیت۔

"ارے وہ ڈیلی کے بارے میں تو پوچھو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہالو مینجر تمہارے ہوٹل میں ایک بڑی تگڑی سی فل فلوٹی لیکن سالی نک چڑھی ڈیلی میسی آ کر رہی تھی کس کمرے میں ہے وہ"۔ قاسم نے کہا۔

"وہ تو جناب ہوٹل چھوڑ کر جا چکی ہیں"۔۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

"پوچھو اس کا سامان تو کمرے میں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا کھالا جاو کہہ رہا ہے کہ اس سالی کا سامان کمرے میں پڑا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہوٹل چھوڑ گئی ہے اور یہ سن لو کہ میرا کھالا جاو جھوٹ نہیں بولتا"۔۔۔۔ قاسم نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"آپ کے کھالا جاو درست فرما رہے ہیں جناب چار روز سے

ان کا کمرہ بند تھا۔ لیکن آج صبح ان کا فون آگیا اور ان کا آدمی آکر سامان لے گیا"—— مینجر نے جواب دیا۔

"کون آدمی آیا تھا"—— عمران نے کہا۔

"ارے تم خود بات کرلو۔ مجھے کاہے کو آگے کرتے ہو آخر تم کھلا جاد ہو"۔ قاسم نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ مینجر صاحب میں قاسم کا کھلا جاد بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب فرمایئے"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مس ڈیسی کتنے روز ہوٹل میں رہی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ریکارڈ دیکھ کر ہی بتایا جا سکتا ہے لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"—— مینجر نے کہا۔

"سیٹھ قاسم سے اس ڈیسی نے بھاری رقم قرضے پر لی اور قاسم کو اپنی رقم چاہیے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس نے ضمانت آپ کی دی ہے"۔ عمران نے قاسم کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا تو قاسم جس کا چہرہ بگڑنے لگا تھا دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"میری ضمانت یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میری تو ان سے صرف دو بار سرسری ملاقات ہوئی ہے اور بس"—— مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں دیکھا جائے گا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں دراصل میری سفارش پر قاسم نے سرعاصم سے شکایت نہیں کی' ورنہ آپ

سمجھتے ہیں کہ سرعاصم ایسے معاملات میں کس قدر سخت ہیں۔ میں نے قاسم کو یقین دلایا ہے کہ میں ڈیسی کو ٹریس کر کے اس کی رقم اسے دلوا دوں گا"—— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آپ کی مہربانی ویسے میں نے ان کی کبھی ضمانت نہیں دی۔ آپ ہولڈ کریں میں ریکارڈ منگوا کر بتاتا ہوں"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس منزل میں مس ڈیسی رہتی تھیں اس منزل کے مستقل سروس بیرے کو بلا دیں تو پھر اس سے بات ہو جائے گی اور آپ کو تکلیف نہ کرنی پڑے گی"—— عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں مسٹر کھلا جاد"—— مینجر نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔ اس نے شاید عمران کا نام ہی کھلا جاد سمجھ لیا تھا۔

"جی ہاں"—— عمران نے کہا۔

"بیرا افضل موجود ہے اس سے بات کرلیں"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جناب میں افضل بول رہا ہوں فورتھ سٹوری کا ہیڈ ویٹر جناب"—— دوسرے لمحے ایک اور آواز سنائی دی۔

"مس ڈیسی کو تم ڈیل کرتے رہے ہو"—— عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مس سروہ فورتھ سٹوری پر قیام پذیر رہی ہیں"۔ افضل نے جواب دیا۔

"کتنے دن رہی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی دو ہفتوں سے زائد عرصے تک رہی ہیں"۔۔۔۔ ویٹر افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری بار وہ کب کمرے سے گئی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی تقریباً چار روز پہلے وہ ایک صاحب کے ساتھ گئی تھیں پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی آج صبح ایک مقامی آدمی نے آکر ان کا سامان وصول کیا اور چلا گیا"۔۔۔۔ افضل نے جواب دیا۔

"اس مقامی آدمی کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ج۔ جی"۔۔۔۔ افضل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی وہ ہوٹل آشیانے کا سپروائزر ٹونی ہے۔ ویسے بدمعاش ٹائپ کا آدمی ہے۔ میں وہاں کام کر چکا ہوں اس لئے جانتا ہوں"۔ افضل نے آخر کار جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس کی رہائش کے دوران کتنے آدمی ان سے ملنے آتے رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ کمرے میں کسی سے نہیں ملتی تھیں۔ کچھ روز پہلے ایک غیر ملکی آیا اور کمرے میں چلا گیا۔ مادام نے شراب منگوائی پھر وہ

چلا گیا۔ دوسرے روز وہ آیا اور پھر مادام ان کے ساتھ چلی گئیں اس کے بعد وہ واپس نہیں آئیں"۔۔۔۔ افضل نے جواب دیا۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ بتا سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو افضل نے حلیہ بتا دیا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں خاص نشانی کا تو مجھے علم نہیں بس انہیں دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے وہ انگریزی فلموں کے ہیرو ہوں۔ جاسوسی فلموں کے ہیرو"۔۔۔۔ افضل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"ابے تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا سالے اللہ میاں دوزخ میں ڈال دیں گے ہاں مولوی تنبل کہتے ہیں جو جھوٹ بولتا ہے اللہ میاں اسے دوزخ میں جلاتے ہیں"۔۔۔۔ قاسم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے لئے اس ککڑی سی فل فلوٹی کو تلاش کرنے کے لئے ایسی بات کرنی ضروری تھی۔ اللہ میاں کو پتہ ہے کہ تمہاری نیت ٹھیک ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو تمہیں دوزخ کی بجائے جنت ہی ملے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے کہاں جا رہے ہو۔ ابھی تو دوسری فل فلوٹیوں کی تصویریں دیکھنی ہیں۔ ابھی سے جا رہے ہو"۔۔۔۔ قاسم نے

حیران ہو کر کہا۔

"میں اسے تلاش کر کے ساتھ لے آؤں گا پھر تم اسے جی بھر کر دیکھ لینا۔ خدا حافظ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ قاسم کچھ کہتا عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیکی کی تصویروں والا لفافہ اس نے قاسم کے ہاتھ سے لے کر جیب میں رکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ہوٹل آشیانہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہوٹل آشیانہ ایک خاصا بڑا ہوٹل تھا اور اس میں آنے جانے والوں میں غیر ملکیوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ عمران ٹیکسی سے اترا اور مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب آپ اور یہاں"۔۔۔۔ اچانک اسے دائیں طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر دائیں طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اپنی طرف بڑھتے ہوئے فیصل جان کو دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ کمال ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری آنکھوں میں میک اپ کے نیچے دیکھنے والے کوئی خصوصی لینز لگے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میک اپ کیا مطلب آپ تو اپنی اصل شکل میں ہیں"۔ فیصل جان نے قریب آکر اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میک اپ کے بغیر۔ اوہ تو یہ بات ہے میں سمجھا کہ میں میک

اپ میں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور فیصل جان بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ واقعی دلچسپ مذاق کرتے ہیں۔ لیکن عمران صاحب آپ کی کافرستان آمد کی ہمیں تو سرے سے اطلاع ہی نہیں"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ارے میں کوئی سیاستدان ہوں۔ کوئی بڑا بیوروکریٹ ہوں کہ میری آمد کی اطلاعات اخباروں میں چھپتیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی جو حیثیت ہے وہ تو ہم ہی جانتے ہیں۔ بہرحال آپ ہوٹل میں جا رہے تھے خیریت۔ کیا کسی سے ملاقات طے ہے"۔ فیصل جان نے کہا۔

"اب تم مل ہی گئے ہو چلو تم ہی میری۔ تھوڑی سی مدد کر دو۔ یہاں کوئی سپروائزر ہے ٹونی۔ سنا ہے بدمعاش ٹائپ آدمی ہے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹونی سپروائزر ہے۔ کیسی پوچھ گچھ"۔۔۔۔ فیصل جان نے حیران ہو کر کہا۔

"تم جانتے ہو اسے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں اس ہوٹل میں غیر ملکیوں کی آمدورفت کافی زیادہ ہے اس لئے اطلاعات کی ٹوہ میں میرا بھی کافی وقت یہاں گزرتا ہے لیکن ٹونی تو ایک عام سا سپروائزر ہے۔ وہ تو کسی ایسے

چکر میں ملوث ہونے کے قابل ہی نہیں ہے جس میں آپ کو اس قدر دلچسپی ہو کہ آپ خاموشی سے پاکیشیا سے یہاں پہنچ جائیں"۔ فیصل جان نے کہا۔

"کیا تم کسی علیحدہ کمرے میں میری اس سے بات کرا سکتے ہو"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

"بالکل کرا سکتا ہوں آیئے میرے ساتھ"—— فیصل جان نے کہا اور پھر وہ مڑ کر ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا۔ پھر عمران کی رہنمائی کرتا ہوا وہ اسے ایک علیحدہ سمت میں بنے ہوئے سپیشل رومز کی طرف لے آیا۔

"آپ اس کمرے میں تشریف رکھیئے میں اسے لے آتا ہوں یہ کمرہ میرے نام مستقل طور پر بک ہے اس لئے کسی فکر کی ضرورت نہیں ہے"—— فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سپیشل رومز کس مقصد کے تحت بنائے گئے ہیں۔ بہرحال اس کے لئے یہ غنیمت تھا کیونکہ اب وہ اس ٹونی سپروائزر سے کھل کر بات کر سکے گا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد فیصل جان واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی تھا اس کے چہرے پر زخموں کے خاصے نشانات تھے لیکن وہ اس طرح مندمل ہو چکے تھے کہ صاف محسوس ہوتا تھا کہ یہ نشانات کافی عرصہ پہلے کے

تھے۔ ویسے جسمانی طور پر ٹونی خاصے ٹھوس جسم کا مالک تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ شخص پہلے زیر زمین دنیا کا خاصا سرگرم آدمی ہو گا۔

"یہ ہیں میرے دوست پرنس۔ انہیں تم سے کچھ معلومات چاہئیں۔ فکر مت کرو تمہیں اس کا تمہاری مرضی کے مطابق معاوضہ ملے گا"—— فیصل جان نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی صاحب پوچھئے"—— ٹونی نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دروازہ بند کر دو فیصل جان اور ٹونی تم بیٹھ جاؤ"۔ عمران نے کہا تو فیصل جان نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے جیب سے لفافہ نکالا اور اس میں موجود تصویر نکال کر اس نے ٹونی کی طرف بڑھا دی۔

"یہ تو مس ڈیسی کی تصویر ہے"—— ٹونی نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ ٹونی صحیح بات کرنے پر آمادہ ہے۔

"ہاں یہ مس ڈیسی کی تصویر ہے۔ تم نے ہوٹل گراؤنڈ جا کر اس کا سامان وصول کیا ہے"—— عمران نے کہا تو ٹونی ایک بار پھر چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ آج ہی میں سامان لے آیا تھا"—— ٹونی نے جواب دیا۔

"اب مس ڈیسی کہاں ہے"—— عمران نے کہا۔

"وہ تو ملک سے ہی چلی گئی ہیں۔ میں انہیں خود ایئرپورٹ

چھوڑ کر آیا تھا"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ان کے ساتھی تھامسن یہاں ہوٹل میں رہ رہے تھے وہ بیحد سخی آدمی ہیں۔ میں ایک سلسلہ میں پریشان تھا انہیں پتہ چلا تو انہوں نے مجھے بھاری رقم ویسے ہی ٹپ کے طور پر دے دی مس ڈیسی آج صبح ان کے کمرے میں آئیں۔ تھامسن صاحب نے بھی کمرہ چھوڑا پھر وہ دونوں ایئرپورٹ چلے گئے۔ مس ڈیسی نے یہیں سے ہوٹل گرانڈ کے سب مینجر کو فون کر کے میرے بارے میں کہہ دیا کہ کہ مجھے ان کا سامان دے دیا جائے۔ تھامسن صاحب نے مجھے مزید رقم دی۔ میں ہوٹل گیا وہاں ان کی پیمنٹ کی سامان وصول کیا اور ٹیکسی پر بیٹھ کر سیدھا ایئرپورٹ چلا گیا۔ وہاں وہ دونوں موجود تھے۔ میں نے سامان ان کے حوالے کیا تو انہوں نے مجھے انعام دیا اور میں واپس چلا آیا"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔

"تھامسن یہاں کب آیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ایک ہفتہ ٹھہرے ہیں وہ"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"کیا وہ پہلے بھی آئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی یہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ ہمارے ہوٹل میں وہ پہلی بار آئے تھے"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹونی نے وہی حلیہ دوہرا

دیا جو ہوٹل گرانڈ کے بیرے افضل نے بتایا تھا۔

"یہاں اس کا ریکارڈ تو موجود ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں جب مسافر واپس جاتا ہے تو اسے اس کا ریکارڈ بھی واپس کر دیا جاتا ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"تھامسن سے ملنے یہاں کون کون آتا رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی سوائے مس ڈیسی کے اور کوئی نہیں آکر ملا"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"او کے۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹونی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"جی بہت مہربانی جناب"۔۔۔۔ ٹونی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا پھر رک کر وہ مڑا۔

"جناب وہ تھامسن صاحب کیا کوئی خطرناک آدمی تھے"۔ ٹونی نے کہا۔

"تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں جناب مجھے تو وہ فلمی ہیرو ہی لگے تھے"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"حالانکہ تمہارا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اس لئے تم آدمی کو دیکھتے ہی پہچان سکتے ہو کہ وہ کس قماش کا آدمی ہے اور

پوچھ مجھ سے رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب آپ نے میری توقع سے بڑھ کر نوٹ دیا ہے اور فیصل صاحب میرے محسن بھی ہیں اس لئے میں اپنی طرف سے آپ کو ایک بات بتا سکتا ہوں کہ ایک بار میں نے انہیں فون پر مس ڈیسی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا اس میں کسی سائنس دان ڈاکٹر مارک کا بار بار حوالہ دیا جا رہا تھا"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا گفتگو ہوئی تھی۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر مارک کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے میں نے ویسے بیچ اڑتی اڑتی باتیں سنیں۔ البتہ گفتگو میں انہوں نے دو بار ڈیسی کا نام لیا۔ ڈاکٹر مارک کا دو تین بار نام لیا اور ایک کالونی گرین ہل کی کسی کوٹھی کا ذکر ہوتا رہا بس مجھے تو یہی معلوم ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"او کے۔ شکریہ مجھے یقین ہے کہ اب تم اس ساری گفتگو کو بھول جاؤ گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب آخر چکر کیا ہے۔ کچھ تو بتائیں"۔۔۔۔ ٹونی کے باہر جانے کے بعد فیصل جان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب تم مل گئے ہو تو اب ظاہر ہے ناڑان سے ملے بغیر واپسی

نہیں ہو سکتی ورنہ میرا پروگرام یہ تھا کہ خاموشی سے واپس چلا جاؤں۔ آؤ پھر وہیں بیٹھ کر بات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے ناڑان کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ناڑان بھی عمران کو اس طرح اچانک دیکھ کر فیصل جان کی طرح بے حد حیران ہوا۔

"آپ اور یہاں لیکن آپ کی آمد کی تو اطلاع ہی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ ناڑان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے فیصل جان نے گھیر لیا۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ خاموشی سے واپس چلا جاؤں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کم از کم مجھے تو اطلاع کر دیتے"۔ ناڑان نے کہا۔

"تم سرکاری درباری آدمی ہو جب کہ میں تو بس کرائے کا سپاہی ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ پتہ نہیں تم مجھے پہچانو گے بھی سہی یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ناڑان اور فیصل جان دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ کی جو عزت ہمارے دلوں میں ہے وہ ہم ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں اس لئے آپ کم از کم ہمارے ساتھ ایسی باتیں نہ کیا کریں"۔۔۔۔ ناڑان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ہوٹل آشیانہ میں گئے اور پھر انہوں نے وہاں

سپروائزر ٹونی سے بڑی تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے کسی غیر ملکی عورت اور مرد کے بارے میں۔ جب میں نے تفصیل پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ کے پاس جا کر ہی بتائیں گے"۔۔۔۔ فیصل جان نے ایک لحاظ سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ آپ کسی مشن پر ہیں"۔ ناٹران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں کیا بتاؤں اس پاپی پیٹ کو پالنے کے لئے آدمی کو کیا کیا نہیں کرنا پڑتا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ جب تک کوئی کیس نہ ہو تمہارا چیف مجھے ایک روپیہ بھی نہیں دیتا' اس لئے مجبوراً مجھے کیس بنانے پڑتے ہیں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اب تمہاری جیسی قسمت تو میری نہیں کہ ٹھاٹھ سے تنخواہیں وصول کرتے رہو اور مزے سے بیٹھے چین کی بانسری بلکہ چین کا بگل بجاتے رہو"۔ عمران نے کہا تو ناٹران اور فیصل جان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب چین کی بانسری ہم اس لئے بجاتے رہتے ہیں کہ آپ اکیلے کام کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں بھی اپنے کاموں میں شامل کر لیا کریں تو چین کی بانسری تو ایک طرف چین کی سیٹی بجانے کا بھی ہمیں وقت نہ ملے"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ بتائیں ناں کہ آپ کس سلسلے میں ٹونی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ مجھے تو انتہائی بے چینی ہو رہی ہے"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب پلیز"۔۔۔۔ ناٹران نے بھی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اگر تم قصہ چہار درویش کے پہلے درویش کا قصہ غم سننا ہی چاہتے ہو تو پھر دل بلکہ پھیپھڑے جگر سب کچھ تھام لو تاکہ حسن آرا سے ملاقات کے بعد شہزادے گلفام کی آنسوؤں بھری دل گداز داستان سننے کا تمہارے اندر حوصلہ پیدا ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے واقعی داستان گوؤں کے سے انداز میں کہا تو فیصل جان اور ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہم ہمہ تن گوش ہیں"۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خرگوش ہیں۔ کیا مطلب کیا وہ ظالم جادوگر یہاں بھی اپنا جادو چلا گیا ہے کہ خرگوشوں کو انسان بنا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران صاحب"۔۔۔۔ ناٹران نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو سنو مسئلہ یہ ہے کہ کارمن کا ایک سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر مارک ہے ایک جدید قسم کا اینٹی میزائل سسٹم ایجاد کرنے پر کام کر رہا تھا۔ ایسا اینٹی میزائل سسٹم جسے ہٹ ٹوکل کہا جاتا تھا جو پلک جھپکنے میں انتہائی تیز رفتاری سے تیز ترین میزائل کو فضا میں ہی ہٹ کر کے تباہ کر سکتا تھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ اب توپوں' بندوقوں اور بڑے بڑے ٹینکوں کا دور ختم ہو گیا ہے اب میزائلوں

کا دور ہے اور بین البراعظمی میزائل ایجاد ہو چکے ہیں جو پلک جھپکنے میں ایک براعظم سے فائر ہو کر دوسرے براعظم کا خاتمہ کر سکتے ہیں ان میزائلوں کا توڑ انٹی میزائل سسٹم ہوتا ہے اور موجود دور میں جہاں نت نئے سے نئے میزائل سامنے آ رہے ہیں وہاں انٹی میزائل سسٹم بھی جدید سے جدید سامنے آ رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک جدید ترین انٹی میزائل سسٹم کا فارمولا کارمن کے ایک سائنس دان ڈاکٹر مارک نے ایجاد کیا اور پھر کارمن کی لیبارٹری میں وہ اس پر کام کرنے لگا یہ سائنس دان صاحب خاصے رنگین مزاج واقع ہوئے ہیں وہ کلبوں اور ہوٹلوں میں ہی آتے جاتے رہتے تھے اور عورتوں سے بھی ان کی دوستی رہتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہیں جوئے کی بھی عادت پڑ گئی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں کے ایک خطرناک سنڈیکیٹ کے ہتھے چڑھ گئے۔ سنڈیکیٹ نے انہیں قرضہ دے کر اپنے جال میں جکڑ لیا۔ جب سنڈیکیٹ نے قرضے کی واپسی پر زور دیا اور جان سے مارنے کی دھمکی دی تو ڈاکٹر مارک نے ایک سائنس دان سے اس کا ذکر کیا اور رونا رویا تو اس سائنس دان نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنا فارمولا کسی ملک کو فروخت کر دے اس طرح اسے بھاری رقم مل جائے گی اور وہ آسانی سے قرضہ اتار دے گا۔ اب اتفاق کی بات ہے کہ ڈاکٹر مارک کے تعلقات پاکیشیا کے ایک بڑے سائنس دان سے تھے۔ اس نے سوچا کہ پاکیشیا ایک عام سا ملک ہے وہاں وہ آسانی سے رقم وصول کر لے گا۔ چنانچہ اس نے اس

سائنس دان سے بات کی۔ اس سائنس دان نے فارمولے کی اہمیت کی وجہ سے اس میں دلچسپی لی لیکن پاکیشیا اور کارمن کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے پاکیشیا کی حکومت نے یہ فارمولا خریدنے پر رضامندی تو ظاہر کر دی لیکن اس نے ساتھ ہی اس پر تجربات کے لئے شوگران سے بات کی کیونکہ شوگران کے پاس ایسی لیبارٹریاں بھی موجود ہیں جہاں اس پر کام ہو سکے اور پھر کارمن اور شوگران کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی نہیں ہیں۔ شوگران حکومت بھی رضامند ہو گئی۔ چنانچہ ڈاکٹر مارک اچانک مع فارمولے کے شوگران پہنچ گیا اسے رقم ادا کر دی گئی جو اس نے سنڈیکیٹ کو دی یا نہیں یہ کسی کو معلوم نہیں۔ ڈاکٹر مارک شوگران میں کام کرتا رہا پھر اچانک ایک روز وہ فارمولے سمیت وہاں سے بھی غائب ہو گیا اور باوجود کوشش کے اس کا پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں گیا۔ فارمولا اس کے پاس تھا۔ کچھ روز پہلے مجھے کارمن کے ایک آدمی سے معلوم ہوا کہ حکومت کارمن کو معلوم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر مارک کافرستان میں دیکھا گیا ہے اور حکومت کارمن نے اسے تلاش کرنے اور اسے فارمولے سمیت واپس لانے کے لئے اپنی ایک خصوصی ایجنسی بلیک آکٹوپس کو مشن دیا ہے۔ ڈاکٹر مارک کی تلاش پاکیشیا کو بھی تھی کیونکہ ایک تو پاکیشیا نے اس فارمولے پر انتہائی کثیر رقم خرچ کی ہوئی تھی دوسرا یہ کہ پاکیشیا کی بھی خواہش تھی کہ یہ جدید ترین انٹی میزائل سسٹم اس کے پاس ہو اور مجھے بھی

یہ بات معلوم تھی اس لئے جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے کارمن میں اپنے دوستوں سے رجوع کیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ بلیک آکٹوپس کی ایک ایجنٹ جس کا نام ڈیلی ہے اسے کافرستان بھجوایا گیا ہے تاکہ وہ ڈاکٹر مارک کو تلاش کر سکے کیونکہ ڈاکٹر مارک کارمن میں جس لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے یہ محترمہ ڈیلی بھی وہاں کام کرتی رہی ہے اور ڈاکٹر مارک اور ڈیلی میں انتہائی گہرے تعلقات تھے حتیٰ کہ ایک بار جب ڈیلی کا وہاں سے کسی اور لیبارٹری میں تبادلہ ہو گیا تو ڈاکٹر مارک نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر ڈیلی کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا۔ میرے آدمیوں نے ڈیلی کی تصویریں مجھے بھجوا دیں۔ میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر مارک یہاں حکومت کافرستان کے تحت کام کر رہا ہو گا لیکن کافرستان کے اعلیٰ ترین ذرائع سے جب معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ حکومت کافرستان اس سے قطعی بے خبر ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ کسی پرائیویٹ گروپ کی مدد سے یہاں کام کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر چیف سے بات ہوئی اور اس نے سرکاری طور پر تمہیں اس کی تلاش کا کہہ دیا یا وہاں سے ٹیم بھیج دی تو پھر یہاں کافرستان کی ایجنسیاں حرکت میں آسکتی ہیں۔ پاکیشیا میں ان کے مخبر بھی موجود ہوتے ہیں اس لئے میں نے اپنے طور پر یہاں آکر ڈیلی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے یہاں آکر اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ڈیلی ہوٹل گرانڈ میں رہائش پذیر ہے لیکن اس کا کمرہ چار

روز سے بند ہے۔ ڈیلی کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ یہاں کے اعلیٰ ہوٹلوں اور کلبوں میں خوب گھومتی پھرتی رہی ہے اور پھر اچانک وہ غائب ہو گئی ہے میں نے اس کے کمرے میں موجود سامان کی تلاشی لی لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا عام سا سامان تھا۔ ہوٹل گرانڈ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہاں سے گاہکوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے پر انتہائی سخت پابندی ہے حتیٰ کہ وہاں کے ویٹر بھی چاہے لاکھوں روپے کیوں نہ دے دیئے جائیں بغیر مینجر کے اجازت کے کچھ نہیں بتاتے۔ میں اپنے طور پر جا کر مینجر سے ملا لیکن اس نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ زیادہ ہنگامہ آرائی نہ ہو سکتی تھی ورنہ یہاں کی ایجنسیوں کو معلوم ہو جاتا اور معاملہ گڑبڑ ہو جاتا۔ اس لئے میں نے اس کا ایک اور طریقہ سوچا میں نے کیپٹن حمید کے دوست اور یہیں کے سیٹھ قاسم سے رابطہ کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ قاسم کے والد سر عاصم کے بھی ہوٹل گرانڈ میں شیئر ہیں اور قاسم ایسی عورتوں کا شیدائی ہے وہ انہیں تگڑی فل فلوٹیاں کہتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ قاسم کی اس سے دوستی رہی ہو اور وہ اس کے بارے میں کوئی اہم معلومات مہیا کر سکے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو اس کی مدد سے ہوٹل گرانڈ کے مینجر سے معلومات بہرحال حاصل کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ میں قاسم سے ملا اور پھر اس کی وجہ سے ہوٹل کے مینجر نے زبان کھول دی بلکہ اسی کی وجہ سے ایک ویٹر افضل سے معلومات مل گئیں اس سے معلوم ہوا کہ تیج

ہی ہوٹل آشیانہ کا سپروائزر ٹونی اس کا سامان ہوٹل سے لے گیا ہے۔ چنانچہ میں ہوٹل آشیانہ گیا وہاں فیصل جان سے ٹکراؤ ہو گیا اس کی مدد سے ٹونی سے بات چیت ہوئی۔ ٹونی اور تو کچھ نہ بتا سکا البتہ اس نے ڈیسی سے ملنے والے ایک غیر ملکی تھامسن کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہے۔ تھامسن ہوٹل گرانڈ میں ڈیسی کا واحد ملاقاتی تھا ٹونی نے ہی بتایا کہ اس نے تھامسن اور ڈیسی کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو سنی ہے جس میں ڈاکٹر مارک کا نام بھی آیا ہے اور ایک کالونی گرین ہل کا نام بھی آیا ہے اور سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ تھامسن کے بقول ڈاکٹر مارک کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے اور تھامسن اور ڈیسی دونوں آج ہی ملک سے باہر جا چکے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"گرین ہل تو بہت وسیع و عریض کالونی ہے۔ کوٹھی کا نمبر معلوم ہو سکا ہے یا نہیں"۔ ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تھامسن کا یہ فقرہ کہ ڈاکٹر مارک کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ تھامسن جو یقیناً بلیک آکٹوپس کا ہی کوئی ایجنٹ ہو گا اس نے ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ صرف اپنے ساتھ فارمولا لے گیا ہے کیونکہ یقیناً اسے فارمولا مکمل مل چکا ہو گا اور اب ڈاکٹر مارک کی ضرورت نہ رہی ہو گی اور پرائیویٹ طور پر کام کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرین ہل کالونی کی کسی کوٹھی میں ہی کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی گئی ہو گی اور اگر

اس نے ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر دیا ہے تو پھر اب تک یقیناً اس کی لاش پولیس کو دستیاب ہو گئی ہو گی اس لئے تم نزدیکی پولیس تھانے سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں۔ اس ڈاکٹر مارک کا حلیہ آپ کو معلوم ہے"۔۔۔۔۔ فیصل جان نے کہا۔

"ڈاکٹر مارک کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ماسک میک اپ کا ماہر ہے اور شاید اسی وجہ سے وہ خفیہ رہنے میں بھی کامیاب ہو گیا ورنہ تو کارمن ایجنٹوں نے پوری دنیا اس کی تلاش میں چھان ماری تھی اور یہاں بھی وہ لازماً ماسک میک اپ میں ہی رہتا ہو گا ورنہ یہاں ایک روز بھی چھپ کر نہ رہ سکتا اس لئے اس کے حلیے کی تفصیل معلوم کرنا فضول ثابت ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر ڈیسی نے اسے کیسے تلاش کیا ہو گا"۔۔۔۔۔ ناٹران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ ڈیسی اسی لئے یہاں کے ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتی رہی کہ ڈاکٹر مارک اسے دیکھے تو اس سے رابطہ کیے بغیر نہ رہ سکے گا اور ایسا ہی ہوا ہو گا۔ جب ڈیسی نے اسے تلاش کر لیا ہو گا تب تھامسن کو یہاں بھیجا گیا ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ناٹران اور فیصل جان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر تو فون پر بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے میں اس سے معلوم کرتا ہوں"۔ فیصل

جان نے کہا اور اٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر"——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"سرکل آفیسر راجندر سے بات کروائیں فیصل جان بول رہا ہوں اس کا دوست"——— فیصل جان نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راجندر بول رہا ہوں"——— چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"فیصل جان بول رہا ہوں"——— فیصل جان نے کہا۔

"اوہ تم کیسے فون کیا"——— دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ گرین مل کالونی کی کسی کوٹھی سے کسی غیر ملکی کی لاش پولیس کو دستیاب ہوئی ہے"——— فیصل جان نے کہا۔

"ہاں میرے سامنے ہی اس کی رپورٹ بنائی گئی ہے۔ کوٹھی نمبر اکتالیس اے بلاک سے ایک غیر ملکی کی جلی ہوئی لاش ملی ہے کوٹھی میں آج اچانک آگ لگ گئی پوری کوٹھی جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئی۔ بڑی مشکل سے آگ بجھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کوٹھی

کے نیچے وسیع و عریض تہہ خانوں میں کوئی پرائیویٹ لیبارٹری بنی ہوئی تھی۔ اس لیبارٹری میں سے چھ لاشیں ملی ہیں جن میں سے پانچ تو مقامی افراد کی لاشیں ہیں جب کہ ایک غیر ملکی کی لاش ہے اور ان چھ افراد کو پہلے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے پھر آگ لگائی گئی ہے"——— راجندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ وہ لاش غیر ملکی کی ہے"——— فیصل جان نے کہا۔

"لاش کے لباس کے نیچے جسم کا کچھ حصہ جلنے سے بچ گیا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ لاش غیر ملکی کی ہے ویسے اس کا چہرہ اور جسم بری طرح جل کر بگڑ گیا ہے"۔ راجندر نے جواب دیا۔

"یہ کوٹھی کس کی ملکیت ہے اور وہاں کون رہ رہا تھا"۔ فیصل جان نے پوچھا۔

"یہ کوٹھی ایک پراپرٹی ڈیل کرنے والی فرم کی ملکیت ہے اور گزشتہ طویل عرصے سے کسی براؤن نامی آدمی نے کرایہ پر لے رکھی ہے۔ ویسے ہمسایوں نے بتایا ہے کہ اس میں ایک غیر ملکی جسے ڈاکٹر براؤن کہا جاتا تھا اپنے مقامی ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔ یہ لاش یقیناً اسی ڈاکٹر براؤن کی ہی ہو گی"۔ راجندر نے جواب دیا۔

"او کے۔ شکریہ"——— فیصل جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ڈاکٹر براؤن ہی یقیناً ڈاکٹر مارک ہو گا"——— فیصل جان

کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب جب کہ آکٹوپس والے فارمولا لے گئے ہیں تو اب آپ کیا کریں گے"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"اب تو ظاہر ہے واپس جا کر چیف کو رپورٹ دینی پڑے گی پھر وہ جیسے حکم دے گا۔ فی الحال تو چڑیا چڑے کے ساتھ اڑ گئی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹران اور فیصل جان دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب مجھے آپ کے اطمینان پر حیرت ہو رہی ہے۔ ڈیلی اور تھامسن ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر کے وہ اہم ترین فارمولا لے اڑے ہیں۔ ابھی ان کی فلائٹ کارمن نہ پہنچی ہو گی۔ آپ اگر چاہیں تو چیف سے بات کر کے کارمن ایئرپورٹ پر ہی ان سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں لیکن آپ اس طرح مطمئن بیٹھے ہوئے ہیں کہ جیسے وہ دونوں وہاں پہنچ کر فارمولا ڈاک کے ذریعے آپ کو واپس بھجوا دیں گے"۔۔۔۔ ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فارمولا جب پاکیشیا پہنچے تو اس کے پیچھے کارمن ایجنٹ بھی پہنچ جائیں اور سپرپاورز کے ایجنٹ بھی' اور اس کے بعد ہمارا کام اس فارمولے کی حفاظت اور ان ایجنٹوں کی یلغار سے ہی نمٹنا رہ جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ناٹران اور فیصل جان دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ناٹران کے

ے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ سمجھ گیا کہ آپ چاہتے ہیں کہ فارمولا اس طرح حاصل ا جائے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے لیکن عمران صاحب آخر یہ فارمولا بارٹری میں ہی جائے گا جب آپ وہاں سے حاصل کریں گے تو ب بھی تو انہیں معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ میں یا سیکرٹ سروس ہی وہاں جا کر ے حاصل کرے۔ کارمن میں بھی تو سیکرٹ سروس کے فارن نٹ موجود ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت کارمن والے ہر سے مطمئن ہوں گے کہ کسی کو بھی علم نہیں ہو سکا اور وہ رمولا لے آئے ہیں اور اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے لیبارٹری کو بھی کسی خاص آتش گیر مادے سے آگ لگا دی تاکہ کٹر مارک کی لاش ہی نہ پہچانی جا سکے اب جب کہ ان کا تعاقب یں ہو گا اور وہ فارمولا لے جا کر اپنے باس کو دے دیں گے تو پھر ہ فارمولا یقیناً اس لیبارٹری میں پہنچے گا جہاں اس پر پہلے کام ہوتا رہا ہے۔ اس کے بعد اگر اچانک یہ فارمولا وہاں سے غائب کر دیا جائے تو کسے معلوم ہو گا کہ اب یہ فارمولا کہاں پہنچ گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ آپ واقعی جس گہرائی میں ور جس طرح بے شمار آئندہ کے امکانات کو سامنے رکھ کر فیصلے کرتے ہیں یہ صرف آپ کا ہی کام ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے شرمندہ

سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے دراصل تجربوں نے یہ سب کچھ سکھایا ہے ورنہ شروع شروع میں تمہاری طرح میں بھی ناک کی سیدھ میں ہی دوڑتا تھا اور کسی دیوار سے ٹکرا کر نیچے آگرتا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹران اور فیصل جان دونوں نے اس طرح اثبات میں سر ہلانے شروع کر دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک چوڑے رے اور بڑی بڑی سیاہ رنگ کی مونچھوں کے مالک آدمی نے ک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک آکٹوپس"۔۔۔ مونچھوں والے نے بھاری لہجے ں کہا۔

"سیکرٹری دفاع سر ایڈمن سے بات کریں۔ جناب"۔ دوسری رف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"۔۔۔ مونچھوں والے نے اسی طرح بھاری لہجے ں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ بلیک آکٹوپس میں ایڈمن بول رہا ہوں"۔ دوسری رف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا ھا کہ اس کی عمر کافی ہے۔

"یس سر۔ بلیک آکٹو پس بول رہا ہو"۔۔۔۔ مونچھوں وا
نے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر مارک مشن کا کیا ہوا۔ تم نے اب تک کوئی رپور
نہیں دی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشن مکمل ہو چکا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ فارمولا مجھ تک
جائے گا۔ میں نے سوچا تھا کہ فارمولا وصول کرنے کے بعد آپ
رپورٹ دوں"۔۔۔۔ مونچھوں والے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ نیوز۔ کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا"۔۔۔۔ سرایڈمن
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ڈاکٹر مارک کو میری ایجنٹ ڈیسی نے تلاش کر لیا او
توقع کے عین مطابق ڈاکٹر مارک نے خود ہی ڈیسی سے تعلقات قا
کر لئے۔ ڈیسی نے اپنے مخصوص انداز میں اس سے ساری
معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دی۔ میں نے اپنے سپر ایجنٹ
تھامسن کو وہاں بھیج دیا اور اسے کہہ دیا کہ اگر فارمولا مکمل ہو
ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر دیا جائے اور صرف فارمولا حاصل کیا جا
اور اگر فارمولا مکمل نہ ہوا اور اس کو مکمل کرنے میں اس ڈاکٹر
مارک کی ضرورت ہو تو اسے ساتھ اغوا کر کے لایا جائے۔ ابھی
تھوڑی دیر پہلے تھامسن نے پرانگل ایئرپورٹ سے مجھے فون پر اطلا
دی ہے کہ اس نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ وہ تقریباً مکمل ہو چ
ہے اس لئے اس نے ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر کے اس کی لاش بھی

دی ہے تاکہ کسی طرح اس کی شناخت ہی نہ ہو سکے اور تھامسن
اور ڈیسی دونوں فارمولے سمیت اطمینان سے کافرستان سے کارمن
روانہ ہو گئے۔ اب وہ پرانگل پہنچ چکے ہیں اور ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ مجھ
تک پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ مونچھوں والے نے جواب دیا۔

"گڈ۔ لیکن کیا تمہارا سپر ایجنٹ تھامسن سائنس دان ہے جو
اسے معلوم ہو گیا کہ فارمولا مکمل ہے یا نہیں"۔۔۔۔ سیکرٹری
سرایڈمن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ تو سائنس دان نہیں ہے لیکن وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔
اس نے یہاں سے جانے سے پہلے اس فیلڈ کے سائنس دانوں
سے مل کر فارمولے کو چیک کرنے کے بارے میں تمام معلومات
اچھی طرح حاصل کر لی تھیں۔ ویسے بنیادی طور پر وہ سائنس میں
گریجوایٹ ہے اور ابتدائی عمر میں وہ ایک بین الاقوامی سائنس دان
کے ساتھ اس کی لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کام بھی کرتا رہا ہے
اس لئے اسے بنیادی باتوں کے بارے میں تو خود بھی علم
ہے"۔۔۔۔ مونچھوں والے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ فارمولا حاصل کرنے کا کارنامہ تمہارے محکمہ کے
لئے قابل فخر رہے گا اور حکومت بھی اس سلسلے میں باقاعدہ خراج
تحسین پیش کرے گی"۔۔۔۔ سرایڈمن نے کہا تو مونچھوں والے
کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بہت شکریہ جناب آپ واقعی قدر شناس ہیں اور آپ کی قدر

شناسی ہی ہمارے لئے خراج تحسین کی حیثیت رکھتی ہے"۔ مونچھوں والے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ بہرحال جیسے ہی فارمولا تمہارے پاس پہنچے تم نے اسے میرے پاس بھجوا دینا ہے میں انتظار کروں گا۔ گڈ بائی"——— سرائیڈمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مونچھوں والے نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر سامنے کھلی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مونچھوں والے نے سر اٹھا کر فون کی طرف دیکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک آکٹوپس"——— اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"باس پرانگل سے بی الیون آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہے"——— دوسری طرف سے اس کی ملٹری سیکرٹری کی مترنم آواز سنائی دی۔

"بی الیون۔ اوہ کراؤ بات"——— باس نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ بی الیون بول رہا ہوں پرانگل سے سر"——— چند لمحوں بعد ایک مردانہ وحشت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں براہ راست کال کی ہے"——— باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سر جس جہاز سے تھامسن اور ڈیکی آ رہے تھے وہ پرانگل

ایئرپورٹ سے اڑنے کے دو منٹ بعد فضا میں کریش ہو گیا ہے۔ پورا جہاز جل کر سمندر میں گر گیا اور اس کا نہ کوئی مسافر بچا ہے اور نہ کوئی سامان۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے"——— بی الیون نے کہا تو باس کا چہرہ یکلخت جیسے پتھرا سا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو گیا۔ اوہ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"——— چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد باس نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کا بولنے کا انداز ایسے تھے جیسے الفاظ خود بخود پھسل کر اس کے منہ سے نکلتے جا رہے ہوں۔

"میری ڈیوٹی پرانگل ایئرپورٹ پر ہے باس۔ جب کافرستان سے آنے والا جہاز پرانگل پہنچا تو میں وہاں موجود تھا۔ جہاز نے یہاں کافی دیر تک رکنا تھا۔ تھامسن اور ڈیکی لاؤنج میں آ گئے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ تھامسن نے آپ سے کسی محفوظ فون پر بات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو میں انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا۔ وہاں فون محفوظ تھا۔ میں واپس لاؤنج میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد تھامسن صاحب پھر واپس آ گئے۔ پھر ہم تینوں نے اکٹھا لنچ کیا۔ اس کے بعد جہاز کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ اٹھ کر خصوصی لاؤنج میں چلے گئے جبکہ میں باہر آ گیا۔ جہاز روانہ ہو گیا۔ پھر فوراً ہی اطلاع ملی کہ جہاز فضا میں ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا ہے اور آگ کے شعلے کی صورت میں سمندر میں گر گیا ہے۔ میں فوراً

وہاں پہنچا تو وہاں سے ملبہ نکالا جا رہا تھا۔ ملبہ اور جلی ہوئی لاش ملی ہیں۔ سب کچھ اس طرح جل گیا ہے کہ کوئی لاش پہچانی ہی نہیں جا رہی۔ پورا سامان مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے اور اس کا پورا ڈھانچہ اس طرح جل گیا ہے جیسے موم جل کر پگھل کر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اب میں آپ کو اطلاع کر رہا ہوں"۔۔۔۔ بی الیون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ تھامسن نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ ڈیڑھ گھنٹے بعد یہاں پہنچ جائیں گے۔ ویری بیڈ۔ ان کے پاس انتہائی قیمتی کاغذات تھے۔ یہ کاغذات یقیناً ان کے بیگ میں ہوں گے تم معلوم کرو ہو سکتا ہے کہ وہ بیگ جلنے سے بچ گیا ہو۔ تھامسن کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ انتہائی خصوصی طور پر تیار کردہ فائر پروف بیگ رکھتا ہے"۔۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو سر ایسا کوئی بیگ نہیں ملا۔ ایک بیگ ایسا ملا ہے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے فائر پروف لگتا ہے لیکن وہ بھی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بی الیون نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ بہرحال مزید تلاش کرتے رہو اور اگر کوئی بات ہو تو مجھے رپورٹ دینا"۔۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ اس بار اس نے انتہائی دھیمے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری دفاع سر ایڈمن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ"۔۔۔۔ باس نے ڈھیلے بلکہ انتہائی پژمردہ سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ ایڈمن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر ایڈمن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر"۔۔۔۔ باس نے جواب دیا۔

"ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرانگل سے کارمن آنے والا جہاز فضا میں کریش ہو گیا ہے۔ کیا یہ وہی جہاز ہے جس میں فارمولا آ رہا تھا"۔۔۔۔ سر ایڈمن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی پرانگل سے میرے ایجنٹ نے تفصیلی رپورٹ دی ہے"۔۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایجنٹ کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر مارک بھی ہلاک ہو گیا اور اب فارمولا بھی جل گیا۔ یہ تو بہت برا ہوا لیکن یہ جہاز کس طرح کریش ہوا۔ مجھے تو یہ انتہائی گہری سازش لگتی ہے"۔۔۔۔ سر ایڈمن نے کہا۔

"سر آج کل دہشت گردی کی کارروائیاں عام ہو رہی ہیں۔ یہ

بھی یقیناً دہشت گری کی ہی کوئی کارروائی ہوگی لیکن اس کارروائی کی وجہ سے ہمارا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے"۔۔۔۔ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ جہاز اس فارمولے کی وجہ سے تو نشانہ نہیں بنایا گیا"۔۔۔۔ سرائیڈمن نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ فارمولے کے بارے میں سوائے ڈیلی اور تھامسن کے کسی کو سرے سے علم ہی نہیں تھا۔ کافرستان میں بھی کسی نے انہیں مارک نہیں کیا۔ پرانگل میں بھی میرا ایجنٹ موجود تھا۔ اس کے سامنے تھامسن نے مجھ سے بات کی۔ میرے ایجنٹ نے ان کے ساتھ مل کر لنچ کیا اور پھر اس کے سامنے ہی تھامسن اور ڈیلی جہاز میں سوار ہوئے اور جہاز ایئرپورٹ سے اڑتے ہوئے دو منٹ بعد فضا میں کریش ہو کر سمندر میں گر گیا۔ میرا ایجنٹ وہاں پہنچا اور اس نے سب کارروائی چیک کر کے مجھے رپورٹ دی اس لئے یہ یقیناً ہمارے مسئلے سے ہٹ کر کوئی کارروائی کی گئی ہے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"او کے۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ تو ہمیشہ کے لئے فنش ہو گیا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرائیڈمن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ باس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور

اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔ پوری بوتل خالی کر کے اس نے اسے ساتھ پڑی ہوئی ٹوکری میں پھینکا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل سیلوٹ کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پارکی بول رہا ہوں نارمن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ مونچھوں والے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ نارمن بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پارکی بول رہا ہوں نارمن"۔۔۔۔ مونچھوں والے نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس"۔۔۔۔ نارمن کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"نارمن ابھی تھوڑی دیر پہلے پرانگل سے کارمن آنے والا جہاز فضا میں کریش ہوا ہے"۔۔۔۔ پارکی نے کہا۔

"اوہ یس سر میں نے ٹی وی پر اس کے بارے میں رپورٹ دیکھ لیا تھا۔ بہت خوفناک حادثہ ہوا ہے۔ سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔۔

مسافروں میں سے کوئی بچا ہے اور نہ ہی عملے میں سے"۔ نارمن نے کہا۔

"اس جہاز میں تھامسن اور ڈیسی بھی سفر کر رہے تھے"۔ پارٹی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ اوہ ویری بیڈ۔ تھامسن اور ڈیسی دونوں اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ"۔۔۔ نارمن کی وحشت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں اور وہ کافرستان سے ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولا اپنے ساتھ لے کر آ رہے تھے۔ پرانگل سے پی الیون نے رپورٹ دی ہے کہ سب کچھ جل گیا ہے۔ بہرحال تم فوری طور پر پرانگل پہنچو اور وہاں جا کر معلومات حاصل کرو کہ اس حادثے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے"۔۔۔ پارکی نے کہا۔

"یہ بات تو میں یہاں بیٹھے بیٹھے معلوم کر سکتا ہوں باس۔ پرانگل کا پولیس چیف میرا گہرا دوست ہے۔ وہ مجھے وہ بات بھی بتا دے گا جو وہ پریس میں نہ دینا چاہے گا"۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"تو پھر اس سے معلوم کرو خاص طور پر یہ معلوم کرو کہ کوئی فائر پروف بیگ بھی انہیں ملا ہے یا نہیں۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ تھامسن ہمیشہ فائر پروف خصوصی ساخت کا بیگ اپنے پاس رکھتا تھا اور خاص طور پر انتہائی اہم ترین کاغذات کے لئے تو وہ لازماً فائر پروف بیگ ہی استعمال کرتا تھا اور اب بھی اس کے پاس انتہائی اہم

ترین کاغذات تھے"۔۔۔ پارکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس یہ بات بھی آسانی سے معلوم ہو جائے گی"۔ نارمن نے جواب دیا۔

"او کے۔ معلومات کر کے مجھے فون کرو میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"۔۔۔ پارکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چونکہ فون کا بٹن پریس تھا اس لئے فون کا رابطہ سیکرٹری سے نہ تھا بلکہ کال اب براہ راست آ رہی تھی۔ پارکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ پارکی نے کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں۔ باس"۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ پارکی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ایک ایسا بیگ ملا ہے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے فائر پروف لگتا تھا لیکن وہ بھی جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ آگ اس شدت کی تھی کہ جہاز کا فولادی ڈھانچہ بھی موم کی طرح پگھل گیا ہے اور باس پولیس کمشنر سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مشکوک آدمی کو اس سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس مشکوک آدمی نے بتایا ہے کہ یہ کارروائی بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر نے کی ہے اور اس آدمی نے ابھی مزید تفصیل نہ بتائی تھی کہ اس کے جسم کے اندر موجود بم

پھٹ گیا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ اس آدمی کی رہائش گاہ کی بھی تلاشی لی گئی ہے۔ وہاں سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر بلیک تھنڈر کے الفاظ سرخ سیاہی سے لکھے ہوئے ہیں۔ اس کے نیچے ایک مینار بنا ہوا ہے اور اس مینار کے نیچے تھری ایکس کے الفاظ موجود ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ کارروائی بلیک تھنڈر کی ہے"—— نارمن نے جواب دیا۔

"خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر۔ یہ کون سی تنظیم ہے میں نے تو کبھی اس کا نام تک نہیں سنا"—— پارکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس پولیس آفیسر نے بھی یہی بات کی ہے کہ یہ نام پہلی بار سامنے آیا ہے۔ پراگل کے پولیس کمشنر نے اس سلسلے میں معلومات فروخت کرنے والی بین الاقوامی تنظیموں سے بھی پوچھ گچھ کی ہے لیکن کوئی بھی اس نام سے واقف نہیں ہے۔ شاید یہ کوئی نئی دہشت گرد تنظیم سامنے آئی ہے"—— نارمن نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ بہرحال یہ بات تو اب طے ہو گئی ہے کہ فارمولا بھی ختم ہو گیا اور یہ کارروائی اس فارمولے کے حصول کی غرض سے نہیں کی گئی"—— پارکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"—— پارکی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھا اور پھر

دراز بند کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور ڈھیلے قدموں سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب ایک بیڈ نیوز ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد واپس بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے تم جیسے سخت مزاج چیف کے منہ سے گڈ نیوز تو نکل ہی نہیں سکتی۔ بہرحال بتاؤ کہ بیڈ نیوز ہے۔ کیا دانش منزل میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ فارمولا جو تھامسن اور ڈیلی لے کر جا رہے تھے وہ جل کر راکھ ہو گیا ہے اور وہ دونوں بھی ہلاک ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہوا"۔۔۔۔ عمران نے [illegible] لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے کافرستان ایئرپورٹ سے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میں کارمن میں سپیشل ایجنٹس کو بریف کر دوں کہ وہ معلوم کریں کہ یہ فارمولا کس لیبارٹری میں بھیجا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے سپیشل ایجنٹ لوئیس کو بریف کر دیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے لوئیس کی کال آئی ہے کہ وہ طیارہ جس میں تھامسن اور ڈیلی فارمولے سمیت سفر کر رہے تھے وہ پرانگل ایئرپورٹ سے پرواز کرنے کے دو منٹ بعد فضا میں ہی کریش ہو گیا اور اس میں اس قدر خوفناک آگ لگی ہے کہ تمام مسافر اور عملے کے آدمیوں سمیت تمام سامان بھی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تھامسن اور ڈیلی کی لاشیں ملی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پرانگل سے ہی کھسک گئے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لوئیس نے بتایا ہے کہ وہ دونوں پرانگل ایئرپورٹ سے باہر نہیں گئے اور مسافروں کی لسٹ میں بھی ان دونوں کے نام موجود ہیں اور لوئیس کے مطابق جلی ہوئی لاشیں بھی پوری ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس حادثے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی کسی گروپ نے اس کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ وہاں کی پولیس کا اندازہ ہے کہ یہ دہشت گردی کی کارروائی ہے کیونکہ اس سے دو روز پہلے بھی پرانگل میں ایک عمارت کو بم دھماکے سے

اڑا دیا گیا تھا۔ وہاں بھی بے تحاشا افراد ہلاک ہوئے تھے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی فراخ پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"یس۔ ریڈسن ایڈورٹائزنگ کمپنی"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ کاروباری ہی تھا۔

"پرنس باؤل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ پرنس باؤل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے میری سیکرٹری نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نارمل ہو گیا۔

"اس نے یہ تو نہیں بتایا ہو گا کہ کنگ باؤل نے نئی وصیت لکھ دی ہے اور اپنی کنگڈم علی عمران کے نام لکھ دی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لے لو کنگڈم میں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا"۔ دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کنگڈم میں کارتھیا بھی شامل ہے۔ سوچ لو"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ خبردار اگر کارتھیا کا نام تم نے لیا۔ میں تمہیں تمہاری کنگڈم سمیت گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"مار دو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ سوائے اس کے کہ کارتھیا بیوہ ہو جائے گی اور تمہیں تو معلوم ہے کہ وہ پہلے ہی نن بننے کی بے حد شوقین ہے۔ ظاہر ہے کسی بیوہ کا نن بن جانا زیادہ آسان ہوتا ہے پھر تم اسے سسٹر ہی کہہ سکو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے پرنس باؤل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ بس تمہارے سینگ نہیں ہیں ورنہ تم میں اور شیطان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مجھے کارتھیا نے بتایا تھا کہ تم نے اسے نن بننے کا کہا ہے تاکہ اس کی عاقبت سدھر جائے وہ کہہ رہی تھی کہ تم نے اسے آخرت کے بارے میں بڑا طویل لیکچر دیا ہے۔ بڑی مشکل سے میں نے اسے اس ارادے سے باز رکھا ہے ورنہ تم جانتے تو ہو وہ کس قدر ضدی واقع ہوئی ہے جو بات اس کے ذہن میں سما جائے وہ اسے پورا کر کے ہی رہتی ہے"۔ اس بار پرنس باؤل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر بولو بنوا دوں اسے نن"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پلیز عمران مذاق کو مذاق کی حد تک ہی رہنے دیا کرو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کارتھیا اگر نن بن گئی تو میرے لئے سوائے خودکشی

باؤل کیا اصل بات معلوم کر لے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ کارمن میں اس جیسا اور کوئی آدمی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ریڈ سن ایڈور ٹائزنگ کمپنی"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس باؤل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ باؤل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد باؤل کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے باؤل"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بلیک آکٹوپس کا اس کریش میں کوئی ہاتھ نہیں ہے بلکہ وہاں تو فارمولا ضائع ہو جانے پر صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ البتہ ایک چونکا دینے والی اطلاع ملی ہے کہ یہ کارروائی کسی نئی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کی طرف سے کی گئی ہے"۔۔۔۔ باؤل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو بلیک تھنڈر۔ کس طرح معلوم ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں اس کے بارے میں پہلے سے معلوم ہے"۔ باؤل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کافی حد تک لیکن تفصیل کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"تفصیل یہ ہے کہ پرانگل پولیس نے اس حادثے کے سلسلے میں ایک مشکوک آدمی کو گرفتار کیا اس پر جب تشدد ہوا تو اس نے بتایا کہ یہ کارروائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر نے کرائی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے جسم کے اندر دھماکہ ہوا جیسے اس کے جسم کے اندر بم پھٹ پڑا ہو۔ اور اس کے پرخچے اڑ گئے۔ پھر پولیس نے اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لی تو وہاں سے ایک کاغذ ملا جس پر سرخ سیاہی سے بلیک تھنڈر لکھا ہوا تھا۔ اس کے نیچے ایک مینار کی تصویر تھی اور مینار کے نیچے تھری ایکس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اور بس۔ پرانگل کی پولیس نے بھی پہلے یہ نام نہیں سنا اور نہ ہی بلیک آکٹوپس کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے"۔ باؤل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بلیک آکٹوپس کے چیف نے یہ رپورٹ سیکرٹری دفاع سرایڈمن کو دی ہے اس کے آدمی نارمن کے پرانگل کے پولیس کمشنر سے گہرے تعلقات ہیں اور اس نارمن کو پولیس کمشنر نے یہ بات بتائی ہے البتہ اس نام کو پریس سے خفیہ رکھا گیا ہے شاید وہ پہلے اس بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتے ہوں"۔ باؤل نے

کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے اب بات مکمل ہو گئی۔ اوکے۔ بے حد شکریہ۔ کارتھیا کو میرا سلام کہہ دینا۔ گڈ بائی"—— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"بلیک تھنڈر کو اس طرح کی دہشت گردانہ کارروائیوں کی کیا ضرورت پیش آ گئی"—— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دہشت گردی کی کارروائی نہیں ہے بلیک زیرو بلکہ بلیک تھنڈر وہ فارمولا لے اڑی ہے اور یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے تاکہ کارمن حکومت ہمیشہ کے لئے اس کا پیچھا چھوڑ جائے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پرانگل ایئرپورٹ پر تھامسن سے وہ فارمولا حاصل کیا گیا ہو گا۔ پھر تو تھامسن ان کا آدمی ہوا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو تھامسن دراصل ان کا ایجنٹ تھا اور وہ پرانگل سے روپوش ہو گیا اور اس کی جگہ کسی نقلی تھامسن نے لی یا پھر ایئرپورٹ پر وہ بیگ ہی تبدیل کر دیا گیا اور تھامسن کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا"—— عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کا پہلا آئیڈیا درست ہے ورنہ بلیک تھنڈر کو الہام تو نہیں ہو سکتا کہ ایسا فارمولا چوری کر کے لایا جا رہا

ہے۔ اگر انہیں ڈاکٹر مارک کے بارے میں علم تھا تو وہ وہاں سے زیادہ آسانی سے وہ فارمولا حاصل کر سکتے تھے"—— بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ فارمولا اب کارمن کی بجائے بلیک تھنڈر کی تحویل میں چلا گیا ہے"—— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے۔ ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں سر"—— چند لمحوں بعد سرسلطان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کو عمران نے ہٹ ٹوکل میزائل سسٹم کے بارے میں بتایا تھا جو پاکیشیا اور شوگران کا مشترکہ پراجیکٹ تھا اور جسے شوگران میں مکمل کیا جا رہا تھا"—— عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں اور سپاٹ انداز میں کہا۔

"یس سر وہ تو انتہائی اہم ترین پراجیکٹ تھا۔ میں نے سیکرٹری دفاع سے بات کی تھی انہوں نے بتایا تھا کہ اس پراجیکٹ پر پاکیشیا نے انتہائی کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا تھا اور اگر یہ پراجیکٹ مکمل ہو

جاتا تو پاکیشیا کا دفاع انتہائی مؤثر ہو سکتا تھا"۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کارمن ڈاکٹر کی ایجاد تھا اور عمران نے اس فارمولے اور ڈاکٹر کا سراغ لگایا تھا لیکن اس فارمولے تک اس کے پہنچنے سے پہلے ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم نے ڈاکٹر مارک کو ہلاک کر کے وہ فارمولا اڑا لیا ہے۔ آپ فوری طور پر سیکرٹری دفاع' صدر مملکت اور اس میزائل سسٹم سے متعلقہ دوسرے افراد کے ساتھ ساتھ شوگران کے سائنس دانوں اور وہاں کی حکومت سے رابطہ کریں اور پھر مجھے رپورٹ دیں کہ کیا اس فارمولے کا اس خفیہ تنظیم سے حصول پاکیشیا کی سلامتی کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے دفاعی ماہرین یا سائنس دانوں نے اس دوران اس سے ملتے جلتے کسی سسٹم پر کام شروع کر دیا ہو اور اب اس کی اشد ضرورت نہ رہی ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر میں ابھی رابطہ کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں سر"۔ سرسلطان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ اس کی اہمیت کے سلسلے میں مشکوک ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بہرحال ایک انٹی میزائل سسٹم ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس جیسا اور سسٹم زیر تحقیق ہوا اور ہم خواہ مخواہ اس کے پیچھے

کتے پھریں۔ موجودہ سائنس کی دنیا میں انتہائی تیز رفتار ایجادات ی دوڑ لگی ہوئی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ب اسے حاصل کر کے واپس لائیں تو ہمارے سائنس دان کہیں کہ آپ کیا گدھا گاڑی اٹھا لائے ہیں اب تو جیٹ جہازوں کا دور ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار نس پڑا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ جس طرح بلیک تھنڈر نے آپ کو اس لسٹ میں رکھا ہوا ہے جس میں آپ کی ہلاکت کا حکم نہیں ہے اسی طرح آپ بھی شاید بلیک تھنڈر کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نرم سخت گوشے تو اس وقت ہوں گے جب دل ہو گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"جس فارمولے کو بلیک تھنڈر جیسی تنظیم نے حاصل کرنا ضروری سمجھا ہو۔ آپ اس فارمولے کی کارکردگی کے بارے میں مشکوک ہیں"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں واقعی یہ پہلو نہیں آیا تھا۔ گڈ شو۔ تمہاری بات واقعی درست ہے بلیک تھنڈر جیسی تنظیم نے اگر اس فارمولے کو حاصل کیا ہے تو یقیناً یہ فارمولا آج کا نہیں اگلی صدی کا فارمولا ہو گا۔ گڈ۔ اب تو اسے ہم

صورت میں حاصل کرنا ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ اس طرح چمک اٹھا جیسے اس نے کوئی بڑی سلطنت فتح کر لی ہو۔

"لیکن عمران صاحب بلیک تھنڈر کے تو سنا ہے بے شمار سیکشن ہیں اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کسی کو علم نہیں ہے اور آپ نے بھی آج تک اس کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگانے کی کوشش نہیں کی اور یہ فارمولا نجانے کہاں پہنچا دیا گیا ہو۔ اس صورت میں آپ اپنی لائن آف ایکشن کیسے بنائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے پراگل جا کر وہاں سے کوئی کلیو تلاش کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا ایک کارڈ ملنے سے یہ بات حتمی طور پر طے ہو جاتی ہے کہ یہ کام واقعی بلیک تھنڈر کا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کارڈ والی بات حتمی نہیں ہے۔ کارڈ تو کوئی بھی بنا سکتا ہے یا چھپوا سکتا ہے۔ اصل چیز جس کی وجہ سے مجھے سو فیصد یقین ہوا ہے کہ یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے وہ اس مشکوک آدمی کی ہلاکت ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر اپنے آپ کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی جدید ترین ایجادات سے کام لیتی ہے اس لئے وہ اپنے عام کارکنوں کے جسم کے اندر ایسے کمپیوٹرائز بم فٹ کر دیتی ہے جس کا ڈی چارجر اس آدمی کا ذہن ہوتا ہے جیسے ہی وہ آدمی بلیک تھنڈر کا نام لیتا ہے یہ بم پھٹ جاتا ہے اس طرح اس آدمی

نے جیسے ہی بلیک تھنڈر کا نام لیا اس کے جسم میں بم پھٹ پڑا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کارروائی یقیناً بلیک تھنڈر کی ہی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے بظاہر ہے تو یہ بات ناممکن کہ آدمی ادھر وہ لفظ منہ سے نکالے ادھر اس کے جسم میں بم پھٹ جائے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسے آدمی کے ذہن کو جدید ترین مشینری کے ذریعے باقاعدہ فیڈ کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص بولتا ہے تو پہلے الفاظ شعور یا لاشعور میں ترتیب پاتے ہیں پھر زبان اس تحریک کے مطابق حرکت کرتی ہے اور لفظ بن کر باہر نکلتے ہیں اس لئے فیڈنگ کے مطابق جیسے ہی یہ لفظ لاشعور یا لاشعور میں ترتیب پاتے ہیں اور تحریک پیدا ہوتی ہے اس تحریک کا اثر اس جدید ترین بم پر پڑتا ہے اور وہ پھٹ جاتا ہے یہ ایک ایجاد ہی ظاہر کرتی ہے کہ بلیک تھنڈر سائنسی ایجادات میں ہماری دنیا کے عام سائنس دانوں سے کتنی آگے ہے اور تمہاری بات بھی درست ثابت ہوتی ہے کہ اس قدر ایڈوانس ایجادات کرنے والی تنظیم اگر ہٹ ٹوکل انٹی میزائل کو اہمیت دے رہی ہے تو اس کی واقعی اہمیت موجود ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس آدمی کی رہائش گاہ پر ملنے والے کارڈ پر مینار یا ٹاور کس چیز کی نشاندہی کرتی ہو گی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے بلیک تھنڈر کے خلاف گزشتہ کیس جس میں اس کی گولڈن ایجنٹ پہلی بار ہم سے ٹکرائی تھی یہ اشارہ بھی ملا تھا کہ بلیک تھنڈر نے مجرمانہ کارروائیوں کے لئے بھی باقاعدہ علیحدہ تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں اور ان تنظیموں کو طرح طرح کے نام دیئے گئے ہیں جیسے یہ ٹاور کی نشانی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پرانگل میں یا کارمن میں جو تنظیم بلیک تھنڈر کے تحت کام کر رہی ہے اسے ٹاور تنظیم یا ٹاور سیکشن کہا جاتا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے سلطان صاحب"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ قدرے نرم پڑ گیا تھا۔

"جناب سب کی متفقہ رائے ہے کہ یہ انٹی میزائل سسٹم ہمارے ملک کے لئے انتہائی اہم ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ انٹی میزائل سسٹم جدید اور انتہائی ایڈوانس ٹیکنالوجی ہے اور اس ٹیکنالوجی کا کسی ملک کے سائنس دانوں کے ذہنوں میں تصور ہی پیدا نہیں ہوا۔ ڈاکٹر مارک جس نے یہ سسٹم ایجاد کیا تھا وہ انتہائی ذہین آدمی تھا۔ شوگران بھی ہر قیمت پر اس سسٹم کو حاصل کرنا چاہتا

ہے"۔۔۔۔ سرسلطان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سسٹم یہاں پاکیشیا کی لیبارٹری میں تیار نہیں ہو سکتا۔ اس کی ایجاد میں آخر شوگران کو کیوں شریک کیا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب جو کچھ ڈاکٹر مارک کر رہا تھا وہ صرف فارمولے کی تکمیل تھا۔ یہ کام تو کسی بھی لیبارٹری میں ہو سکتا تھا لیکن کارمن ایجنٹوں سے تحفظ کی غرض سے اسے شوگران میں کام کرنے کا موقع دیا گیا تھا لیکن جب اس سسٹم کو فوج کے استعمال کے لئے تیار کیا جائے گا اس وقت اس کے لئے انتہائی جدید ترین اور وسیع وعریض لیبارٹری اور انتہائی ماہر سائنس دانوں کی ضرورت پڑے گی اور فی الحال پاکیشیا اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے حکومت پاکیشیا نے شوگران سے معاہدہ کیا کہ یہ سسٹم شوگران میں تیار کیا جائے گا۔ اس کے دوتہائی اخراجات بھی شوگران ادا کرے گا اور ایک تہائی پاکیشیا۔ البتہ ہمارے سائنس دان ان کے ساتھ مل کر کام کریں گے اور ہم اپنی ضروریات کے مطابق یہ سسٹم حاصل کریں گے"۔ سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ ملکی معاملات ہیں میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ فارمولا ہمارے دفاع کے لئے اہم ہے۔ شکریہ"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایگل کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک ایگل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس میں ٹرومین بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔ بلیک ایگل اس کا مخصوص کوڈ تھا اور ظاہر ہے اس کے سیکرٹری نے اسے پرنس آف ڈھمپ کی کال کے متعلق بتا دیا ہو گا۔

"اس دور میں بھی سچ بولنے والا زندہ ہے۔ حیرت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین ہنس پڑا۔

"جب تک آپ جیسے سچ سننے والے زندہ رہیں گے سچ بولنے والے نہیں مر سکتے"۔۔۔۔ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور اگر سچ کسی ٹاور پر چڑھ کر بولا جائے اور اس طرح بولا جائے کہ سیاہ طوفان آجائے تو اس سچ کو کون سنے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سابقہ تنظیم بلیک تھنڈر کی بات کر رہا ہوں۔ ایک

کارڈ ملا ہے جس پر سرخ سیاہی سے بلیک تھنڈر لکھا ہوا ہے۔ نیچے ایک ٹاور کی تصویر ہے اور اس کے نیچے تھری ایکس کے الفاظ درج ہیں اور کارڈ کا حامل ایک جہاز کے کریش ہونے کے سلسلے میں مشکوک سمجھا گیا۔ پولیس نے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ یہ کارروائی بلیک تھنڈر کی ہے اور جیسے ہی اس نے بلیک تھنڈر کا نام لیا اس کے جسم میں بم پھٹ پڑا"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ پرانگل ایئرپورٹ کے قریب کریش ہونے والے جہاز کا حوالہ تو نہیں دے رہے"۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا۔

"ہاں اسی کا حوالہ دے رہا ہوں کیوں کیا تمہیں اس کے بارے میں کچھ علم ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس میں نے بھی صرف ٹی وی پر اس کے بارے میں رپورٹ سنی اور دیکھی ہے لیکن آپ کے ٹاور کے حوالے سے میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ ٹاور سیکشن بلیک تھنڈر کا ایک انتہائی خفیہ سیکشن ہے جس کا دائرہ کار ہوائی جہازوں کو اغوا کرنا یا کریش کرنے سے ہے۔ نہ صرف ہوائی جہاز بلکہ یہ سیکشن بمبار طیاروں' جدید گن شپ ہیلی کاپٹروں اور میزائلوں کے سلسلے میں بھی کام کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ بلندی کی طرف جانے والی ہر چیز اس کے دائرہ کار میں آتی ہے اس لئے اس کا کوڈ ٹاور ہے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"اس سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو کسی کو معلوم نہیں البتہ اس سلسلے میں اگر آپ کام کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ ایکریمیا کی ریاست مارگن کے سب سے بڑے شہر فلیڈنگ کی مین شاہراہ پر ایک شوٹنگ کلب ہے جس کا نام فلیڈنگ شوٹنگ کلب ہے۔ اس کے مالک کا نام شان ہے۔ یہ شان کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی انتہائی اہم خفیہ جاسوسی تنظیم سے متعلق رہا ہے اور گریٹ ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ پھر اس نے وہ ایجنسی چھوڑ دی اور بلیک تھنڈر سے منسلک ہو گیا۔ اس شان کا تعلق ٹاور سیکشن سے ہے۔ کیا تعلق ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے لیکن ہے سہی"۔ ٹرومین نے جواب دیا۔

"گڈ یہ تم نے اچھا کلیو دیا ہے۔ اصل میں پاکیشیا کا ایک اہم ترین میزائل فارمولا کارمن کے دو سرکاری ایجنٹ چرا کر لے جا رہے تھے۔ میں نے انہیں مارک کر لیا تھا اور میں نے اس کا بھی بندوبست کر لیا تھا کہ جیسے ہی وہ کارمن ایئرپورٹ پر پہنچتے فارمولا ان سے حاصل کر لیا جاتا لیکن پراگل سے جہاز اڑتے ہی فضا میں کریش ہو گیا اس طرح بظاہر یہ دونوں ایجنٹ بھی ہلاک ہو گئے اور فارمولا بھی جل کر راکھ ہو گیا لیکن پھر معلوم ہوا کہ یہ کارروائی بلیک تھنڈر کی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں خود جا کر اس شان سے پوچھ گچھ کر کے آپ کو رپورٹ دوں"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"نہیں اس طرح تنظیم کو اطلاع مل جائے گی۔ میں اس سلسلے میں اپنے طور پر کام کروں گا۔ اس آفر کا شکریہ اور سناؤ شکار کا بزنس کیسا جا رہا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہے' چڑیوں کا شکار ہی چھوڑ دیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ کثرت دنیا میں چڑیوں کی ہے۔ بڑا شکار تو کبھی کبھار ہی ہاتھ آتا ہے۔ بہرحال جب بھی آتا ہے ساری کسر ہی نکل جاتی ہے"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"او کے۔ گڈ بائی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو اطلاع کر دو کہ وہ ایکریمیا میں ایک انتہائی اہم مشن کے لئے تیار رہیں اور تم خود بھی تیار ہو جاؤ۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ یہ مشن بلیک تھنڈر کے خلاف

ہے۔ اس لئے تم سب کو ذہنی طور پر اس مشن کے لئے ہر طرح سے تیار ہونا چاہئے"۔۔۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن کیا صالحہ اس مشن پر ساتھ نہیں جائے گی"۔ جولیا نے پوچھا۔

"جب میں نے اس کا نام نہیں لیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ساتھ نہیں جا رہی۔ آئندہ ایسے سوالات کرنے سے پرہیز کیا کرو"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سائیکل ورکس اینڈ ریڑھی ورکس
حمیدہ جلد ساز
مین روڈ حمید کالونی چشتیاں

عام سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی تقریباً نیم دراز تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ اس کے بال چھوٹے لیکن گہرے سرخ رنگ کے تھے اور سب بالوں کا رخ اوپر کی طرف برش کے بالوں کی طرح تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی لیکن چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کار ایک چار منزلہ کمرشل عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑ گئی اور پھر پارکنگ میں جا کر رک گئی۔

"تم کار کے پاس ہی ٹھہرو گے گورمن"۔۔۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں بھی سختی اور سفاکی

نمایاں تھی۔

"یس باس" ـــــ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو انتظار گاہ کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ ایک طرف صوفوں کی قطاریں تھیں جس پر مختلف عمروں کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف اندھے شیشوں سے بنا ہوا ایک بڑا کیبن تھا جس کے باہر مینجر کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس کے دروازے کے قریب ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی سامنے فون رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ آدمی اس لڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس آپ کے کافی دیر سے منتظر ہیں سر" ـــــ لڑکی نے اسے دیکھتے ہی احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کیبن تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن دفتر کا تمام فرنیچر اور سامان انتہائی نفیس اور اعلیٰ کوالٹی کا تھا۔ بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک بھاری وجود کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔

"آؤ شان میں کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا" ـــــ اس بھاری وجود والے نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جیگر جو اس انداز میں تم نے

کال کیا ہے" ـــــ آنے والے نے جس کا نام شان لیا گیا تھا مصافحہ کرنے کے بعد میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ـــــ جیگر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر اپنی طرف لگے ہوئے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں کچھ جانتے ہو" ـــــ جیگر نے کہا تو شان بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ جب میں سرکاری ایجنسی میں تھا تو میں نے اس بارے میں کافی سنا تھا لیکن کبھی ان سے ٹکراؤ نہیں ہو سکا۔ کیوں کیا ہوا ہے انہیں" ـــــ شان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں کچھ نہیں ہوا لیکن تمہیں شاید کچھ ہو جائے اس لئے میں نے تمہیں خصوصی طور پر کال کیا ہے" ـــــ جیگر نے کہا تو شان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو" ـــــ شان نے قدرے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سیکشن ہیڈکوارٹر سے کال آئی ہے۔ انہیں اطلاع ملی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹاور سیکشن کے خلاف کام کر رہی ہے اور انہیں تمہارا کلیو مل گیا ہے" ـــــ جیگر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ اس بارے میں تو سوائے تمہارے اور کوئی بھی نہیں جانتا پھر انہیں کیسے کلیو مل سکتا ہے"——— شان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹس میں ایک آدمی ٹرومین شامل تھا وہ بھی سپر بلکہ سپریم ایجنٹ تھا' پھر وہ ایک مشن کے دوران پاکیشیا میں اس علی عمران سے ٹکرا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے بلیک تھنڈر کو چھوڑ دیا اور اس علی عمران کا ہمدرد بن گیا"۔ جیگر نے کہا۔

"ٹرومین کا میں نے نام سنا ہوا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے جیسے ہی تنظیم کو چھوڑا ہوگا وہ تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکا ہوگا۔ پھر اس کا کیوں ذکر کر رہے ہو"——— شان نے کہا۔

"وہ زندہ ہے اور اس نے وٹنگٹن میں اپنا علیحدہ گروپ بلیک ایگل کے نام سے بنایا ہوا ہے"——— جیگر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ نہیں جیگر ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تنظیم چھوڑنے والا زندہ بھی رہے اور اس طرح آزادانہ کام بھی کرتا رہے"۔ شان نے جواب دیا۔

"مین ہیڈکوارٹرز نے اسے سیف لسٹ میں شامل کیا ہوا ہے۔ یہ عمران بھی اس سیف لسٹ میں شامل ہے"——— جیگر نے کہا تو شان کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

"مین تنظیم کا باغی سیف لسٹ میں اور تنظیم کا دشمن بھی

سیف لسٹ میں شامل ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تم آج کیسی باتیں کر رہے ہو"——— شان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مین ہیڈکوارٹر جذبات سے بالاتر ہو کر سوچتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب بلیک تھنڈر اوپن کی جائے گی تو پھر پوری دنیا پر صرف بلیک تھنڈر کی ہی حکومت ہوگی اور یہ حکومت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی اور مین ہیڈکوارٹر کے خیال کے مطابق اس وقت اسے عمران اور ٹرومین جیسے ذہین افراد کی ضرورت ہوگی اس لئے ایسے افراد جنہیں مین ہیڈکوارٹر مستقبل کے لئے سرمایہ قرار دے دیتا ہے وہ چاہے باغی ہو یا دشمن اسے سیف لسٹ میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے مین ہیڈکوارٹر نے عمران اور ٹرومین دونوں کو سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے یہ دونوں زندہ ہیں"۔ جیگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تنظیم کے خلاف تو کام کرتے ہیں۔ پھر اس سے تنظیم کو نقصان نہیں ہوتا ہوگا"——— شان نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہی نہیں ہے اور تمہیں کیا مجھے بھی اس تنظیم کی وسعت کا اندازہ ہی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ہزاروں سیکشن ہیں۔ سینکڑوں سیکشنز ہیڈکوارٹر ہیں اور ان کے بعد بھی نجانے کیسے کیسے ہیڈکوارٹر ہوں گے۔ یہ اتنا بڑا اور وسیع جال ہے جس کا کوئی شخص اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے عمران یا ٹرومین چاہے کچھ بھی کر لیں تنظیم کو کیا نقصان پہنچا سکتے

ہیں" ——— جیکر نے کہا اور شان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن میرا کلیو اس عمران نے کیسے حاصل کیا۔ یہ بات بتاؤ"۔ شان نے کہا۔

"ٹرومین کی مدد سے۔ اس نے ٹرومین کو فون کیا اور اس سے ٹاور سیکشن کے بارے میں بات کی۔ ٹرومین نے اسے تمہاری ٹپ دے دی۔ وہ شاید تمہارے بارے میں جانتا تھا کہ تمہارا تعلق ٹاور سیکشن سے ہے اور تنظیم کے مخبر کو اس بات چیت کا علم ہو گیا جس نے اطلاع بھجوا دی اور سیکشن ہیڈکوارٹر نے مجھے کال کر کے اطلاع دے دی" ——— جیکر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں میرے پاس آئیں گے لیکن وہ میرے پاس کیا لینے آئیں گے"۔ شان نے کہا۔

"وہ اس فارمولے کے پیچھے آ رہے ہیں جو ٹاور سیکشن نے کارمن کے بلیک آکٹوپس کے ایجنٹوں سے پرانگل سے اڑایا تھا۔ گو ٹاور سیکشن نے یہ طیارہ فضا میں کریش کرا دیا تھا تاکہ یہ بات حتمی طور پر طے ہو جائے کہ فارمولا جل کر راکھ ہو گیا ہے لیکن پرانگل میں ٹاور سب سیکشن کے ایک آدمی تھری ایکس کو مشکوک سمجھ کر پولیس نے پکڑ لیا اور اس نے بلیک تھنڈر کا نام لے دیا۔ گو وہ یہ نام لیتے ہی جسم میں موجود بم پھٹنے سے ہلاک ہو گیا لیکن پولیس نے اس کے سامان سے فرسٹ کارڈ حاصل کر لیا"۔ جیکر نے کہا۔

"فرسٹ کارڈ وہ کیسے مل گیا۔ وہ تو ایک ماہ بعد جلا دیا جاتا ہے" ——— شان نے کہا۔

اس آدمی نے حماقت کی کہ اسے نہ جلایا۔ گو پولیس نے اس خبر کو خفیہ رکھا لیکن بہرحال عمران کو اس کے بارے میں اطلاع مل گئی اور اس طرح اسے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ حادثہ نہیں ہے بلکہ اسے حادثہ ظاہر کیا گیا ہے اور فارمولا بلیک تھنڈر نے اڑایا ہے اور اس فارمولے کے پیچھے عمران بھی تھا کیونکہ اس کے ملک نے اس فارمولے پر کام شروع کر دیا تھا" ——— جیکر نے کہا۔

"لیکن میرا اس فارمولے سے کیا تعلق۔ مجھے تو تم یہ سب کچھ بتا رہے ہو۔ مجھے تو اس حادثے کے بارے میں بھی علم نہیں ہے۔ میرا پرانگل سے کیا تعلق" ——— شان نے کہا۔

"فارمولے کے بارے میں واقعی تمہیں معلوم نہیں ہے اور یہ بات شاید عمران بھی جانتا ہو لیکن اسے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس فارمولے کو ٹاور سیکشن نے حاصل کیا ہے اور ٹاور سیکشن کو تلاش کرنے کے لئے اسے تمہارا کلیو ملا ہے۔ لامحالہ وہ اس ٹاور سیکشن کو ٹریس کر کے یہ جاننا چاہے گا کہ فارمولا کہاں پہنچایا گیا ہے تاکہ وہاں سے اسے حاصل کر سکے" ——— جیکر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران مجھ سے پوچھے گا کہ ٹاور سیکشن کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے لیکن مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے پھر میں کیا بتاؤں گا" ——— شان نے کہا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ تلور سیکشن کا مقامی انچارج میں ہوں۔ وہ تم سے میرا ریفرنس لے گا اور پھر وہ میرے پاس آئے گا۔ مجھ سے آگے کا لنک معلوم کرے گا' اس طرح وہ ہیڈکوارٹر تک پہنچے گا اور پھر وہاں سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا کس لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے وہ اس لیبارٹری میں پہنچے گا اور وہاں سے فارمولا اڑانے کی کوشش کرے گا"۔۔۔۔ جیگر نے کہا تو شان بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال ہے اس طرح وہ ساری عمر فارمولے کو ٹریس کرنے میں ہی گزار دے گا کیونکہ مجھے بھی معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈکوارٹر کے بارے میں تمہیں بھی کچھ معلوم نہیں۔ تمہارا تعلق اس ہیڈکوارٹر سے خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہے اور اسے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہ کہاں تک آگے بڑھے گا"۔۔۔۔ شان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن سیکشن ہیڈکوارٹر چاہتا ہے کہ وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھے اس لئے تمہارے متعلق حکم ہے کہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ کسی صورت بھی ٹریس نہ ہو سکو۔ اس صورت میں وہ ٹکریں مار کر مایوس واپس چلا جائے گا"۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ حکم ہے تو میں تیار ہوں۔ میں ریاست سے ہی باہر چلا جاتا ہوں"۔۔۔۔ شان نے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی سمجھدار آدمی ہو ورنہ سیکشن ہیڈکوارٹر نے مجھے

یہ اجازت بھی دے دی تھی کہ اگر تم اس حکم کے بارے میں کوئی اعتراض کرو تو پھر تمہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس کی ہلاکت کا ہی حکم موصول ہوتا لیکن تمہاری خدمات ایسی ہیں کہ اس کا فیصلہ تم پر چھوڑ دیا گیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ البتہ میں تمہیں ایک مشورہ ضرور دوں گا کہ یہاں سے باہر مت جانا کیونکہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس حد درجہ تیز لوگ ہیں۔ انہوں نے کسی نہ کسی انداز میں اس بات کا کھوج لگا لینا ہے کہ تم کہاں گئے ہو۔ اس لئے تم کسی بھی جگہ چھپ جاؤ جس کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو۔ اسی میں ہی تمہارا فائدہ ہے"۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"لیکن مجھے علم کیسے ہو گا کہ میں نے کب باہر آنا ہے۔ آخر میں کب تک چھپ کر بیٹھا رہوں گا"۔۔۔۔ شان نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے آدمی عمران اور اس کے آدمیوں کی نگرانی نہیں کریں گے"۔۔۔۔ جیگر نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو تم بھی سامنے آ سکتے ہو"۔۔۔۔ شان نے چونک کر کہا۔

"نہیں یہ نگرانی ایک خاص گروپ کرے گا اور وہ لوگ نگرانی کے ماہر ہیں اور میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے صرف رپورٹس ملیں گی۔ ان لوگوں کو یہ علم نہیں ہو گا کہ جسے وہ

رپورٹس دے رہے ہیں وہ کون ہے یہ سارا کام میں نے کرنا ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔ بس تم ایسا کرنا کہ مجھے اس آفس میں براہ راست فون کر لینا لیکن تم نے اپنا نام گریٹ لینا ہے شان نہیں اور گفتگو کاروباری کوڈ میں کرنا۔ جب یہ لوگ مایوس ہو کر واقعی واپس چلے جائیں گے تو میں تمہیں اطلاع دے دوں گا"۔ جیکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے او کے"۔۔۔۔ شان نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"وش یو گڈ لک"۔۔۔۔ جیکر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تھینک یو جیکر"۔۔۔۔ شان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ جیکر نے میز کے کنارے پر موجود فون پریس کرنے شروع کر دیئے۔

فلیڈنگ ایئرپورٹ کافی وسیع و عریض اور صاف [illegible] طیارے سے اترتے ہی عمران اور اس کے ساتھی جو سب مقامی میک اپ میں تھے اطمینان سے چلتے ہوئے ایئرپورٹ سے باہر آئے تو باہر ٹیکسیوں کی طویل قطاریں موجود تھیں۔ لیکن ابھی عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیوں تک پہنچے ہی تھے کہ ایک مقامی نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"پرنس مائیکل میرا نام راڈرک ہے اور مجھے مسٹر جاسن نے بھیجا ہے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے سیدھا عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جاسن صاحب کے پیروں کو مہندی لگی ہوئی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مہندی وہ کیا ہوتی ہے سر"۔۔۔۔ راڈرک نے حیران ہو کر

کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ ظاہر ہے راڈرک منڈی کے بارے میں کیا سمجھ سکتا تھا۔

"میرا مطلب ہے کہ مسٹر جاسن خود کیوں نہیں آئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جناب مجھے معلوم نہیں ہے۔ بہرحال انہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ آپ کا حلیہ انہوں نے بتا دیا تھا اس لئے میں آپ کو پہچان گیا ہوں آیئے ادھر سٹیشن ویگن موجود ہے"۔۔۔۔ راڈرک نے جواب دیا اور پھر پرائیویٹ پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔

"یہ وہی جاسن ہے جس سے ناراک ایئرپورٹ پر ملاقات ہوئی تھی"۔۔۔۔ عمران کے ساتھ کھڑی جولیا نے کہا۔

"ہاں اور یہ تمہارے چیف کا بڑا لاڈلا فارن ایجنٹ ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اسی لئے وہ خود نہیں آیا لیکن ہو سکتا ہے وہ کسی ضروری کام میں مصروف ہو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سٹیشن ویگن میں بیٹھے فلیڈنگ کی فراخ اور وسیع سڑکوں پر سے گزرتے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد سٹیشن ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانے انداز کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے راڈرک نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کوٹھی کا پھاٹک خود بخود

کھل گیا اور راڈرک سٹیشن ویگن اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی۔ اس کے ساتھ جا کر راڈرک نے سٹیشن ویگن روکی اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے سامنے گیلری کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مسکراتا ہوا باہر آیا۔ اسے دیکھتے ہی سب پہچان گئے کہ یہ جاسن ہے کیونکہ ناراک ایئرپورٹ پر وہ ان سے ملاقات کر چکا تھا۔

"آپ میرے ایئرپورٹ نہ پہنچنے پر ناراض تو ہو رہے ہوں گے عمران صاحب لیکن مجبوری یہ ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک نگرانی کرنے والا خصوصی گروپ ایئرپورٹ پر موجود [illegible] میرے بارے میں جانتے ہیں کہ میرا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے جبکہ راڈرک یہاں کام نہیں کرتا اس لئے میں نے راڈرک کو آپ کے استقبال کے لئے بھجوایا تھا"۔۔۔۔ جاسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود ہمارا یہاں تک باقاعدہ تعاقب کیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یس باس ایک نیلے رنگ کی کار مسلسل ہماری نگرانی کرتی رہی ہے۔ میں نے بھی اسے مارک کیا ہے"۔۔۔۔ ساتھ کھڑے ہوئے راڈرک نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں ان سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ آیئے عمران صاحب اور آپ بھی"۔۔۔۔ جاسن نے راڈرک کو جواب

دے کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب اس کی رہنمائی میں ایک کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ گروپ کون ہے اور کس کے تحت کام کرتا ہے"۔ عمران نے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہی جاسن سے پوچھا۔

"یہ گروپ صرف نگرانی کا کام کرتا ہے۔ اس کے سربراہ کا نام آرنلڈ ہے اس لئے اسے آرنلڈ گروپ کہتے ہیں۔ نگرانی کے کاموں میں انتہائی ماہر ہے۔ مجھے چونکہ پہلے سے خدشہ تھا اس لئے خصوصی چیکنگ پر اس کا ایک آدمی میری نظروں میں آگیا ورنہ تو شاید مجھے پتہ ہی نہ چلتا"۔۔۔۔ جاسن نے جواب دیا۔

"لیکن جو کار ہمارا تعاقب کر رہی تھی وہ تو بڑے اناڑی پن سے کام کر رہے تھے جیسے انہیں نگرانی اور تعاقب کی ابجد کا بھی علم نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں معلوم کر لوں گا ہو سکتا ہے کہ دو گروپ ہوں۔ بہرحال یہ کوٹھی آپ کی رہائش گاہ ہے۔ یہاں دو کاریں بھی موجود ہیں۔ مجھے اب اجازت دیں۔ اب فون پر آپ سے باتیں ہوتی رہیں گی"۔ جاسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو پہلے یہ بتاؤ کہ شان کے بارے میں کیا اطلاع ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ ہاں اس کی بات تو میرے ذہن سے غائب ہو گئی تھی۔

شان اپنے شوٹنگ کلب اور اپنی رہائش گاہ سے اچانک غائب ہو گیا ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ ویسے میرے آدمی اسے تلاش کر رہے ہیں"۔۔۔۔ جاسن نے ویسے ہی کھڑے کھڑے جواب دیا۔

"اچانک غائب ہونے کا کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے بغیر کسی پروگرام کے وہ گیا ہے اور پھر اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے"۔۔۔۔ جاسن نے جواب دیا۔

"یہاں کا نقشہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"الماری میں سب کچھ موجود ہے۔ ٹرانسمیٹر، اسلحہ، نقشہ، میک اپ کا سامان، ماسک میک اپ، راڈرک آپ کے ساتھ رہے گا"۔۔۔۔ جاسن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جاسن تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری یہاں آمد کا علم پہلے ہی ہو چکا ہے اس لئے شان بھی اچانک غائب ہو گیا ہے اور ہماری نگرانی بھی ہو رہی ہے"۔۔۔۔ عمران کہا۔

"لیکن یہ اطلاع کس طرح ان تک پہنچی ہو گی اور وہ بھی اس قدر تفصیل کے ساتھ کہ انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ ہم یہاں شان سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کے ذرائع بہت وسیع ہیں ویسے جہاں تک میرا

خیال ہے۔ انہیں یہ اطلاع ٹرومین کے آفس سے موصول ہوئی ہے کیونکہ شان کی ٹپ ٹرومین نے دی تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے کیا شان کو تلاش کرنا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہی تو سوچنا ہے۔ ویسے جہاں تک میرا خیال ہے اس نگرانی والے گروپ کے چیف آرنلڈ سے کلیو مل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یقیناً یہ نگرانی شان کرا رہا ہو گا یا پھر یہاں ناور سیکشن کا انچارج' اور ہماری نگرانی کی رپورٹ بھی لامحالہ اسے دی جا رہی گی اس طرح آرنلڈ کے ذریعے اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے اور پھر کام آگے بڑھ سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ کلیو درست ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران جوانا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جوانا باہر راڈرک موجود ہو گا اسے بلا لاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار عمران کے ساتھ جولیا' صفدر' کیپٹن شکیل' اور تنویر کے علاوہ جوانا بھی آیا تھا۔ مشن کا تعلق چونکہ ایکریمیا سے تھا اس لئے عمران جوانا کو ساتھ لے آیا تھا کیونکہ ایکریمیا میں جوانا کی پرانی

حیثیت بعض اوقات عمران کے کام آجاتی تھی۔ چند لمحوں بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ساتھ راڈرک بھی تھا۔

"راڈرک تم یہاں کتنے عرصے سے کام کر رہے ہو"۔ عمران نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"دو سال ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے میں ناراک میں تھا"۔ راڈرک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"جاسن کا کہنا ہے کہ نگرانی کرنے والے گروپ کا انچارج آرنلڈ ہے۔ کیا تم آرنلڈ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"اگر انہوں نے آرنلڈ کا نام لیا ہے تو پھر یہ آرنلڈ کیری کلب کا مالک ہی ہو سکتا ہے۔ زیر زمین دنیا میں اس کا بڑا نام ہے"۔ راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاسن سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے پوچھا

"فون پر بھی ہو سکتا ہے اور ٹرانسمیٹر پر بھی"۔۔۔ راڈرک نے جواب دیا۔

"فون کا نمبر بتا دو اور ٹرانسمیٹر کی فریکونسی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راڈرک نے نمبر اور فریکونسی دونوں بتا دیں۔

"صفدر الماری سے ٹرانسمیٹر نکال لاؤ جاسن شاید ابھی اپنے آفس نہ پہنچا ہو اس لئے فون پر شاید فوری رابطہ نہ ہو سکے"۔ عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں

بعد اس نے ٹرانسمیٹر الماری سے اٹھا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر راڈرک کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس جاسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے جاسن کی آواز سنائی دی۔

"جاسن نگرانی کرنے والے گروپ کے انچارج آرنلڈ کو ہم چیک کرنا چاہتے ہیں۔ راڈرک نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق کیپری کلب سے ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں اطلاع تو درست ہے پرنس لیکن اس تک آپ پہنچ نہ سکیں گے۔ وہ اس کلب کے انتہائی خفیہ تہہ خانوں میں رہتا ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اوور"۔ جاسن نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"انہی تہہ خانوں میں ہی ہے۔ اوور"۔۔۔ جاسن نے جواب دیا۔

"لیکن وہ ان تہہ خانوں سے باہر تو آتا ہو گا۔ اوور"۔ عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کسی نے آج تک اسے باہر نہیں دیکھا۔ صرف اس کا نام چلتا ہے۔ وہ اس پوری ریاست میں اسلحے کی سمگلنگ کا سب سے بڑا نام ہے۔ اوور"۔۔۔ جاسن نے کہا۔

"لیکن تم نے تو بتایا تھا کہ اس کا گروپ نگرانی کا دھندہ کرتا ہے پھر یہ اسلحے کی سمگلنگ درمیان میں کہاں سے آ گئی۔ اوور"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا اصل کام تو اسلحے کی سمگلنگ ہی ہے۔ ویسے اس نے یہ گروپ بھی بنایا ہوا ہے۔ آپ اسے اس کا سائیڈ بزنس کہہ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اس گروپ کے کاموں سے اپنے دھندے میں بھی فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اوور"۔۔۔ جاسن نے جواب دیا۔

"پھر تو اسلحے کے سودے کے سلسلے میں اس سے ملا جا سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس دھندے کا سارا عملی کام اس کا مینجر رابرٹ کرتا ہے۔ وہ خود صرف منظوری دیتا ہے اور بس۔ اوور"۔۔۔ جاسن نے جواب دیا۔

"او کے بیحد شکریہ۔ ہم خود ہی کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جوانا تم تنویر کے ساتھ باہر جاؤ۔ یقیناً اس کا گروپ یہیں

کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ اس گروپ کا کوئی آدمی اس طرح یہاں اٹھا لاؤ کہ اس کے ساتھیوں کو علم نہ ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"عقبی طرف ایک آدمی موجود ہے پرنس۔ آپ تو اندر تھے میں نے انہیں چیک کیا تھا"۔۔۔۔ راڈرک نے کہا۔

"تو تم بھی ساتھ جاؤ جوانا اور تنویر کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو راڈرک بھی سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ سب اسلحہ وغیرہ لے لیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس نائٹ کلب پر ریڈ کرنا پڑے"۔۔۔۔ عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس پرنس مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنس میں جاسن بول رہا ہوں ابھی آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی ہے۔ یہ بات چیت کار میں ہوئی اس وقت میں اپنے آفس پہنچنے ہی والا تھا آفس پہنچنے پر میرے نام آرنلڈ کا کال موجود تھی اسے میں نے اٹنڈ کیا تو آرنلڈ نے مجھے کہا کہ میں آپ کی خدمت سے علیحدہ ہو جاؤں ورنہ میرا آفس اور گھر دونوں میزائلوں سے اڑائے جا سکتے

ہیں۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ میرے ایک کاروباری دوست نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میرے مہمان آ رہے ہیں میں انہیں رہائش گاہ مہیا کر دوں اس لئے میں نے یہ کام کیا۔ اس کے علاوہ میرا آپ لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اس نے کہا کہ فی الحال تو اسے آپ لوگوں کی نگرانی کی حکم ملا ہے۔ لیکن کسی بھی لمحے آپ لوگوں کو ختم کرنے کا بھی حکم مل سکتا ہے اس لئے اس نے مجھے فون کیا تھا۔ اس کے مطابق چونکہ میں خالص کاروباری آدمی ہوں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ میں بھی اس چکر میں ملوث ہو کر اپنے آپ کو تباہ کر لوں۔ میرے پوچھنے پر اس نے صرف [illegible] اس نگرانی کا حکم اسے ایک انتہائی طاقتور بین الاقوامی تنظیم سے ملا ہے"۔۔۔۔ جاسن نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا ارادہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو وہی کچھ کرنا ہے جو آپ نے کہنا ہے۔ کیونکہ مجھے چیف نے حکم دیا تھا کہ آپ کی ہر ممکن مدد کی جائے میں تو آپ کو صرف اطلاع دے رہا ہوں"۔۔۔۔ جاسن نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں صرف رہائش گاہ اور کاریں چاہئیں تھیں وہ مل گئیں آرنلڈ کا نام بھی سامنے آ گیا اس لئے تم علیحدہ ہو جاؤ راڈرک کو بھی میں واپس بھیج دیتا ہوں۔ باقی کام ہم خود ہی کر لیں

گے۔ البتہ تم اس شان کی تلاش جاری رکھو"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس یہ جگہ چونکہ آرنلڈ کی نظروں میں آ چکی ہے اس لئے میں آپ کے لئے ایک اور جگہ کا بندوبست کر دیتا ہوں آپ خاموشی سے وہاں شفٹ ہو جائیں ورنہ ہو سکتا ہے کسی بھی وقت آپ پر واقعی حملہ ہو جائے"۔۔۔۔ جاسن نے کہا۔

"تم ہماری فکر نہ کرو ہم یہاں کوئی بہت اہم کام نہیں کرنے آئے اس لئے ہمارا یہاں قیام بھی انتہائی مختصر ہے اس لئے ہمارے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ ہم بار بار جگہیں تبدیل کرتے رہیں۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا تنویر اور راڈرک اندر داخل ہوئے۔ جوانا کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا وہ بے ہوش تھا۔

"راڈرک جاسن سے بات ہوئی ہے۔ تم اب واپس جاؤ۔ جاسن کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اب ہم سے کوئی تعلق نہ رکھے کیونکہ اسے آرنلڈ نے دھمکی دی ہے کہ وہ اسے تباہ کر دے گا"۔ عمران نے راڈرک سے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو جناب میں تو آپ کے حکم کا پابند ہوں"۔ راڈرک نے جواب دیا۔

"جو میں کہہ دیتا ہوں اسے دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

"صفدر جا کر پھاٹک بند کر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور راڈرک کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس دوران جوانا بے ہوش آدمی کو ایک خالی صوفے پر لٹا چکا تھا۔

"اسے زمین پر ڈال دو اور تنویر تم اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے جوانا اور تنویر دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے اس آدمی کو صوفے سے اٹھا کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا جب کہ تنویر نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو تنویر سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے اپنا پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا لیکن ابھی اس نے گردن پر دباؤ نہ ڈالا تھا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اس کا جسم لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر کا دباؤ ڈال کر اسے آہستہ سے موڑ دیا۔ اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئیں اور گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی حالت انتہائی تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا تو چند لمحوں بعد اس کی حالت نارمل ہونے لگ گئی اس کا رکتا

ہوا سانس دوبارہ بحال ہونے لگ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ اور سن لو اگر تم نے جھوٹ بولا تو دوبارہ اسی عذاب سے گزرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ یہ کیسا ہولناک عذاب ہے رک جاؤ میرے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹ رہی ہے رک جاؤ میرا نام جافر ہے۔ جافر"۔۔۔ اس آدمی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"کیا تمہارا تعلق آرنلڈ گروپ سے ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں پلیز یہ پیر اٹھا لو تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا لیکن مجھے یہ ہولناک عذاب نہ دو"۔ جافر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ بتاؤ گے تو اس عذاب سے محفوظ رہو گے اور یہ بھی وعدہ کہ زندہ بھی رہو گے اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تمہیں اندر لایا گیا ہے اور تم سے پوچھ گچھ کی گئی ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا سب کچھ"۔۔۔ جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ کہ آرنلڈ کون ہے۔ کہاں رہتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آرنلڈ کیپری کلب کا مالک ہے۔ وہیں کیپری کلب کے نیچے

تہہ خانوں میں رہتا ہے لیکن وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔ اس کا صرف حکم چلتا ہے اور بس"۔۔۔ جافر نے جواب دیا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔ کوئی طریقہ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنی مرضی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتا"۔۔۔ جافر نے رک رک کر تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی کوئی گرل فرینڈ جس سے وہ لازماً ملتا ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں میکائے اس کی گرل فرینڈ ہے"۔۔۔ ڈسکی میکائے۔ میکائے کلب کی مالک ہے۔ بہت امیر عورت ہے"۔۔۔ جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتی ہے وہ"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میکائے کلب کے شمال میں اس کی ذاتی رہائش گاہ ہے"۔ جافر نے جواب دیا۔

"میکائے کلب کا پورا پتہ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پیسل روڈ پر مشہور ہے میکائے کلب"۔۔۔ جافر نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا اور جافر نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"میں وعدہ کے مطابق تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں لیکن یہ بات

سن لو کہ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے ہمارے متعلق اطلاع دی ہے تو تم چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤ تمہاری موت بن کر ہم تمہیں وہاں سے بھی گھسیٹ لائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم میں کیسے کچھ بتا سکتا ہوں۔ آرنلڈ ان معاملات میں بے حد سخت ہے وہ تو مجھے میرے خاندان سمیت گولیوں سے اڑا دے گا"۔۔۔۔ جافر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جوانا اسے باہر چھوڑ آؤ"۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا اسے بازو سے پکڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس لمبے چکر میں پڑنے کی بجائے کیوں نہ اس کیپری کلب پر ہی ریڈ کر دیا جائے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں وہ کسی خفیہ راستے سے نکل بھی سکتا ہے اور ایک بار وہ نکل گیا تو پھر اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب باہر تو یہ نگرانی والے موجود ہیں جیسے ہی ہم میکائے کلب جائیں گے آرنلڈ کو اس کی اطلاع مل جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھو میں کوشش کرتا ہوں ہو سکتا ہے کہ معاملات یہیں بیٹھے بیٹھے حل ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میکائے کلب کی لیڈی ڈیسی میکائے کا خصوصی نمبر چاہئے۔ پولیس کمشنر آفس سے بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹری ٹو لیڈی میکائے"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس کمشنر آفس سے سپیشل کمانڈر انتھونی بول رہا ہوں۔ لیڈی صاحبہ سے بات کرائیں"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس ہولڈ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میکائے بول رہی ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک حرنم لیکن باوقار آواز سنائی دی۔

"سپیشل کمانڈر پولیس آفس سے انتھونی بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"سپیشل کمانڈر کیا ہوتا ہے۔ پولیس آفس میں تو کوئی سپیشل کمانڈر نہیں ہوتا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لیڈی صاحبہ سپیشل کا مطلب خفیہ ہوتا ہے۔ بہرحال آپ کے دوست اور کیپری کلب کے مالک آرنلڈ صاحب آج کل کچھ

زیادہ ہی اونچے اڑ رہے ہیں اور ان کے بارے میں رپورٹ انتہائی اعلیٰ حلقوں تک پہنچ چکی ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ انہیں سمجھا سکتی ہیں گڈ بائی"—— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا فون نگرانی کرنے والوں نے ٹیپ نہ کر رکھا ہو"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا اور کچھ دیر بعد رسیور اٹھایا اور جاسن کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپری کلب"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیڈی میکائے بول رہی ہوں آرنلڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے لیڈی میکائے کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"—— دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو آرنلڈ بول رہا ہوں تم نے جنرل نمبر پر کیوں فون کیا ہے سویٹی"—— چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"یس۔ یونہی نمبر ڈائل ہو گیا"—— عمران نے انتہائی بے تکلفانہ بلکہ لاڈ بھرے انداز میں جواب دیا تو دوسری طرف سے آرنلڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا بتاؤ کیسے فون کیا۔ آج کا دن تو میرے لئے انتہائی لکی ڈے ہے کہ تم نے مجھے خود کال کیا ہے"—— آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے ایک شکایت کرنی ہے"—— عمران نے ایک بار پھر لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"شکایت اور مجھ سے کیا ارے کیا ہوا۔ میری یہ جرات کیسے ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں شکایت کا موقع دوں"—— آرنلڈ نے کہا۔

"میرے مہمان آئے تھے لیکن تم نے ان کی نگرانی شروع کرا دی"—— عمران نے کہا۔

"تمہارے مہمان کیا مطلب کون کس کی بات کر رہی ہو"۔ آرنلڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہی جنہیں جاسن نے رسیو کرنا تھا"—— عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن وہ تمہارے مہمان کیسے ہو گئے"۔ آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس ہو گئے۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے"—— عمران کا لہجہ اور زیادہ لاڈ بھرا ہو گیا۔

"ارے نہیں سویٹی تمہاری خاطر تو میں پوری دنیا چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے۔ میں ابھی آرڈر دے دیتا ہوں کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے اور کچھ"۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تم مجھے بتاؤ گے کہ کس نے تمہیں ان کی نگرانی کے لئے ہائر کیا ہے اور دیکھو آرنلڈ تمہیں میری عادت کا تو علم ہے کہ ——" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس ناراض نہ ہو جانا مجھے تمہاری ساری عادتوں کا علم ہے۔ اور تو شاید میں کسی کو نہ بتاتا کیونکہ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ لیکن تمہارے سامنے تو سارے اصول ختم ہو جاتے ہیں۔ مجھے یہ کام جیکر نے دیا ہے۔ جیکر یہاں ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم کا انچارج ہے۔ گو اس نے اپنے طور پر تو درمیان میں ایک اور آدمی کو ڈال کر کام دیا تھا لیکن میری عادت ہے کہ میں اصل آدمی کو تلاش کرنے کے بعد کام کرتا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ میں اصلی آدمی کو یہ بات بتاؤں یا نہیں۔ کیونکہ مجھے تو صرف رقم سے غرض ہوتی ہے۔ بہرحال یہ کام جیکر کا ہے" —— آرنلڈ نے جواب دیا۔

"یہ جیکر کون ہے میں اسے نہیں جانتی تھی" —— عمران نے کہا۔

"تم یقیناً اسے جانتی ہو گی۔ ملٹر کیم کمپنی کا مینجر ہے۔ ملٹر پلازہ کی دوسری منزل پر اس کا دفتر ہے"۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"چلو ہو گا کوئی بہرحال تم یہ نگرانی وغیرہ کا کام میرے مہمانوں کے خلاف نہیں کرو گے" —— عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے وعدہ کر لیا ہے۔ ابھی میں احکامات دے دیتا

ہوں تم فکر مت کرو" —— آرنلڈ نے جواب دیا۔

"او کے پھر بات ہو گی۔ تھینک یو" —— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تنویر اور جوانا تم باہر جا کر چیک کرو جب یہ نگرانی کرنے والے واپس چلے جائیں تو پھر ہم جیکر سے ملیں گے" —— عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ فون ٹیپ بھی ہو سکتا ہے اس طرح آرنلڈ تک اصل حقیقت بھی پہنچ سکتی ہے" —— صفدر نے کہا۔

"ایکریمیا کی تمام ریاستوں میں ٹیلی فون سسٹم انتہائی جدید ترین ہیں۔ یہاں اگر فون ٹیپ کیا جائے تو اس ٹیکنیک کی ایک مخصوص آواز مسلسل سنائی دیتی رہتی ہے عام آدمی کو تو شاید اس کا علم نہ ہو لیکن بہرحال مجھے اس کا پتہ چل جاتا ہے اس لئے بے فکر رہو یہ فون ٹیپ نہیں ہو رہا تھا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے بھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ تنویر اور جوانا پہلے ہی اٹھ کر باہر چلے گئے تھے۔

"یہ تمہیں میکائے کی عادتوں کے بارے میں کیسے اس قدر درست طور پر علم ہے کہ تم نے آرنلڈ کو الو بنا لیا" —— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس لیڈی میکائے کی گفتگو اور لہجے سے میں نے اس کی فطرت کا کچھ کچھ اندازہ لگا لیا۔ پھر اس جافر نے بتایا تھا کہ لیڈی

میکائے بے حد امیر کبیر عورت ہے اور امیر عورتوں کی اپنی علیحدہ نفسیات ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید بات ہوتی تنویر کی واپسی ہو گئی۔

"وہ دو کاروں میں تھے اور واپس چلے گئے ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے واپس آکر کہا۔

"تو چلو پھر اس جیکر سے دو دو باتیں ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم سب جائیں گے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں تنویر اور جوانا میرے ساتھ جائیں گے باقی یہیں رہیں گے"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز جیکر نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ہی تپائی پر رکھا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جیکر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ جیکر نے کہا۔

"سپیشل فون پر بات کرو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جیکر نے جلدی سے فون آف کر کے اسے دوبارہ تپائی پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں پڑے ہوئے سرخ رنگ کا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس پر لگے ہوئے نمبروں میں سے دو نمبر پریس کر کے فون پیس کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد فون پیس میں گھنٹی کی آواز

نکلنے لگی تو جیگر نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس جیگر بول رہا ہوں"—— جیگر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیمل بول رہا ہوں جیگر۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"—— دوسری طرف سے وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ان کی تعداد چھ ہے جن میں پانچ مرد اور ایک عورت ہے۔ وہ آج ہی فلیڈنگ پہنچے ہیں اور ان کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے۔ یہاں کے ایک آدمی جاسن سے ان کا رابطہ ہے۔ اس جاسن نے ہی انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے"—— جیگر نے جواب دیا۔

"شان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ کیمل نے پوچھا۔

"وہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے"—— جیگر نے جواب دیا۔

"ان کی نگرانی کون کر رہا ہے"—— کیمل نے پوچھا۔

"یہاں کا ایک خاص گروپ ہے آرنلڈ گروپ جو اس کام میں ماہر ہے اسے ہائر کیا گیا ہے تاکہ اس طرح میں یا میرا کوئی آدمی سامنے نہ آئے"—— جیگر نے جواب دیا۔

"اس آرنلڈ کو تو تمہارے متعلق معلوم ہوگا"—— کیمل نے پوچھا۔

"نو باس ایک اور آدمی کو درمیان میں ڈالا گیا ہے"۔ جیگر نے

جواب دیا۔

"او کے۔ جب یہ لوگ واپس جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"—— کیمل نے کہا۔

"لیکن باس اس عمران کے علاوہ باقی افراد کا تو خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ سیف لسٹ میں تو صرف عمران ہی ہو گا"—— جیگر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ تم تک پہنچ جائیں اس لئے تم بھی شان کی طرح انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ تو زیادہ بہتر ہے"۔ کیمل نے کہا۔

"مجھ تک تو وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے باس۔ البتہ اگر آپ حکم دیں تو میں انڈر گراؤنڈ ہو جاتا ہوں لیکن میرے اچانک انڈر گراؤنڈ ہونے سے شان مشن رک جائے گا اور آپ تو جانتے ہیں کہ یہ مشن اہم بھی ہے اور اس پر کام بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ صرف فائنل ہی رہتا ہے"—— جیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ واقعی اس طرح کافی نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن تم نے محتاط رہنا ہے"—— کیمل نے کہا۔

"میں ہر طرح سے محتاط ہوں باس"—— جیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے احساس ہو رہا ہو کہ اس نے اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔

"او کے"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ

لہجے میں کہا۔

"جناب ولنگٹن سے ایک پارٹی آئی ہے۔ لارڈ مارشن کا کارڈ لے کر۔ بڑا سودا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"۔۔۔ بریوز نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ مارشن کا کارڈ۔ تم نے لارڈ مارشن سے بات کی ہے"۔ جیکر نے کہا۔

"یس باس انہوں نے کہا ہے کہ اس سے ہر طرح تعاون کیا جائے"۔۔۔ بریوز نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہیں"۔۔۔ جیکر نے پوچھا۔

"تین باس"۔۔۔ بریوز نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم بھی ان کے ساتھ آ جاؤ یہاں میری رہائش گاہ پر"۔ جیکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس تپائی پر رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کو اٹھا کر اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میک بریوز تین آدمیوں کے ساتھ آ رہا ہے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر مجھے اطلاع کرنا"۔۔۔ جیکر نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور جیکر نے انٹرکام آف کر کے واپس تپائی پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً

نصف گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکر نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"یس"۔۔۔ جیکر نے کہا۔

"میک بول رہا ہوں باس۔ تین افراد آئے ہیں بریوز ساتھ نہیں آیا۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی اور پارٹی آ گئی تھی اس لئے وہ وہیں آفس میں ہی رک گیا ہے"۔۔۔ میک نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"۔۔۔ جیکر نے کہا اور انٹرکام آف کر کے اس نے تپائی پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ بریوز کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے اس لئے یقیناً کوئی کاروباری پارٹی آ گئی ہو گی اس لئے وہ ساتھ نہ آیا ہو گا۔

عمران' تنویر اور جوانا کے ساتھ جیگر کی رہائش گاہ کے وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں پہلے جیگر کے آفس گئے تھے لیکن جیگر کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا ہے۔ ان کی ملاقات اسسٹنٹ مینجر بریوز سے ہو گئی اور اس کے آفس میں ہی عمران نے لارڈ مارٹن کی ایک بڑی تصویر لگی ہوئی دیکھی۔ لارڈ مارٹن کو وہ جانتا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ میں کھیلوں کے سامان کا کنگ کہلاتا ہے۔ کھیلوں کا سامان تیار کرنے کی اس کی بے شمار فیکٹریاں ہیں اور جب بریوز نے اس کے پوچھنے پر بتایا کہ لارڈ مارٹن ان کی کمپنی کا چیئرمین تو عمران ساری بات سمجھ گیا۔ بریوز کو اس نے ہی بتایا کہ وہ لارڈ مارٹن کی ٹپ پر ہی یہاں آئے ہیں اور لمبا سودا کرنے کے خواہش مند ہیں اور اس سلسلے میں جیگر سے ملاقات کرنا چاہتے

ہیں تو بریوز نے کہا کہ جیگر رہائش گاہ پر ملاقات نہیں کرتا اس لئے وہ کل آئیں تو عمران نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر خاموشی سے بریوز کی طرف بڑھا دی اور کہا کہ اگر وہ فوری بات کرا دے تو یہ اس کا علیحدہ کمیشن ہو گا جس کا علم کسی کو بھی نہ ہو گا تو بریوز تیار ہو گیا اور پھر اس نے ان کے سامنے فون پر جیگر سے بات کی اور جیگر کو لارڈ مارٹن کی پارٹی کا حوالہ دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اس نے لارڈ مارٹن سے فون پر کنفرم کر لیا ہے جس کے بعد جیگر ملاقات پر تیار ہو گیا۔ لیکن اس نے بریوز کو بھی ساتھ آنے کا کہہ دیا۔ عمران رضامند ہو گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت اس کے سیکرٹری نے کسی اور بڑی کاروباری پارٹی کی آمد کا بتایا تو اس نے کہا کہ وہ اکیلے جا کر بات کر لیں اور باس کے پوچھنے پر کہہ دیں کہ وہ کاروباری پارٹی کی وجہ سے نہیں آ سکا۔ چنانچہ عمران' تنویر اور جوانا کے ساتھ جیگر کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ یہاں اس کے ملازم نے بریوز کے ساتھ نہ آنے کی وجہ سے پہلے انٹرکام پر جیگر سے بات کی اور پھر اس کی اجازت لے کر انہیں ڈرائنگ روم تک پہنچایا اور خود باہر نکل گیا اور اب وہ اس کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے جیگر کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی گاؤن تھا لیکن چہرے مہرے سے وہ کسی طرح بھی عام کاروباری آدمی نہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اس کے استقبال کے لئے اٹھ

کھڑا ہوا تو جوانا اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے۔ عمران نے ان دونوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تو ان دونوں نے غیر محسوس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران انہیں صورت حال سے نمٹنے کے لئے تفصیلی ہدایات پہلے ہی دے چکا تھا۔

"تشریف رکھیں۔ میرا نام جیگر ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"مجھے جیک کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں رابرٹ اور مائیکل"۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو جیگر نے جوانا اور تنویر دونوں سے مصافحہ کیا۔

"لیکن معاف کیجئے۔ آپ کے ساتھی تو مجھے کاروباری دنیا کے افراد نہیں لگتے"۔۔۔۔ جیگر نے تنویر اور جوانا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ دراصل میرے محافظ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"محافظ۔ کیا مطلب۔ کس سے حفاظت کرتے ہیں یہ آپ کی"۔۔۔۔ جیگر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کاروباری آدمیوں کے سو دشمن ہوتے ہیں اور سو دوست۔ بہرحال آپ کا بھی وقت قیمتی ہو گا اور ہمارا بھی اس لئے اگر

کاروباری بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی' دروازہ کھلا اور جیگر کا ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب کی بوتل اور جام رکھے ہوئے تھے کہا۔

"آپ شاید زیادہ ملازم رکھنے کے قائل نہیں ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میں ڈسٹرب ہوتا ہوں بس یہ میک ہی سارے کام کرتا ہے اسے میں چار ملازموں جتنی تنخواہ دے دیتا ہوں"۔ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے آپ نے شادی نہیں کی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ کی تھی لیکن اختلاف ہونے پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور پھر شادی کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔ خواہ مخواہ کی پابندیاں مجھے ویسے ہی پسند نہیں ہیں"۔۔۔۔ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جبکہ ملازم نے شراب کی بوتل کھول کر جام بھرنے شروع کر دیئے پھر اس نے ایک ایک جام عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور بوتل خالی ٹرے میں رکھ کر ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"لیجئے صاحبان یہ انتہائی قیمتی شراب ہے اور میں صرف اپنے خاص مہمانوں کو ہی پیش کیا کرتا ہوں"۔۔۔۔ جیگر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ٹاور نامی شراب تو انتہائی سستی ہوتی ہے۔ آپ اسے قیمتی کہہ رہے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ غور سے عمران کو دیکھنے لگا تھا لیکن عمران کے چہرے پر اسے صرف معصومیت اور سادگی ہی نظر آرہی تھی۔

"یہ بلیک ہارس شراب ہے۔ آپ نے ٹاور کا نام کیسے لے لیا۔ ویسے جہاں تک مجھے معلوم ہے ٹاور نام کی کوئی شراب ہی نہیں ہے"۔ جیگر نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"بلیک ہارس کی بجائے اگر آپ بلیک تھنڈر کہہ دیتے تو زیادہ مناسب تھا" ـــــ عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا تو جیگر یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے گاؤن کی جیب کی طرف بڑھا' لیکن اس کے اٹھتے ہی جوانا اور تنویر دونوں چابی بھرے کھلونوں کی طرح اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے جبکہ عمران اسی طرح صوفے پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جیگر کا ہاتھ گاؤن کی جیب میں داخل ہوتا' جوانا کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور کمرہ جیگر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے وہ ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر جا گرا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔ البتہ اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ جوانا نے اسے اٹھا کر نیچے پھینکتے ہوئے اس کے سر کو مخصوص انداز میں ٹرن دے

دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی گردن میں بل آگیا تھا اور اس کا سانس رک گیا تھا۔ جوانا نے تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے اور دوسرا سر پر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو جیگر کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔ اب اس کا سانس چل پڑا تھا جبکہ اس دوران تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور بیلٹ سے اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دو" ـــــ عمران نے اسی طرح صوفے پر بیٹھے بیٹھے جوانا سے کہا تو جوانا نے پہلے اپنی بیلٹ کھولی اور پھر جھک کر اس نے ایک ہاتھ میں جیگر کا بازو پکڑا اور اسے اٹھا کر صوفے پر پٹخ دیا۔ پھر اس نے اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس کے دونوں ہاتھ اپنی بیلٹ سے اچھی طرح باندھ دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر آگیا۔

"ایک ہی ملازم تھا وہ آف ہو چکا ہے" ـــــ تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"تم باہر ٹھہرو ہو سکتا ہے کوئی اچانک آ جائے" ـــــ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا اور اپنی جیب سے خنجر بھی نکال لو یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نظر نہیں آ رہا" ـــــ عمران نے کہا تو جوانا نے اس کی ناک اور منہ کو اپنے ایک ہی بڑے سے ہاتھ

سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلے لیکن تیز دھار پھل والا خنجر نکال لیا چند لمحوں بعد جیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ جوانا ہاتھ میں خنجر پکڑے اس کے قریب کسی دیو کی طرح کھڑا ہوا تھا۔ جیگر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو جوانا نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اسے واپس بٹھا دیا۔

"اگر ماسٹر کے سوالوں کے درست جواب دے دو گے تو شاید بچ جاؤ ورنہ مجھے بڑے طویل عرصے بعد خنجر سے کسی انسانی جسم کی رگیں کاٹنے کا موقع ملے گا۔ سمجھے"۔۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ جیگر نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے کہا۔ اس کی شاید ابھی تک سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور اس پر حملہ کرنے والے کون ہیں۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ سامنے بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر کی آنکھیں اس قدر تیزی سے پھیلیں کہ آنکھوں کے بیرونی کونے خفیف سا کانوں سے جا لگے۔

"تم۔ تم عمران۔ پ۔ پ پاکیشیائی ایجنٹ۔ تم۔ تم یہاں۔

یہ۔ یہ"۔۔۔۔ جیگر کے منہ سے جیسے الفاظ خود بخود پھسلن کر باہر آ رہے تھے۔

"تم نے سٹان کو انڈر گراؤنڈ کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم تم تک نہ پہنچ سکیں گے اور پھر تم نے آرنلڈ گروپ کو ہمارے پیچھے لگا دیا لیکن اب تم دیکھ رہے ہو کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ تمہارے اکلوتے ملازم میک کی لاش گٹر میں پہنچ چکی ہے اس لئے اب اس وسیع و عریض کوٹھی میں ایسا کوئی آدمی موجود نہیں ہے جو تمہاری چیخیں سن کر تمہاری مدد کو آئے اور یہ ماسٹر کلرز کا جوانا بالکل درست کہہ رہا ہے۔ یہ خنجر کی مدد سے انسانی جسم کی ایک ایک رگ کاٹنے کے کام میں بیحد لطف اندوز ہوتا ہے اس لئے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا ردعمل ظاہر کرتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ پرانگل سے جو فارمولا حاصل کیا گیا تھا وہ کہاں پہنچایا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا پرانگل سے کیا تعلق۔ میرا تعلق تو صرف اپنی ریاست سے ہے اور بس"۔۔۔۔ جیگر نے جواب دیا۔ اب وہ ذہنی طور پر کافی سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"تمہارا واقعی کوئی تعلق نہیں ہوگا لیکن تمہارا تعلق نادر سیکشن سے تو بہرحال ہوگا۔ تم اس کے متعلق تو بتا سکتے ہو"۔ عمران

جس نے کہا تھا

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ سیکشن کہاں ہے۔ مجھے تو بس احکامات ملتے ہیں اور میں ان کی تعمیل کرتا ہوں اور میرے بنک اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو جاتی ہے"۔ جیکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے"---- عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بھی ہوتی ہے اور سپیشل فون پر بھی"---- جیکر نے جواب دیا۔

"تم کس فریکوئنسی پر رپورٹ دیتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ خود کال کرتے ہیں"---- جیکر نے جواب دیا۔

"جوانا مسٹر جیکر کی ناک کچھ زیادہ ہی بڑی ہے"---- عمران نے یکلخت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"---- جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ جیکر کے سر پر رکھ دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کاٹو میری ناک۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں"---- جیکر نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"بولتے جاؤ جیسے ہی تمہاری زبان رکی تمہاری ناک کٹ کر تمہاری جھولی میں آگرے گی"---- جوانا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جیکر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔

"کہاں موجود ہے ٹرانسمیٹر اور سپیشل فون"---- عمران نے پوچھا تو جیکر نے بتا دیا۔

"جوانا باہر جا کر تنویر سے کہو کہ وہ ٹرانسمیٹر اور سپیشل فون لے آئے"---- عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔

"تم نے میرا پتہ کیسے چلا لیا"---- جیکر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہت آسانی سے گو تم نے کسی رابرٹ کو درمیان میں ڈال کر آرنلڈ گروپ سے ہماری نگرانی کی بات کی تھی لیکن آرنلڈ کی عادت ہے کہ وہ جب تک اصل آدمی کا کھوج نہ لگا لے اس وقت تک کام ہی شروع نہیں کرتا۔ چنانچہ اس نے کھوج لگا لیا کہ رابرٹ درمیانی آدمی ہے اور اصل آدمی تم ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں آرنلڈ نے بتایا ہے"---- جیکر کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"آرنلڈ سے تو میری ملاقات ہی نہیں ہوئی اور نہ ہی ہمارے پاس اتنا وقت تھا کہ ہم آرنلڈ کے پیچھے مارے مارے پھرتے۔ آرنلڈ کی گرل فرینڈ لیڈی ڈیسی میکائے نے اس سے پوچھا اور اس نے بتا دیا"---- عمران نے کہا تو جیکر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم واقعی لارڈ مارٹن کا کارڈ لے کر آئے تھے"---- چند

لمحے خاموش رہنے کے بعد جیگر نے پھر پوچھا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لارڈ مارٹن سے واقف ہوں اور بس"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے جوانا واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اور دوسرے ہاتھ میں سپیشل فون تھا۔

"کیا کوڈ ہیں تمہارے درمیان"—— عمران نے جیگر سے پوچھا۔

"کوئی کوڈ نہیں ہے۔ سیکشن انچارج گیمل مجھ سے براہ راست بات کرتا ہے کیونکہ اس فریکوئنسی کو کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک سپیشل فون کا تعلق ہے اس پر صرف کال آ سکتی ہے جا نہیں سکتی"—— جیگر نے جواب دیا۔

"گیمل زیادہ تر کیا استعمال کرتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ عام فون پر کال کر کے کہہ دیتا ہے کہ سپیشل فون اٹنڈ کرو اور میں سپیشل فون اٹنڈ کر لیتا ہوں۔ ہاں اگر میں نے رپورٹ دینی ہو تو پھر میں ٹرانسمیٹر استعمال کرتا ہوں"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"جوانا"—— عمران نے جیگر کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جیگر بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل گرا اور پھر قلابازی کھا

کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر دوبارہ صوفے پر ڈال دو اور خیال رکھنا میری کال کے دوران اسے ہوش نہیں آنا چاہئے"—— عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹرانسمیٹر پر اس نے جیگر کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیگر کالنگ۔ اوور"—— عمران نے جیگر کی آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس گیمل اٹنڈنگ۔ اوور"—— چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باس عمران اور اس کے ساتھ فلیڈنگ سے واپس چلے گئے ہیں۔ اوور"—— عمران نے کہا۔

"اچھا۔ اتنی جلدی وہ کیسے۔ اوور"—— دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"باس میں نے ان کے درمیان ہونے والی جو گفتگو ٹیپ کرائی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا کہاں موجود ہے۔ ویسے وہ یہاں فیلڈنگ سے تو ولنگٹن واپس گئے ہیں۔ اوور"—— عمران نے کہا۔

"نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"—— گیمل نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں باس۔ ہو سکتا ہے انہیں معلوم ہو
گیا ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ فلیڈنگ سے انہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے جب کہ فارمولا تو پرانگل سے حاصل کیا گیا اور وہیں سے براہ راست لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا اور یہ فارمولا بھی تم جانتے ہو کہ براہ راست بھیجا نہیں جاتا لمبے چوڑے چکر کاٹ کر پہنچتا ہے اس لئے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"آپ وہ گفتگو سننا پسند کریں گے باس ۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ مجھے فکر صرف اپنے سیکشن کی تھی جب میرا سیکشن محفوظ ہو گیا ہے تو اب مجھے کیا ضرورت ہے ان کے بارے میں فکر مند ہونے کی۔ اوور"۔۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"آپ کو تو باس ظاہر ہے علم ہی ہو گا کہ فارمولا کہاں پہنچایا گیا ہے کیونکہ فارمولا تو پہلے لازماً آپ کے سیکشن میں ہی پہنچا ہو گا۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے اور تم اب بے فکر ہو جاؤ لیکن خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک دوبارہ پہنچ جائیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"اب وہ واپس نہیں آئیں گے کیونکہ ان کی باتوں سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ انہیں حتمی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا

کہاں ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا انہوں نے جگہ کا نام لیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ گیمل نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں وہ کہہ رہا تھا کہ ایس ایچ سیکشن کے تحت آنے والی کوئی سپیشل لیبارٹری ہے جو آئرن فیلڈ میں ہے اور کنساٹا کے قریب ہے اور وہ وہاں پہلے بھی کسی گولڈن ایجنٹ پوبی کے خلاف مشن مکمل کر چکا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ فارمولا بھی اسی سپیشل لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ احمق ہے۔ اگر ایس ایچ سیکشن کی لیبارٹری کا کام ہوتا تو پھر ٹاور سیکشن کیوں فارمولا حاصل کرتا۔ نانسنس۔ یہ ٹاور سیکشن کی تو اپنی لیبارٹریاں ہیں۔ بہرحال تم بھی محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جوانا اس کا خاتمہ کر دو اور آجاؤ اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے"۔ عمران نے جوانا سے قالین پر بیہوش پڑے ہوئے جیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹرانسیٹر اٹھا کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر تنویر موجود تھا۔ اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے پورچ میں کھڑی ہوئی اپنی کار کی

طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار میں بیٹھے ہی تھے کہ جوانا ڈرائنگ روم سے باہر آیا اور عمران کے اشارے پر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کی کار پھاٹک سے باہر آ گئی تو جوانا نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے اسے بھی بند کیا اور کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار واپس ان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"کچھ پتہ چلا"۔۔۔۔ تنویر نے جو سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھا ساتھ بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کافی کچھ معلوم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب ایک اور گروپ ہماری نگرانی کر رہا ہے"۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کار سے باہر آتے ہی پورچ میں موجود صفدر نے کہا۔

"کرنے دو یہ بتاؤ کہ اس ریاست کا تفصیلی نقشہ کہاں ہے جو ہم نے ایئر پورٹ سے خریدا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اندرونی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"موجود ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہوا۔ اس چیکر سے کچھ معلوم ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے ان

کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو گیا ہے۔ اب کوشش کرنی پڑے گی مزید معلومات کے لئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اسی لمحے صفدر نے ایک تہہ شدہ نقشہ لے کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے نقشہ میز پر پھیلا دیا اور پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک وہ مسلسل نقشے پر آڑی ترچھی لکیریں لگاتا رہا۔ پھر اس نے نقشے کے درمیان ایک جگہ گول دائرہ ڈالا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے بال پوائنٹ بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ٹرانسیٹر فریکوئنسی کی مدد سے کسی جگہ کا تعین کر رہے تھے اور میرا خیال ہے وہ اس میں کامیاب رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کافی درد سری کرنی پڑی ہے۔ میں نے ٹاور سیکشن انچارج کیمل سے ٹرانسیٹر پر چیکر بن کر بات کی ہے اور میں وہ جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں سے کیمل نے کال اٹنڈ کی ہے اور میرے حساب کے مطابق یہ کال اس ریاست کے دوسرے بڑے شہر کاراشی میں

وصول کی گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کاراشی اوہ تو سیکشن ہیڈکوارٹر کاراشی میں ہے"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں سیکشن ہیڈکوارٹر نہیں ہے۔ یہ صرف چکر دیا جا رہا ہے۔ میری پہلے بھی بلیک تھنڈر کے سیکشن ہیڈکوارٹر سے بات چیت ہوتی رہی ہے۔ مجھے اس کے سسٹم کا علم ہے۔ وہاں مشینی آواز بات کرتی ہے اور خصوصی کوڈز استعمال ہوتے ہیں جب کہ یہ گیمل بغیر کسی کوڈ کے بات کر رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ گیمل سیکشن انچارج نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن اسے یہ بہرحال معلوم ہے کہ ناور سیکشن ہیڈکوارٹر کہاں ہے اس لئے اب ہم یہاں سے پہلے ولنگٹن جائیں گے اور پھر وہاں سے میک اپ تبدیل کر کے کاراشی اور گیمل صاحب کے پاس۔ اس کے بعد آگے کلیو ملے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک دبلا پتلا آدمی بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے عقبی طرف دروازے کے پیچھے سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فائل بند کی اور دراز کھول کر اس میں فائل رکھی اور پھر اٹھ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر دروازے کے ساتھ موجود بڑے سے سوئچ پینل پر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازے کے سامنے کسی خاص میٹریل کی بنی ہوئی موٹی سی چادر آگئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کی چھت پر روشنی جل اٹھی۔ کمرے میں سیٹی کی آواز جیسے چاروں طرف سے گونج رہی تھی۔ دبلا پتلا آدمی تیزی سے بائیں ہاتھ کی دیوار کی طرف بڑھا۔

اس نے ایک خاص جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ہی دیوار کا ایک حصہ ایک طرف ہٹ گیا۔ اندر ایک کمرا تھا جس میں مستطیل شکل کی ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس بیک وقت کئی بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے اور سیٹی کی آواز اس مشین میں سے ہی نکل رہی تھی۔ اس دبلے پتلے آدمی مشین کی سائیڈ پر ہک سے لٹکا ہوا ایک جدید طرز کا ہیڈ فون ا اور اسے اپنے سر پر چڑھا کر کانوں پر ایڈ جسٹ کر دیا۔ اس کے کے سامنے بھی مائیک تھا پھر اس نے تیزی سے مشین کے کئی پریس کر دیئے تو سارے بلب ایک جھماکے سے بجھ گئے اور ان جگہ مشین کے درمیان سے تیز روشنی نکل کر اس دبلے پتلے آدمی اس طرح پڑنے لگی جیسے تیز ٹارچ کی روشنی بکھیر دی گئی ہو۔ چند لمحوں بعد یہ روشنی بجھ گئی اور اس کی جگہ مشین پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔

"ہیلو گیمل اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ اس دبلے پتلے آدمی نے اپنے مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے تین بار یہی فقرہ دوہرایا اس سبز بلب کے ساتھ ایک زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور مشین میں سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کوڈ دوہراؤ"۔۔۔۔ آواز سے یوں لگتا تھا جیسے آہنی گراریوں کی رگڑ سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"جی ون"۔۔۔۔ گیمل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"مکمل کوڈ دوہراؤ"۔۔۔۔ وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ٹی جی ون"۔۔۔۔ گیمل نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز ہی قدرتی طور پر چیختی ہوئی تھی۔

"دوبارہ کوڈ دوہراؤ"۔۔۔۔ وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اے ٹی جی ون"۔ گیمل نے جواب دیا۔

"او کے انتظار کرو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو ٹی ایس ون اٹنڈنگ یو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس باس اے ٹی جی ون بول رہا ہوں"۔۔۔۔ گیمل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے بڑی عجیب سی رپورٹ دی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہی رپورٹ مجھے جیگر سے ملی ہے باس"۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"تمہیں اطلاع ملی ہے کہ جیگر کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ملازم کی بھی گردن توڑ دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گیمل بے اختیار اچھل پڑا۔

"جج جج جناب یہ تو ــــ یہ تو مجھے معلوم نہیں"۔ گیمل نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب تم نے سیکشن ہیڈکوارٹر کو رپورٹ دی تو اسے چیک کرایا گیا جس کے نتیجے میں یہ اطلاع ملی ہے۔ ویسے عمران اور اس کے ساتھی واقعی فلیڈنگ سے ولنگٹن ہی گئے ہیں لیکن جیگر کی اس طرح موت بتا رہی ہے کہ صورت حال وہ نہیں ہے جو تمہیں بتائی گئی ہے۔ کیا تم نے جیگر کے ساتھ گفتگو کے لئے خصوصی کوڈ طے کر رکھے تھا"ــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نو باس کیونکہ خصوصی ٹرانسیٹر اور سپیشل فون پر بات ہوتی تھی اس لئے کوئی کوڈ طے کرنے کی ضرورت نہ تھی"ــــ گیمل نے جواب دیا۔

"اور اگر جیگر کی بجائے تم سے ساری گفتگو اس عمران نے کی ہو تو پھر"ــــ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ نہیں سر ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے میں جیگر کی آواز لاکھوں کروڑوں میں سے پہچان سکتا ہوں"ــــ گیمل نے جواب دیا۔

"اور عمران بھی لاکھوں کروڑوں میں سے وہ واحد آدمی ہے جو اس قدر مہارت سے آواز اور لہجے کی کاپی کرتا ہے کہ کسی طرح کا شک ہی نہیں پڑتا"ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن اس گفتگو سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے باس"۔ گیمل

نے کہا۔

"یہی معلوم کرنے کے لئے تو میں نے تم سے رابطہ کیا ہے۔ جیگر کی موت سے سیکشن ہیڈکوارٹر کو پریشانی ہوئی ہے تمہارے پاس جیگر کے ساتھ ہونے والی گفتگو کی ٹیپ موجود ہو گی وہ ٹیپ سنواؤ"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"ــــ گیمل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے نچلے حصے میں تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے مشین پر ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے پہلے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی پھر جیگر کی آواز آنے لگ گئی اس کے بعد گیمل کی آواز ابھری اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ گیمل خاموش کھڑا یہ گفتگو سنتا رہا جب ٹیپ ختم ہو گئی تو گیمل نے بٹن آف کر دیئے

"تم نے خود سن لی ہے یہ گفتگو"ــــ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس میں نے تو خود یہ گفتگو کی ہے"ــــ گیمل نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ ٹاور سیکشن کی اپنی لیبارٹریاں ہیں"ــــ باس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"جیگر تو ہمارا خاص آدمی ہے باس اس سے اس بات کو چھپانے کا کیا فائدہ"ــــ گیمل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے

باس کے لہجے میں ابھر آنے والی تلخی کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"اور اگر یہ گفتگو جیگر کی بجائے عمران نے کی ہو تو"۔ باس نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں باس عمران اس انداز میں جیگر کی نقل کر ہی نہیں سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا ہوا بھی سہی تو اس سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ کیا کرے گا"—— گیمل نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولا تم نے کہاں بھجوایا ہے"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"—— گیمل نے کہا۔

"بولو کہاں بھجوایا ہے"—— باس نے کہا۔

"باس آپ کے حکم کے مطابق یہ فارمولا پرانکل سے جیسے ہی مجھ تک پہنچا میں نے اسے تھرڈ ایونیو کے پوسٹ آفس میں اسے سپرنگ کے سپرنگ گیمز لمیٹڈ کو بک کرا دیا"—— گیمل نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ آگے وہ کہاں گیا"۔ باس نے پوچھا۔

"مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے باس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے جتنا معلوم ہوتا ہے اور ظاہر ہے نجانے کتنے چکر کاٹ کر فارمولا کس لیبارٹری میں پہنچا ہو گا"—— گیمل نے جواب دیا۔

"لو کے پھر تم بچ گئے ہو ورنہ اگر تم نے یہ معلوم کرنے کی معمولی سی بھی کوشش کی ہوتی تو تمہارا خاتمہ سیکشن ہیڈکوارٹر کے

لئے انتہائی ضروری ہو جاتا۔ بہرحال اب بھی تمہیں محتاط رہنا ہو گا کیونکہ اگر جیگر کی جگہ عمران نے تم سے بات کی ہے تو وہ آدمی ہو سکتا ہے ٹرانسمیٹر فریکونسی سے تمہارا پتہ چلا لے"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹرانسمیٹر فریکونسی سے کیسے پتہ چل سکتا ہے باس"۔ گیمل نے کہا۔

"عمران جیسا آدمی یہ کام کر سکتا ہے بہرحال اب میں مطمئن ہوں۔ گڈ بائی"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پر جلتے ہوئے دونوں بلب بجھ گئے اور گیمل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر سے ہیڈ فون اتارا اور اسے ہک سے لٹکا کر اس نے سائیڈ پر موجود دیوار پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی۔ گیمل مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ پینل پر بٹن آف کئے تو سرر کی آواز کے ساتھ دروازے کے سامنے موجود چادر بھی چھت میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی چھت پر جلنے والی لائٹ بھی بجھ گئی اور گیمل دروازہ کھول کر دوبارہ اپنے آفس میں آگیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ایک طرف رکھے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھائی اور واپس میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگا لی اور اس طرح غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا جیسے صدیوں

کا پیاسا ہو۔ تقریباً آدھی بوتل خالی کرنے کے بعد اس نے بوتل میز پر رکھ دی۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح جلنے لگ گیا تھا۔

"ہونہہ سیکشن ہیڈکوارٹر ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ بھی ہو سکتا ہے حیرت ہے"۔۔۔۔ گیمل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گیمل نے بوتل سے ہاتھ ہٹایا اور رسیور اٹھا کر کانوں سے لگا لیا۔

"یس نارمن سپیکنگ"۔۔۔۔ گیمل نے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا اصل نام نارمن گیمل ہی تھا لیکن گیمل نام اس نے صرف ٹاور سیکشن کے لئے مخصوص کر رکھا تھا جبکہ عام طور پر وہ نارمن ہی نام استعمال کرتا تھا۔ اس کا کارسٹی میں گیم کا سامان سپلائی کرنے کا بہت بڑا کاروباری ادارہ تھا لیکن وہ خود اس ادارے کے آفس میں بہت کم جاتا تھا۔

"جیرالڈ بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ جیرالڈ اس کے ادارے کا چیف مینجر تھا۔

"یس کیا بات ہے"۔ گیمل نے نارمل سے لہجے میں کہا۔

"باس ایک پارٹی کاراسٹی میں ورلڈ کلاس جمنیزیم بنانا چاہتی ہے۔ اس جمنیزیم کے لئے مکمل سامان کے لئے اس نے ہم سے رابطہ کیا ہے"۔ دوسری طرف سے جیرالڈ نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیوں فون کیا ہے"۔۔۔۔ گیمل نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"اس پارٹی کی خواہش ہے کہ آپ سے براہ راست کنٹریکٹ کیا جائے اس کے کہنا ہے کہ یہ اس کے لئے اعزاز ہوگا"۔ دوسری طرف سے جیرالڈ نے کہا۔

"سوری میرے پاس وقت نہیں ہے"۔۔۔۔ گیمل نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"احمق نانسنس۔ اب ایک معمولی سے جمنیزیم کے سامان کے لئے میں ان سے بات کروں نانسنس"۔۔۔۔ گیمل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی اور اس بار اس نے بوتل خالی کر کے اسے منہ سے علیحدہ کیا اور پھر اسے میز کے قریب پڑی ہوئی ایک بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دراز کھولی اور اس میں سے وہی فائل جسے وہ کال آنے سے پہلے پڑھ رہا تھا نکالی اور میز پر رکھ کر اس کے صفحے پلٹنے لگا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا پھر نجانے اسے فائل کا مطالعہ کرتے ہوئے کتنی دیر ہو گئی کہ میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور گیمل نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ گیمل نے مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"واکر بول رہا ہوں باس گریٹ لینڈ سے آپ کے مہمان آئے

ہیں۔ مسٹر اینڈ مسز پیٹر" ـــــ دوسری طرف سے اس کے ہاؤس مینجر واکر کی آواز سنائی دی۔

"میرے مہمان مسٹر اینڈ مسز پیٹر گریٹ لینڈ سے کیا مطلب میں تو کسی پیٹر کو نہیں جانتا" ـــــ گیمل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سر انہوں نے کہا ہے کہ وہ پہلے اطلاع نہیں دے سکے ورنہ آپ ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کرتے" ـــــ دوسری طرف سے واکر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ انہیں میں آرہا ہوں" ـــــ گیمل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں اور پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھتے ہوئے وہ مسلسل ذہن پر زور دے کر یہی سوچ رہا تھا کہ گریٹ لینڈ میں پیٹر نام کا کون واقف ہو سکتا ہے لیکن یہ نام اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے بھول گیا ہوں ملنے پر یاد آجائے" ـــــ گیمل نے آخر کار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور جولیا بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک خاصے قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔

"یہاں ملازموں کی تعداد کافی لگتی ہے" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں اس سے کیا فرق پڑے گا بس ایک نظر بھر کر دیکھ لینا سارے ہی قطار کی صورت میں ڈھیر ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آج تک تم تو ڈھیر نہیں ہوئے یہ بچارے کیسے ڈھیر ہوں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے تو تم مٹی کا ڈھیر سمجھو" ـــــ عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ڈھیٹ مٹی کا کھو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔ وہ دونوں اس وقت نارمن گیمل کی رہائش گاہ کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی آج صبح ہی ولنگٹن سے براہ راست پرواز کے ذریعے کاراسٹی پہنچے تھے اور یہاں ایک ہوٹل میں رہائش رکھنے کے بعد عمران نے سب سے پہلے فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں سے کھیلوں کا سامان سپلائی کرنے والے اداروں کی لسٹ چیک کرنی شروع کر دی۔ فلیڈنگ میں جیگر کا کاروبار کھیلوں کے سامان کی سپلائی کا ہی تھا اور وہاں لارڈ مارٹن کا فوٹو بھی موجود تھا اس لئے عمران کا خیال تھا کہ شاید ٹاور سیکشن کے تمام افراد کھیلوں کے سامان سپلائی کرنے والے کاروبار سے ہی متعلق ہوں گے اس لئے اس نے سب سے پہلے اس بات کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک ادارے کے چیئرمین کا نام نارمن گیمل پڑھ کر وہ بری طرح چونک پڑا۔ ساتھ ہی چیئرمین کی رہائش گاہ کا نمبر بھی موجود تھا اور عمران نے سب سے پہلے اس نارمن گیمل کو ہی چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ادارے کے آفس میں فون کر کے چیئرمین سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اسے بتایا گیا کہ چیئرمین نارمن صاحب آفس کبھی کبھار ہی آتے ہیں وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی رہتے ہیں اور وہاں بھی وہ سوائے اپنے خاص مہمانوں کے اور کسی سے ملاقات نہیں کرتے تو عمران نے جولیا کو ساتھ لیا اور فون ڈائریکٹری میں رہائش گاہ کا لکھا ہوا پتہ ٹیکسی

ڈرائیور کو بتا کر وہ یہاں پہنچ گئے تھے۔ یہ ایک خاصی وسیع و عریض اور محل نما رہائش گاہ تھی۔ عمران نے اپنا نام پیٹر اور جولیا کو مسز پیٹر ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو نارمن گیمل کا خاص مہمان بتایا تھا۔ چنانچہ ملازم نے پہلے انٹرکام پر نارمن گیمل سے بات کی اور دوسری طرف سے نارمن گیمل کی مخصوص چیختی ہوئی آواز سنتے ہی عمران کنفرم ہو گیا کہ وہ صحیح آدمی تک پہنچ گیا ہے اور اب وہ دونوں کمرے میں بیٹھے نارمن گیمل کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران نے جولیا کو سمجھا دیا تھا کہ جیسے ہی وہ اشارہ کرے جولیا نے باہر جا کر رہائش گاہ میں موجود تمام ملازمین کا خاتمہ کر دینا ہے تاکہ اس گیمل سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے اسی لئے جولیا ملازموں کی تعداد کی بات کر رہی تھی۔ عمران اپنے ساتھ صرف جولیا کو اس لئے لایا تھا کہ اس طرح گیمل مشکوک نہ ہو سکے گا کیونکہ اس بات کا تو اسے اندازہ تھا کہ جیگر کی موت کی خبر گیمل تک پہنچ گئی ہو گی اور ظاہر ہے اس کی موت کے بعد گیمل زیادہ احتیاط کا مظاہرہ کر سکتا تھا اس لئے وہ زیادہ افراد کی وجہ سے مشکوک بھی ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اندر داخل ہوا تو عمران اور جولیا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ آنے والے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ بڑے غور سے عمران اور جولیا کے چہروں کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام نارمن ہے لیکن میں نے آپ کو پہچانا نہیں جبکہ

آپ کا کہنا ہے کہ آپ میرے مہمان ہیں اور گریٹ لینڈ سے آئے ہیں"۔ آنے والے نے اپنی مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا لیکن اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

"ارے کمال ہے نارمن گیمل آپ کی یاد داشت تو کہیں خراب نہیں ہو گئی آپ اپنے نام کا آدھا حصہ بھی بھول گئے اور ساتھ ہی ہمیں بھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری پہلے آپ اپنا تفصیلی تعارف کرائیں۔ میں اجنبی افراد سے ملاقات پسند نہیں کیا کرتا"۔۔۔۔ نارمن گیمل نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"او کے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو گیمل چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور فرش پر جا گرا۔ اس کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا تھا۔ وہ نیچے گر کر تڑپ بھی نہ سکا اور اسی طرح بے حس و حرکت پڑا رہ گیا جبکہ اسی لمحے جولیا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر قالین پر پڑے ہوئے گیمل کو اٹھایا اور اسے صوفے کی کرسی پر بٹھا کر اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر برآمدہ تھا لیکن برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی جولیا وہاں موجود تھی۔ عمران ہاتھ میں مشین پسٹل لئے خاموش کھڑا رہا اسے معلوم تھا کہ جولیا کے پاس سائیلنسر لگا ہوا مشین پسٹل موجود ہے اور جولیا کی صلاحیتوں سے بھی وہ اچھی طرح واقف تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس لئے باہر آکر کھڑا ہو گیا تھا کہ ہر ممکنہ صورت پیش آ سکتی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد جولیا ایک موڑ مڑ کر برآمدے میں پہنچ گئی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"چار ملازم تھے چاروں آف ہو چکے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اندر کوئی محفوظ کمرہ بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ایک کمرہ ہے جو آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے"۔ جولیا نے کہا تو عمران واپس مڑا اور پھر اس نے صوفے پر بے ہوشی کے عالم میں بیٹھے گیمل کو کھینچ کر کاندھے پر لادا اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا اس آفس میں پہنچ گیا۔ یہ واقعی آفس تھا۔ عمران نے گیمل کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"تم باہر جا کر خیال رکھو خاص طور پر اگر کوئی فون آئے تو اس ٹال دینا"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آفس سے باہر چلی گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر گیمل کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد گیمل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ کر

ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ مشین پسٹل اس کی جھولی میں موجود تھا۔
چند لمحوں بعد گیمل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر شعور میں آتے ہی اس نے بے اختیار اپنے دونوں کاندھوں کو جھٹکا دے کر کوٹ اوپر کرنے کی کوشش کی لیکن کوٹ اس حد تک نیچے تھا کہ باوجود دو تین جھٹکوں کے وہ اوپر نہ ہو سکا۔

"کوشش بیکار ہے گیمل"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گیمل نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم۔ کون ہو تم اور یہ کیا ہے۔ تم یہاں میرے آفس میں کیسے آ گئے"۔۔۔۔ گیمل نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم کے ناور سیکشن کے انچارج ہو۔ تمہیں تو انتہائی باوقار آدمی ہونا چاہئے جب کہ تم انتہائی گھٹیا درجے کے مجرموں جیسا انداز اپنا رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گیمل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی تنظیم۔ کیا مطلب میں تو کاروباری آدمی ہوں میرا کسی خفیہ تنظیم سے کیا تعلق"۔۔۔۔ گیمل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر وہی گھٹیا مجرموں جیسی باتیں۔ بہرحال تم نے کہا تھا کہ تفصیلی تعارف کرایا جائے تو میں تمہیں اپنا تفصیلی تعارف کرا دیتا

ہوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گیمل اس طرح اچھلا کہ بے اختیار قلابازی کھاتا ہوا پہلو کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے بڑا عام سا نام ہے۔ ایسا نہیں کہ زلزلہ آ جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی جگہ سے اٹھا نہیں تھا۔ گیمل نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دونوں بازو کوٹ کڑی کی وجہ سے جکڑے ہوئے تھے اس لئے باوجود کوشش کے وہ اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکا تو عمران نے اٹھ کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بٹھا دیا۔

"تم۔ تم۔ یہاں۔ یہاں کس طرح پہنچ گئے"۔۔۔۔ گیمل نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بڑی آسانی سے کیونکہ جیگر نے مجھے تمہاری ٹرانسیٹر فریکونسی بتا دی تھی۔ اس فریکونسی کی مدد سے جب میں نے چیکنگ کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ کال کاراشی میں موصول کی جا رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ جیگر بھی کھیلوں کے سامان کی سپلائی کرتا تھا اس لئے میرا اندازہ تھا کہ ناور سیکشن کے سارے افراد اسی کاروبار سے منسلک ہوں گے چنانچہ یہاں آ کر میں نے جب فون ڈائریکٹری چیک کی تو تمہارے ادارے کا نام سامنے آیا۔ اس میں بطور چیئرمین تمہارا نام نارمن گیمل درج تھا۔ گیمل کا نام پڑھ کر میں نے تمہارے آفس فون کیا وہاں سے معلوم ہوا کہ تم اپنی رہائش گاہ پر

ہو تو میں یہاں آگیا۔ یہاں جب تمہارے ملازم نے انٹرکام پر تمہیں ہماری آمد کی اطلاع دی تو تمہاری مخصوص چیختی ہوئی آواز سن کر میں کنفرم ہو گیا کہ میں صحیح آدمی تک پہنچ گیا ہوں۔ یہاں تمہارے چار ملازم تھے انہیں آف کر دیا گیا ہے۔ ویسے ایک بات ہے جیگر بھی اکیلا رہتا تھا اور تم بھی اکیلے رہتے ہو کہیں بلیک تھنڈر نے ٹاور سیکشن کے لئے کنوارہ رہنے کی خصوصی شرط تو عائد نہیں کر رکھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی انتہائی شاطر ذہن کے آدمی ہو۔ بہرحال تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ کیمل نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں صرف اتنا بتا دو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیمل بے اختیار چونک پڑا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ کیا مطلب انچارج تو میں ہوں"۔۔۔۔ کیمل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں جیگر نہیں ہوں کیمل۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا نام تمہاری تنظیم نے ایسے ہی سیف لسٹ میں نہیں رکھا ہوا۔ میں تم سے بھی زیادہ بلیک تھنڈر کو جانتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کرتے وقت کس قسم کے کوڈ استعمال ہوتے ہیں اور وہاں سے کس طرح پہلے کال کی کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے اور پھر کال رسیو ہوتی ہے اس لئے میرے سامنے اس طرح کی باتیں کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں نہیں جانتا"۔۔۔۔ کیمل نے جواب دیا۔

"تمہارا تعلق بہرحال ٹاور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے براہ راست ہو گا اس لئے تم بتاؤ گے کہ اس سے بات کرتے ہوئے کس قسم کے کوڈ استعمال ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جھولی میں رکھا ہوا مشین پسٹل ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم"۔۔۔۔ کیمل نے بھی انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

"چلو یہ بتاؤ کہ تم نے فارمولا کہاں بھیجا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیمل چونک پڑا۔

"کون سا فارمولا۔ میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ کیمل نے جواب دیا تو عمران اٹھ کر اس کے قریب آیا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کی نال اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ کر دبا دی۔

"تو پھر تم چھٹی کرو میں یہاں کی تلاشی لے کر سب کچھ خود ہی معلوم کر لوں گا۔ میں سوچ رہا تھا کہ تم سیدھے سادھے آدمی ہو اس لئے تمہاری جان بخشی کر دی جائے اور میں خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ تم نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں۔ لیکن"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔

گیمل نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

"میری تم سے کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے اور ویسے بھی میں تم جیسی چھوٹی مچھلیوں کے خون سے ہاتھ رنگنا پسند نہیں کرتا اور یہ بھی بتا دوں کہ جب تک تم خود کسی کو نہ بتاؤ گے کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ میں یہاں آیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں پلیز میری جان بخش دو میں بتاتا ہوں تم سے کوئی بات چھپانا خود اپنے ساتھ ظلم کرنا ہے"۔۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"بولتے جاؤ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے زیادہ وقت نہیں ہوا کرتا"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"فارمولا پرائکل سے میرے پاس براہ راست پہنچا تھا میں نے اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوایا تھا لیکن میں نے ہدایت کے مطابق اس فارمولے کو سپرنگ فیلڈ کے سپرنگ گیمز کے چیئرمین گاسکن لیمٹڈ کو بھجوایا تھا۔ اس کی رسید وہاں سے میرے پاس آ گئی اور بس۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ مجھے نہیں معلوم"۔۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"تم نے فون پر اس کی تصدیق تو کی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس کی اجازت نہیں ہوتی۔ میرا کام صرف اسے بک کرانا اور پھر رسید وصول کرنا ہے"۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"اگر رسید نہ آئے تو پھر"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تو پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ بھجوا دی جاتی ہے باقی کام وہ خود کرتے ہیں"۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"کیا گاسکن سے تمہاری بات ہوئی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں کئی بار۔ اس کا تعلق بھی کھیلوں کا سامان سپلائی کرنے سے ہے اس لئے اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے"۔۔۔۔ گیمل نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کا"۔۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹ کر مشین پسٹل جیب میں ڈال کر میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ اس طرح تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے پھر تو مجھے ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہنے دیں گے"۔ گیمل نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں میں صرف کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ تم خود اس سے بات کرو گے اسے میرا حوالہ دے کر بات کرلو کہ وہ فارمولے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور چونکہ فارمولا تم نے اسے بھیج دیا تھا اس لئے وہ محتاط رہے۔ یہ تو صرف مثال ہے باقی بات تم جس انداز میں چاہو کرو مجھے صرف کنفرمیشن چاہئے اور بس"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو گیمل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون نمبر اور سپرنگ فیلڈ کا رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر سب سے پہلے اس

میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر گیمل کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن میٹنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اس لئے جدید ترین فون میں اسے لازماً رکھا جاتا تھا۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے فون اٹھایا اور پھر رسیور اس نے گیمل کے کان [illegible] لگا دیا اور خود فون پیس اٹھا کر اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"یس"۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے بعد ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیمل بول رہا ہوں کاراشی سے"۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"اوہ۔ تم خیریت۔ کیسے کال کی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"گاسکن تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ہے یا نہیں"۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ کون ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔۔۔ دوسری طرف سے گاسکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ جو فارمولا پرانگل سے ناور سیکشن نے حاصل کیا تھا اور جسے میں نے تمہارے نام بک کرایا تھا اس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس لگی ہوئی ہے وہ فلیڈنگ میں شان کے سر پر پہنچ گئی لیکن شان کو میں نے انڈر گراؤنڈ کرا دیا اس کے بعد وہ

فلیڈنگ میں انچارج جیکر تک پہنچ گئے اور انہوں نے جیکر کو ہلاک کر دیا۔ گو ان کی آپس میں جو گفتگو ٹیپ ہوئی ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا کنساتا کے قریب ایرک فیلڈ میں کسی سپیشل لیبارٹری میں پہنچا ہے لیکن ظاہر ہے یہ غلط ہے۔ کنساتا اور ایرک فیلڈ کا تعلق ناور سیکشن سے نہیں ہے اس لئے ہمیں فکر کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ فارمولا تم تک پہنچا ہے اس لئے تم اپنی طرف سے پوری طرح [illegible] رہنا"۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے مجھے پہلے ہی اطلاع کر دی گئی ہے اور میں پوری طرح محتاط ہوں ویسے بھی جب تک وہ تم تک نہ پہنچ جائیں وہ مجھ تک تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے"۔ گاسکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ تک وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ بہرحال میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر مجھ سے پہلے ہی تمہیں اطلاع کر چکا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"۔ گیمل نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ گڈ بائی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر فون پیس کو لے جا کر واپس میز پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی"۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"ہاں لیکن اب تم [illegible] بتاؤ گے جو تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ساتھ گفتگو کے وقت استعمال کرتے ہو اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی بھی بتاؤ گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کوڈ تو میں بتا سکتا ہوں لیکن ٹرانسمیٹر استعمال نہیں ہوتا بلکہ ایک جدید ترین لنک مشین استعمال ہوتی ہے جس میں سے پہلے روشنی ڈال کر چیکنگ کی جاتی ہے۔ آواز کمپیوٹر چیک کرتا ہے پھر بات آگے بڑھتی ہے"۔۔۔۔۔ گیمل نے کہا۔

"او کے۔ تم کوڈ بتا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو گیمل نے کوڈ بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے گیمل کی کنپٹی پر پڑا تو وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور تڑپتا ہوا گیمل یکلخت ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ بیرونی برآمدے میں جولیا موجود تھی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"معاملہ اور آگے بڑھ گیا ہے۔ اندر آفس میں گیمل بے ہوش پڑا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ سچ بولے گا تو میں اسے زندہ چھوڑ جاؤں گا اور میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن

اس کی زندگی ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے اور تم نے کوئی وعدہ نہیں کیا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں اتر کر پورچ کی طرف بڑھنے لگا اور جولیا اس کا اشارہ سمجھ کر تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اندرونی طرف چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو عمران نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ کوٹھی سے نکل کر پیدل ہی آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ٹیکسی مل گئی اور عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو اس ہوٹل کا نام بتا دیا جس میں وہ سب رہائش پذیر تھے اور ٹیکسی ان دونوں کو لے کر تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں موجود تھیں۔

"کیا ہوا عمران صاحب کوئی کامیابی ہوئی"۔۔۔۔۔ کمرے میں موجود سب ساتھیوں نے عمران اور جولیا کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔

"یہ بلیک تھنڈر کا کیس ہمیشہ شیطان کی آنت ہی ثابت ہوتا ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گیمل سے ملاقات سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی۔

"تو اب سپرنگ فیلڈ جانا پڑے گا"۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

"سپرنگ فیلڈ سے پھر آگے کا پتہ مل جائے گا"۔۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہی سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح معاملہ شارٹ ہو جائے

لیکن کوئی لائن آف ایکشن سمجھ میں نہیں آرہا"—— عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب فون کا لنک ہوٹل ایکسچینج سے منقطع ہو گیا تھا اور فون اب ڈائریکٹ کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"—— دوسری طرف سے گاسکن کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ مارٹن بول رہا ہوں"—— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز خاصی بھاری اور باوقار تھی۔

"یس سر۔ سر حکم فرمایئے سر"—— دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تاور سیکشن کے پیچھے لگ گئی ہے اور پہلے فلیڈنگ میں وہاں کا انچارج جیگر ہلاک ہوا ہے اور اب کاراشی کا گیمل بھی ہلاک ہو گیا ہے"—— عمران نے کہا۔

"کاراشی کا گیمل۔ لیکن سر اس سے تو میری ابھی دس منٹ پہلے بات ہوئی ہے"۔ گاسکن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ فون ٹیپ سے اس کی تمہارے ساتھ ہونے والی آخری گفتگو کا پتہ چلا ہے"۔

عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر یہ تو واقعی پرابلم پیدا ہو گئی ہے"۔ گاسکن نے کہا۔

"یہ علی عمران مین ہیڈ کوارٹر کی سیف لسٹ میں ہے۔ اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے کھلی آزادی دے دی جائے کہ وہ جسے چاہے ہلاک کرتا پھرے۔ مجھے اب مین ہیڈ کوارٹر سے بات کرنی پڑے گی۔ بہرحال تم محتاط رہنا بلکہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ کیونکہ گیمل سے اس نے لامحالہ تمہارے متعلق معلوم کر لیا ہو گا اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سے وہ آگے کا کلیو حاصل کر لے"۔ عمران نے کہا۔

"سر مجھ سے وہ آگے کا کلیو کیا حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے میں نے تو وہ پیکٹ آپ کو بھجوا دیا تھا اور آپ کا سرے سے اس سارے سیٹ اپ سے براہ راست کوئی تعلق ہی نہیں بنتا اور نہ وہ آپ تک پہنچ سکتا ہے"—— گاسکن نے جواب دیا۔

"میں اسے اپنے تک پہنچنے سے پہلے ہی قبر میں اتروا دوں گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا نام کسی صورت بھی سامنے نہ آئے اس لئے تم فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ"—— عمران نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم سر۔ لیکن آپ بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے دیں"—— گاسکن نے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو لیکن جب تک میں تمہیں خود آرڈر نہ دوں تم نے کسی سے لنک نہ کرنا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر"۔۔۔ گاسکن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ تم تک بہرحال اطلاع پہنچ جائے گی تم جہاں بھی جاؤ گے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بہرحال اطلاع رہے گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو واقعی آپ نے شارٹ کٹ مار دیا ہے لیکن عمران صاحب آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کیسے"۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جیگر کے آفس میں بھی لارڈ مارٹن کی تصویر تھی اور میں نے کیمل کے ذاتی آفس میں بھی تصویر دیکھی ہے۔ پھر لارڈ مارٹن کھیلوں کا سامان تیار کرنے کے بے شمار کارخانوں کا مالک ہے اور ٹاور سیکشن کا ہر آدمی کھیلوں کا سامان سپلائی کرنے کے کاروبار سے وابستہ ہے حتیٰ کہ سپرنگ فیلڈ میں گاسکن بھی اس کاروبار سے منسلک ہے۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے لارڈ مارٹن ہی اس ٹاور سیکشن کا اصل چیئرمین ہو کیونکہ بلیک تھنڈر کا سسٹم اب تک میں نے جو دیکھا ہے وہ یہی ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اوپر ایک چیئرمین بھی ہوتا ہے اس لئے میں نے گاسکن سے بات کی تھی کہ اگر ایسی

کوئی بات ہوئی تو کنفرم ہو جائے گی ورنہ بات تبدیل کی جا سکتی ہے اور اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ فارمولا گاسکن نے لارڈ مارٹن کو بھجوایا ہے اور لارڈ مارٹن نے اسے کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو اب ہمیں لارڈ مارٹن کے پاس جانا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اب لارڈ مارٹن بتائے گا کہ اس نے فارمولا کس لیبارٹری میں بھجوایا ہے پھر اصل فارمولے کے لئے کام شروع ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم لارڈ مارٹن سے واقف ہو جو تم نے اس کی آواز اور لہجے کی نقل کر لی ہے"۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لارڈ مارٹن ولنگٹن کی انتہائی مشہور سیاسی شخصیت ہے اور اس سے کئی بار ملاقات بھی ہو چکی ہے لیکن ٹاور سیکشن سے ٹکرانے کے بعد اس کی اس حیثیت کا مجھے پہلی بار علم ہوا ہے ورنہ میں آج تک یہی سمجھتا رہا کہ وہ کاروبار کے ساتھ ساتھ صرف سیاسی کاموں تک ہی محدود ہے کیونکہ آج سے پہلے کبھی اس کے بارے میں کوئی حتمی رپورٹ سامنے نہیں آئی تھی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سرخ اور زرد رنگ کی سیٹوں سے مزین انتہائی جدید کار انتہائی تیز رفتاری سے ولنگٹن کی سب سے معروف شاہراہ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹیرنگ پر ایک چوڑی جسامت اور بھاری کاندھوں والا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں والی انتہائی جدید اور فیشن ایبل گاگل تھی۔ اس کے بال چھوٹے لیکن لہریئے دار تھے۔ پیشانی چوڑی اور فراخ تھی۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی پلے بوائے لگتا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی جیکٹ تھی۔ جیکٹ کے اندر اس نے شوخ سرخ رنگ کی بنیان پہنی ہوئی تھی۔ نیچے جینز کی پتلون تھی جس کی بیلٹ خاصی چوڑی تھی۔ کار کے ڈیش بورڈ سے انتہائی تیز میوزک سنائی دے رہا تھا۔ اور نوجوان میوزک اور ڈرائیونگ۔ دونوں کو بیک وقت انجوائے کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی

مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار ساحل سمندر پر پہنچ گئی چونکہ آج موسم بیحد خوشگوار تھا اس لئے ساحل سمندر پر بے پناہ رش تھا۔ نوجوان نے کار ایک پارکنگ کی طرف موڑی اور پھر ایک خاص جگہ جا کر اس نے کار روکی۔ ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو کار سے اترتا ہوا نوجوان بری طرح چونک کر واپس مڑا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں لچھے دار تار سے منسلک فون رسیور تھا۔

"یس بی کاب اٹنڈنگ" ——— نوجوان نے کہا۔

"سپیشل آفس فوراً رپورٹ کرو"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"نوجوان جس کا نام بی کاب تھا اس نے فون واپس ڈیش بورڈ کے نیچے رکھا اور کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر پارکنگ سے نکل کر اس کی کار ایک بار پھر واپس شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی اطمینان اور سکون تھا جیسے تفریح کے لئے جاتے وقت تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اس نے کار ایک بارہ منزلہ کمرشل پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی وسیع پارکنگ میں پہنچ کر اس نے کار روکی اور کار سے نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے

اس کے ہاتھ میں کارڈ دیا تو بی کاب نے کارڈ جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تیز ترین لفٹ کے ذریعے بارہویں منزل پر پہنچ چکا تھا۔ ایک کمرے کے دروازے کے باہر موجود چپڑاسی نے اسے جیسے ہی دیکھا۔ سلام کر کے دروازہ کھول دیا۔ بی کاب سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کمرے میں چار میزیں تھیں جن پر لڑکیاں بیٹھی کام کر رہی تھیں۔ ایک طرف مینجر کا آفس تھا۔ بی کاب تیزی سے مینجر کے آفس کی طرف [illegible] گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور آفس میں داخل ہو گیا۔

"آؤ بی کاب میں تمہارا منتظر تھا"۔۔۔ دفتری میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"۔۔۔ بی کاب نے کہا اور مینجر کے عقب میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر باتھ کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے۔ یہ واقعی ایک فرنشڈ باتھ تھا۔ بی کاب نے دروازہ بند کیا اور پھر فلیش ٹینکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ڈھکنا اٹھایا اور اندر ہاتھ ڈال کر سائیڈ میں لگے ہوئے ایک لیور کو جھٹکا دیا اور پھر ڈھکنا بند کر کے وہ باتھ کے بائیں کونے میں کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے باتھ کا بایاں کونا کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب یہ لفٹ رکی تو سامنے ایک برآمدہ تھا جس میں دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ بی کاب برآمدے میں داخل ہوا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ میں موجود

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس کی سائیڈ دیوار میں ایک ڈور فون لگا ہوا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔ وہی بھاری آواز سنائی دی جس نے کار میں اسے سپیشل آفس پہنچنے کا کہا تھا۔

"ٹی ایس اے ٹرپل زیرو ون"۔۔۔ بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور بی کاب اندر داخل ہوا۔ دروازہ خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"بیٹھو بی کاب"۔۔۔ اس آدمی نے بغور بی کاب کو دیکھتے ہوئے کہا اور بی کاب خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھوں سے کاگل اتاری اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور جوانی کی شوخی موجود تھی۔

"تم کافی عرصے سے شکایت کر رہے تھے کہ تمہیں کوئی مشن نہیں دیا جا رہا"۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ نیوز باس کیسا مشن ہے"۔۔۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتہائی شاندار اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو شاید تمہیں سپر ایجنٹ سے ترقی دے کر مین ہیڈ کوارٹر سے اٹیچ کر دیا

بتاتے [illegible] ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر مسرت [illegible] ناچنے لگا۔

"آپ نے خواہ مخواہ لفظ اگر استعمال کر دیا باس بی کلب کی زندگی میں کوئی اگر مگر نہیں ہوتا"۔۔۔۔ بی کلب نے مسکراتے ہوئے کہا تو باس نے مسکراتے ہوئے دراز کھولی اور ایک فوٹو نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ اس آدمی کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو"۔۔۔۔ باس نے کہا تو بی کلب نے اشتیاق بھرے انداز میں فوٹو لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ تو کوئی مسخرہ لگتا ہے باس۔ میں تو اسے نہیں جانتا"۔ بی کلب نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں یہ واقعی بظاہر ایک مسخرہ سا آدمی ہے اور ہے بھی ایشیائی۔ اس کا تعلق ایشیا کے ملک پاکیشیا سے ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے ویسے یہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ باس نے جواب دیا۔

"لیکن باس میرے مشن کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ کیا اسے ہلاک کرنا ہے"۔۔۔۔ بی کلب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی یہی مشن ہو تو"۔ باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس کیا مذاق کرنے کے لئے میں ہی رہ گیا ہوں۔ ایک

ایشیائی مسخرے کو ہلاک کرنا۔ کیا مجھ جیسے سپر ایجنٹ کا یہی مشن رہ گیا ہے۔ یہ کام تو کوئی عام سا پیشہ ور قاتل بھی کر سکتا ہے"۔ بی کلب نے غصیلے لہجے میں کہا تو باس بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو دنیا میں سب سے بلند سمجھتا ہے۔ جس آدمی کو دیکھ کر تم منہ بنا رہے ہو اس کو ہلاک کرنے کی خواہش دنیا کے تمام سپر تو کیا بلکہ سپریم ایجنٹوں کے دلوں میں موجود ہے لیکن ان سب کو معلوم ہے کہ جس کسی نے بھی اس مشن کو ہاتھ میں لیا اس کی قبر اسی لمحے خود بخود کھدنا شروع ہو جاتی ہے آج تک بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ٹاپ ایجنٹ' بلیک ایجنٹ' سپر ایجنٹ اور سپریم ایجنٹ اس علی عمران کے ہاتھوں قبر میں دفن ہو چکے ہیں۔ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بین الاقوامی تنظیمیں بھی اس آدمی کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہو چکی ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ کوئی بھی پیشہ ور قاتل اسے ہلاک کر سکتا ہے"۔۔۔۔ باس نے کہا تو بی کلب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے باس کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آپ واقعی مذاق کر رہے ہیں یہ کیسے ممکن ہے"۔ بی کلب نے کہا۔

"تم بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ ہو اور تمہارا تعلق ٹاور سیکشن سے ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

”تمہیں [illegible] آخر کیوں اتنا سپنس پھیلا رہے [illegible] نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اور [illegible]سن سے پہلے بلیک تھنڈر کے دوسرے مختلف سیکشنز کے آٹھ سپر ایجنٹ اور ایک گولڈن ایجنٹ اس سے ٹکرا چکے ہیں۔ نتیجہ جانتے ہو کیا ہوا۔ ان میں سے ایک بھی اس کے مقابل کامیاب نہ ہو سکا۔ بلیک تھنڈر کا سپریم ایجنٹ ٹرومین اس سے ٹکرایا اور ناکام ہو کر الٹا اس کا ساتھی بن گیا۔ اس کے بعد سپر ایجنٹ سوبر، کاربین، تامور، کلٹن، جوپیٹر، برکلے، ہیڈفین اور گولڈن ایجنٹ بوبی مختلف مشنز کے سلسلے میں اس سے ٹکرا چکے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکا“۔ باس نے کہا۔

”کمال ہے باس۔ اگر آپ مذاق نہیں کر رہے تو پھر میں یہ مشن لینے کے لئے تیار ہوں۔ پھر یہ واقعی میرا مشن ہے اور آپ دیکھیں گے کہ جو کام کوئی بھی نہیں کر سکا وہ بی کاب کیسے آسانی سے کر لیتا ہے“ —— بی کاب نے کہا۔

”اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے تمہارے کام کرنے کا انداز بھی معلوم ہے اور میں تمہاری صلاحیتوں سے بھی واقف ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے اسے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے اس کو ہلاک کرنا مین ہیڈ کوارٹر سے غداری ہے“ —— باس نے کہا تو اس بار بی کاب کرسی سے اچھل پڑا۔

”سیف لسٹ میں اور اس کا نام یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو تنظیم کا دشمن نمبر ایک ہے“۔ بی کاب نے کہا تو باس مسکرا دیا۔

”اسی سے تم اس کی صلاحیتوں کا اندازہ کر سکتے ہو حالانکہ بلیک تھنڈر کے نو سپر ایجنٹ اس کے مقابل ناکام ہو چکے ہیں اور ظاہر ہے ان کے مشن بھی ختم ہو گئے اس طرح بلیک تھنڈر کو نقصان پہنچا لیکن مین ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ ایسے آدمی مستقبل میں اس کے لئے سرمایہ ثابت ہو سکتے ہیں اور اسے اس چھوٹے چھوٹے نقصانات کی پرواہ نہیں ہے“ —— باس نے کہا۔

”تو پھر باس آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے“ —— بی کاب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس بار تاور سیکشن کا اس سے براہ راست ٹکراؤ آ پڑا ہے۔ ہوا یہ ہے کہ تاور سیکشن نے ایک اہم فارمولا اڑایا۔ اس کے پیچھے یہ عمران بھی لگا ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے ٹریس کر لیا کہ یہ کام تاور سیکشن نے کیا ہے۔ چنانچہ تاور سیکشن کو تلاش کرتے ہوئے یہ فلیڈنگ پہنچ گیا۔ وہاں کے انچارج جیکر کو اس نے ہلاک کر دیا۔ اس سے پوچھ گچھ کر کے یہ کاراشی کے انچارج گیمل کے سر پر جا پہنچا اور گیمل کو بھی اس نے ہلاک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور گیم کھیلی تو اسے معلوم ہو گیا کہ تاور سیکشن کا چیئرمین لارڈ مارٹن ہے۔ یہ شخص ہر مرد اور عورت کی آواز کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ اس نے لارڈ مارٹن کی آواز میں سپرنگ فیلڈ کے انچارج

گاسکن سے بات چیت کی اور گاسکن نے اسے لارڈ مارٹن سمجھتے ہوئے بتا دیا کہ فارمولا لارڈ مارٹن کے پاس پہنچا اور لارڈ مارٹن نے اسے کسی لیبارٹری میں پہنچایا۔ خوش قسمتی سے یہ بات چیت سیکشن ہیڈکوارٹر نے اپنے جدید ترین آلات سے ٹریس کر لی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے لارڈ مارٹن سے بات کی تو لارڈ مارٹن بیحد پریشان ہوئے کیونکہ وہ بھی اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ آدمی کسی عفریت کی طرح اب ان کے پیچھے لگ جائے گا اور وہ چاہے پاتال میں بھی کیوں نہ چھپ جائیں اس نے بہرحال انہیں ٹریس کر لینا ہے۔ چنانچہ انہوں نے براہ راست مین ہیڈ کوارٹر بات کی۔ لارڈ مارٹن اسے ہلاک کرنے کی اجازت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے انہیں مشروط اجازت دے دی ہے کہ اگر وہ لیبارٹری جہاں اس اہم فارمولے پر کام ہو رہا ہے' کو عمران سے حقیقی خطرہ لاحق ہو جائے تو پھر اسے ہلاک کرنے کی اجازت دی جاتی ہے لیکن انہوں نے لارڈ مارٹن کو براہ راست عمران کی ہلاکت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن لارڈ مارٹن جانتے ہیں کہ لیبارٹری کو خطرہ اس وقت پیدا ہو گا جب عمران ان سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور ظاہر ہے ایسی صورت میں لارڈ مارٹن کی اپنی ہلاکت یقینی ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے مین ہیڈ کوارٹر کے بورڈ آف گورنرز میں یہ مسئلہ رکھ دیا۔ لارڈ مارٹن کی خدمات بہرحال بلیک تھنڈر کے لئے بے پناہ

ہیں اس لئے بورڈ آف گورنرز نے انہیں اجازت دے دی ہے کہ اگر وہ اپنی جان خطرے میں دیکھیں تو بیشک ٹاور سیکشن کو سامنے لا سکتے ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر ٹاور سیکشن ناکام ہو گیا اور لیبارٹری تباہ کر دی گئی یا فارمولا واپس حاصل کر لیا گیا تو پھر لارڈ مارٹن سمیت پورا سیکشن ختم کر دیا جائے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"ہاں باس اس کا مطلب ہے کہ ٹاور سیکشن سے متعلقہ ہر آدمی کا خاتمہ"۔۔۔۔ بی کاب نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن لارڈ مارٹن یہ رسک لینے کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے مجھے کال کر کے یہ ساری صورت حال بتائی تو میں نے انہیں تمہارا نام تجویز کر دیا۔ انہوں نے تمہاری فائل منگوا کر دیکھی تو انہوں نے میرے فیصلے کی تائید کر دی کیونکہ میرے ساتھ ساتھ انہیں بھی یقین آ گیا ہے کہ اگر اس علی عمران کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ تم ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ کیس تمہارے حوالے کر دوں"۔۔۔۔ باس نے کہا تو بی کاب کے چہرے پر فتح مندی کے ساتھ ساتھ انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں آپ کا بھی اور لارڈ مارٹن کا بھی مشکور ہوں اور آپ نے اس علی عمران کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس سے میرے اندر اشتیاق بڑھ گیا ہے اور آپ یقین کریں کہ قدرت نے اس آدمی کو

اب تک صرف اسی لئے زندہ رکھا ہوا تھا کہ اس نے میرے ہاتھوں مرنا تھا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی جذبات میں آنے کی ضرورت ہے سمجھے۔ یہ مشن تم نے انتہائی ٹھنڈے دل و دماغ اور انتہائی شاطرانہ حد تک ذہانت سے مکمل کرنا ہے کیونکہ اب اس مشن پر نہ صرف تمہاری بلکہ میری' لارڈ مارٹن کی اور ناور سیکشن سے متعلقہ ہزاروں افراد کی زندگیوں کا انحصار ہے۔ اگر تم اس مشن میں ناکام ہو گئے تو پھر تمہارے ساتھ سب ختم ہو جائیں گے اور اگر تم کامیاب رہے تو سیکشن تو زندہ رہے گا لیکن تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام مل جائے گا"۔۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس نے بی کاب کی طرف بڑھا دی۔

"اس فائل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جو کچھ معلومات مہیا ہو سکتی تھیں وہ موجود ہیں۔ اس طرح تم ان لوگوں کے کام کرنے کے طریقے' ان کی ذہانت' ان کی مہارت اور ان کے انداز سے بخوبی واقف ہو کر ان کا زیادہ آسانی سے اور اچھی طرح مقابلہ کر سکو گے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"لیکن باس میرا مشن کیا صرف یہی ہے کہ میں نے اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے یا اس سے زیادہ کچھ اور بھی ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے فائل لے کر اسے موڑ کر اپنی جیکٹ کے اندر رکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے فوری طور پر لارڈ مارٹن کے پاس پہنچنا ہے۔ عمران جہاں کہیں بھی ہے وہ لامحالہ لارڈ مارٹن کے پاس پہنچے گا تاکہ ان سے معلومات حاصل کر سکے اور تم نے خفیہ رہ کر اس کو چیک کرنا ہے اور اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ مین مشن عمران کا خاتمہ ہے اس کے بعد اس کے ساتھیوں کا ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر فوری طور پر تم اس میں کامیاب نہ ہو سکو تو دل چھوٹا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران سے مقابلے کی فیلڈ وسیع ہو جائے گی۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ جس لیبارٹری میں وہ فارمولا موجود ہے عمران نے بہرحال اس لیبارٹری تک ہر حالت میں پہنچنا ہے اور تمہارا اصل کام عمران کو اس لیبارٹری تک پہنچنے یا اسے تباہ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل نہیں کرنے دینا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے سارے اندازے ہی غلط ثابت ہوں اور عمران لارڈ مارٹن کے پاس پہنچنے کی بجائے کسی اور ذریعے سے لیبارٹری کا کھوج لگا کر براہ راست وہاں پہنچ جائے اس لئے لارڈ مارٹن کے ساتھ ساتھ تم نے اس لیبارٹری کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ یہ لیبارٹری ناور سیکشن کی سب سے بڑی اور اہم ترین لیبارٹری ہے۔ یہ لیبارٹری ایکریمیا میں نہیں ہے بلکہ فلوریڈا سے مڈگاسکر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایک جزیرہ آتا ہے جس کا نام کامبا ہے۔ یہ جزیرہ سیاحوں کی جنت کہلاتا ہے کیونکہ فلوریڈا سے قریب ہے اور وہاں دنیا کی تمام سہولتیں مہیا ہیں اور

کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ کامبا جزیرے پر کسی ملک کا کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا وہاں البتہ مقامی حکومت ہے جن کے اپنے قوانین ہیں یہ قوانین بھی مخصوص حد تک ہیں کہ اخلاقی جرائم کھلے عام نہ ہو سکیں اور بس"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس میں کئی بار کامبا جا چکا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے۔ لیکن باس وہاں لیبارٹری کہاں ہے۔ وہاں تو مجھے کسی قسم کی کوئی لیبارٹری ہی نظر نہیں آئی"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"لیبارٹری خاص طور پر انڈر گراؤنڈ بنائی گئی ہے۔ اوپر کھیلوں کا مخصوص سامان بنانے کی فیکٹری ہے جس کا نام کامبا گیم فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ مارٹن بھی شامل ہیں۔ فیکٹری ان کی ذاتی ملکیت ہے لیکن اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ علیحدہ ہے جس کا علم اس فیکٹری میں کام کرنے والے کسی آدمی کو بھی نہیں ہے۔ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر جوزف ہے جس کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہے حتیٰ کہ لارڈ مارٹن بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔۔۔۔ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس لارڈ مارٹن یہاں ولنگٹن میں رہتے ہیں۔ لیبارٹری کامبا میں ہے۔ پھر میں دونوں جگہوں پر کیسے نگرانی کروں گا۔ یہ تو میرے لئے دردِ سر بن جائے گا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"تمہارے ذہن میں اس کا کیا حل ہے"۔ باس نے پوچھا۔

"بڑا سیدھا سادا حل ہے باس کہ لارڈ مارٹن کامبا میں شفٹ ہو جائیں میں بھی اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ جاؤں گا اس طرح عمران جب بھی وہاں پہنچے گا میں اسے کور کر لوں گا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"گڈ لارڈ مارٹن نے بھی یہی لائحہ عمل طے کیا ہے۔ کامبا میں لارڈ مارٹن کی ذاتی رہائش گاہ موجود ہے جس کا نام لارڈ ہاؤس ہے۔ لارڈ مارٹن وہاں شفٹ بھی ہو چکے ہیں۔ تمہیں آفس سے ایک خصوصی کارڈ مل جائے گا تم اس کارڈ کے ذریعے لارڈ مارٹن سے جا کر ملو گے اور پھر تم اپنی رپورٹ بھی انہیں دو گے اور ان کی ہدایات پر بھی عمل کرو گے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"سوری باس یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا میں آزادانہ کام کرنے کا عادی ہوں اس لئے میں لارڈ سے مل ضرور لوں گا لیکن ان کی ہدایات پر عمل کرنا میرے لئے ناممکن ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"گڈ۔ تمہاری یہی خود اعتمادی تو مجھے پسند ہے۔ اوکے جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا"۔۔۔۔ باس نے کہا تو بی کاب بے اختیار مسکرا دیا اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

ایک چھوٹا مسافر بردار جہاز جسے مقامی طور پر فیری کہا جاتا تھا۔ سمندر میں خاصی رفتار سے چلتا ہوا جزیرہ کامبا کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جہاز کا بڑا سا ہال اس وقت ہر قومیت کے افراد سے بھرا ہوا تھا جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ان میں تقریباً ہر ملک کے لوگ تھے اور سیاحت کے لئے کامبا جا رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہال کے آخری حصے میں لیکن اپنی اصل شکلوں میں موجود تھے۔ ہال میں شراب اور منشیات کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جوانا موجود تھے۔ عمران ایک رسالہ کھولے اس کے مطالعے میں مصروف تھا جب کہ باقی ساتھی آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے لیکن جولیا خاموش بیٹھی مسلسل ہونٹ چبا رہی تھی وہ بار بار عمران کی طرف دیکھتی اور پھر منہ پھیر لیتی عمران

اس طرح رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا جیسے اسے کسی کی کوئی خبر ہی نہ ہو۔

"بند کر دو رسالہ۔ کیا بکواس ہے۔ کیا تم یہاں رسالہ پڑھنے آئے ہو"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے اس کے ہاتھ سے رسالہ چھینتے ہوئے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"پڑھ کون رہا ہے۔ میں تو بے جان تصویریں دیکھ رہا تھا۔ اب تم خود بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر زندہ تصویروں کو دیکھوں تو اماں بی کی طرح سرخ سرخ آنکھیں اور ان کی بھاری جوتی نظر آنے لگ جاتی ہے۔ ان کا تو حکم ہے کہ نامحرم عورتوں کو دیکھنا گناہ ہے اور یہاں تو جو عورتیں ہیں وہ نامحرم ہونے کے ساتھ ساتھ نامکمل لباس میں ہیں اس لئے مجبوراً تصویریں دیکھ رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم عورتوں کو دیکھو۔ کیا یہاں مرد موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے تمہارے لئے چھوڑے ہوئے ہیں آخر کچھ تو تم نے بھی دیکھنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہاری اماں بی تصویریں دیکھنے سے تمہیں منع نہیں کرتیں"۔ جولیا نے کہا۔

"کرتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں

جواب دیا۔

"تو پھر تم کیوں دیکھ رہے تھے تصویریں"۔۔۔۔ جولیا نے لعنت لینے کے سے انداز میں کہا۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میں تصویریں دیکھ رہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم خود ہی تو کہہ رہے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن میں نے تو کہا تھا کہ میں بے جان تصویریں دیکھ رہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تصویریں تو ہوتی ہی بے جان ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ارے نہیں زندہ تصویریں بھی ہوتی ہیں اور بے جان بھی۔ اب تم خود سوچو کہ اگر تمہاری تصویر رسالے میں شائع ہو تو کیا وہ بے جان تصویر کہلائے گی"۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب"۔۔۔۔ اچانک عقب سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صاحب بغیر بیگم کے کیسے بن سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ خطبہ نکاح یاد کر لو لیکن تمہاری غیر حاضر دماغی ہی اب ضرب المثل بن چکی ہے اس کے باوجود صاحب بھی کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جب حکم کریں تب ہی خطبہ نکاح یاد کر سکوں گا فی الحال آپ یہ بتائیں کہ اچانک آپ نے میک اپ ختم کر کے اس جزیرے کامبا کا رخ کیوں کر لیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ کامبا میں خطبہ نکاح کی ضرورت نہیں رہتی"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تو تم اس خیال سے کامبا جا رہے ہو۔ کیوں"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا کہ عمران وقت گزاری کے لئے یہ سب باتیں کر رہا ہے۔

"اب میں کیا کروں نہ تم زندہ تصویریں دیکھنے دیتی ہو نہ بے جان"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے تمہاری آنکھوں پر ہاتھ تو نہیں رکھا ہوا"۔جولیا نے کہا۔

"ہاتھ رکھ لیتیں تو کم از کم ہاتھ تو نظر آتا اور باقی خاکہ میں خود مکمل کر لیتا لیکن یہاں تو ہاتھ تک بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب میں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ پورا ہال لوگوں سے بھرا ہوا ہے ان میں سے کوئی دوسرے

سے سوال کر رہا ہے۔ سب تفریح میں مگن ہیں۔ وہی قول کہ دنیا فانی ہے اس لئے جو لمحات بھی ملیں خوش ہو کر گزار دو' اور تم ہو کہ بس سوال ہی کئے جا رہے ہو۔ تم سے تو تنویر اچھا ہے دیکھو کیسے اس کی نظریں پورے ہال میں سرچ لائٹس کی طرح گردش کر رہی ہیں" ---- عمران نے جواب دیا تو صفدر اور جولیا دونوں ہنس پڑے۔

"تم نے میرا نام لیا ہے۔ کیوں" ---- اچانک تنویر نے چونکتے ہوئے کہا وہ شاید عمران کا فقرہ نہ سن سکا تھا۔

"شکر ہے کہ اماں بی یہاں موجود نہیں ہیں ورنہ تو اب تک میرے سر پر تڑاتڑ جوتیاں برس رہی ہوتیں" ---- عمران نے جواب دیا۔

"کیوں کیا تنویر کا نام لینا اتنا بڑا جرم ہے" ---- جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اماں بی کی اخلاقیات میں کسی کنوارے مرد کا اپنی زبان سے عورتوں کا نام لینا بھی بہت بڑا جرم ہے" ---- عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میرا نام عورتوں والا ہے"۔ تنویر نے غصیلے لہجے کہا۔

"تنویر روشنی کو کہتے ہیں اور روشنی بہرحال روشنی ہی ہوتی

ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹرس ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ میں سے علی عمران کن صاحب کا نام ہے"۔ ویٹرس نے کہا۔

"واہ دیکھا مردوں والا نام تو ہوا اسی لئے تو یہ محترمہ میرا نام لے رہی ہیں۔ البتہ ان کی جگہ کوئی مرد ویٹر ہوتا تو لامحالہ تنویر کا نام لیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ویٹرس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ ویٹرس مسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" ---- عمران نے فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب کاسبا سے۔ آپ کی آمد کی یہاں اطلاع پہنچ چکی ہے اور ساحل سمندر پر آپ کے استقبال کے لئے آدمی تیار ہیں اس لئے مجھے فون کرنا پڑا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ساحل سمندر تو ابھی بہت دور ہے فاسٹر۔ میں سمجھا تھا کہ شاید انہوں نے فیری کو ہی اڑانے کا پلان بنا لیا ہے جو تمہیں فون کرنا پڑ گیا ہے۔ بہرحال جو کام میں نے تمہارے ذمے لگایا تھا اس کا کیا ہوا" ---- عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے مکمل تحقیق کر لی ہے۔ یہاں لارڈ ہاؤس کے نام سے لارڈ مارٹن کی ایک بڑی رہائش گاہ موجود ہے اور لارڈ مارٹن بھی اسی رہائش گاہ میں ہے لیکن وہ کسی سے ملاقات نہیں کر رہا۔ البتہ کل اس نے ایک نوجوان جس کا نام بی کاب ہے سے طویل ملاقات کی ہے اور اس وقت ساحل سمندر پر بھی بی کاب اور اس کے آدمی موجود ہیں"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"بی کاب کا حلیہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

"کتنے آدمی ہیں اس کے ساتھ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے تو پانچ دیکھے ہیں"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ساحل سمندر پر ہمارے استقبال کے لئے موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لارڈ ہاؤس کے ملازم سے جب مجھے معلوم ہوا کہ بی کاب ولنگٹن سے براہ راست ایک چارٹرڈ پرواز کے ذریعے یہاں پہنچا ہے اور اس نے یہاں پہنچتے ہی براہ راست لارڈ مارٹن سے ملاقات کی ہے اور لارڈ مارٹن جو کسی صورت میں بھی کسی سے ملنے کے لئے تیار نہیں تھا اس سے فوراً ملنے پر آمادہ ہو گیا تو میں نے اس کا حلیہ معلوم کیا اور اسے ٹریس کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ مجھے ساحل پر نظر آ گیا۔ میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ چار افراد تھے' اچانک ان میں سے ایک نے اس کا نام لے کر اس سے پوچھا کہ

عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں یہاں کیوں آ رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ عمران کو یقیناً یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ لارڈ مارٹن کامبا پہنچ چکا ہے اس لئے وہ اصل شکل میں آ رہا ہے تاکہ لارڈ مارٹن کے آدمی اس کی نگرانی کریں اور اس طرح وہ ان میں سے کسی آدمی کو پکڑ کر براہ راست لارڈ مارٹن تک پہنچ جائے۔ یہ بات سننے کے بعد میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ آپ کے انتظار میں یہاں موجود ہیں کیونکہ اب جو فیری فلوریڈا سے یہاں پہنچنے والی ہے اسی کی ٹکٹیں آپ نے خریدی ہوئی تھیں"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ بی کاب اور اس کے ساتھی کہاں رہائش پذیر ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ تو ابھی معلوم نہیں ہو سکا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم خود کہاں رہائش پذیر ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل برگیزا میں کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"او کے پھر ملاقات ہو گی گڈ بائی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے فون پیس اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا۔

"ابھی کامبا پہنچنے میں نصف گھنٹہ رہتا ہے ماسک سب کے پاس موجود ہیں باری باری یہاں سے اٹھو گھومو پھرو اور موقع دیکھتے ہی

ماسک میک اپ کر کے حیثیتیں بدل لو۔ وہاں ساحل پر کچھ لوگ اسلحہ لئے ہمارے انتظار میں موجود ہیں ہم نے ان سے بچ کر نکلنا ہے اس لئے تم سب نے علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں کمرے لینے ہیں۔ میرے ساتھ البتہ صرف جوانا رہے گا وہاں مارکیٹ سے ہر قسم کا اسلحہ بھی مل جاتا ہے اور ٹرانسیٹر وغیرہ بھی۔ سب نے بی سکس ٹرانسیٹر خرید لینے ہیں اور ساتھ اپنی ذاتی فریکونسیاں اس پر ایڈجسٹ کر لینی ہیں۔ میں تم سے خود ہی رابطہ کر لوں گا۔ تم یہ ساری تفصیل پیچھے پہنچا دو"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر اس انداز میں کہا جیسے مذاق میں باتیں کر رہا ہو۔ تو جولیا نے سر موڑا اور پھر صفدر تک یہ ساری بات پہنچائی۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور اطمینان سے چلتی ہوئی ایک راہداری میں جا کر غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی اسی طرح ایک ایک کر کے چلے گئے جبکہ جوانا اٹھ کر عمران کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا اسی لمحے ویٹرس واپس آئی تو عمران نے اسے فون پیس بھی دے دیا اور جیب سے ایک چھوٹی مالیت کا نوٹ بھی نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"یہ تمہاری ٹپ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹرس نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا اور فون پیس اٹھائے واپس چلی گئی۔

"بی کاب نامی کسی آدمی کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ماسٹر اس نام کا تو کوئی آدمی مجھے یاد نہیں ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"میں تمہیں اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ تم بھی ماسک میک اپ کر لو اور اس کے بعد تم نے مجھ سے علیحدہ رہ کر اس کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی۔ تمہارے پاس بی سکس ٹرانسیٹر موجود ہے میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صرف نگرانی کیوں ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم وہاں تفریح کرنے کے لئے نہیں جا رہے ہیں۔ ہمارے سامنے ایک اہم مشن ہے۔ میں اس کے ذریعے لارڈ مارٹن تک پہنچنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر آگے بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر سلسلے کا دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ٹاور سیکشن

حصہ دوم

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بی کاب — ٹاور سیکشن کا سپر ایجنٹ — جس نے جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا استقبال دوستوں کی طرح کیا۔

بی کاب — جس کا خیال تھا کہ عمران اس کے سامنے طفل مکتب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا — کیا واقعی — ؟

جزیرہ کاماب — جہاں ٹاور سیکشن کی انتہائی خفیہ لیبارٹری موجود تھی لیکن اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

جزیرہ کاماب — جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشن مکمل کر لیا۔

- وہ لمحہ — جب جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے عمران کے خلاف حقیقتاً بغاوت کر دی — کیوں — ؟

انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز۔ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا دلچسپ ناول

فاؤل پلے

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے درمیان انتہائی سنسنی خیز کرکٹ میچ کا انعقاد۔
- مجرموں کی تنظیم آرگنائزیشن جس نے پاکیشیا ٹیم کو ہرانے کے لئے سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے معروف ترین کھلاڑیوں نے بغیر کسی وجہ کے کھیلنے سے انکار کر دیا۔
- پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کے اعصاب مفلوج کر دیئے گئے۔ کیسے اور کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے کپتان نے عین میچ کے موقعہ پر کھیل سے ریٹائر ہونے کی دھمکی دے دی۔ کیا کپتان مجرموں سے مل گیا تھا یا......؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کا مشن کیا تھا۔ کیا پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کی جگہ انہوں نے لے لی یا......؟
- بین الاقوامی کھیلوں کے پس منظر میں ہونے والی حیرت انگیز اور سنسنی خیز کارروائی جس سے تماشائی ہمیشہ لاعلم رہتے ہیں۔
- انوکھا پس منظر۔ حیرت انگیز کہانی۔ دلچسپ واقعات۔

— انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی تحریر —

ناشران: **یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان**

عمران سیریز میں ایک انتہائی یادگار اور انوکھا ایڈونچر

بلیک ہاؤنڈز

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

• وادی مشکبار —— جہاں کافرستان سے آزادی اور پاکیشیا میں شمولیت کے لئے مجاہدین کی تحریک اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

• وادی مشکبار —— جس کے مجاہدین کافرستانی حکومت کے ناجائز قبضے سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔

• بلیک ہاؤنڈز —— کافرستان کی ایک ایسی مخصوص تنظیم —— جو وادی مشکبار میں مجاہدین کے لیڈروں کے خاتمے کے لئے ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے میں مصروف تھی۔

• بلیک ہاؤنڈز —— ایک ایسی تنظیم —— جس کی کارروائیوں کی وجہ سے وادی مشکبار میں مجاہدین کی تحریک کو مسلسل شدید نقصان پہنچ رہا تھا اور مجاہدین کے گروپ لیڈرز ایک ایک کر کے شہید ہوتے جا رہے تھے۔

• بلیک ہاؤنڈز —— ایک ایسی خفیہ تنظیم —— جو کافرستانی فوجوں سے بھی زیادہ ظالم۔ زیادہ طاقتور اور زیادہ تربیت یافتہ تھی۔

• بلیک ہاؤنڈز —— جس کے خاتمے اور مجاہدین مشکبار کی مدد کے لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت وادی مشکبار پہنچ گیا۔

• بلیک ہاؤنڈز —— جس کے چاروں سیکشنز عمران اور اس کے ساتھیوں کے مدمقابل بھرپور انداز میں آگئے۔

اور پھر بلیک ہاؤنڈز، عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ایسی شدید، تیز رفتار اور خونریز جنگ شروع ہو گئی جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاؤنڈز کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے —— یا —— ؟

مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

لمحہ بہ لمحہ بدلنے والے جان لیوا حالات

اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ایک ایسا مشن جو یقیناً یادگار حیثیت رکھتا ہے

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے
سیریز

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! ناول [illegible] کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس دلچسپ اور منفرد انداز کے ناول کا آخری حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی میں یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

شکر گڑھ سے محمد صلاح الدین خان صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول قارئین میں بے حد پسند کئے جاتے ہیں اور آپ کے قارئین کا دائرہ لامحدود ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ اپنے ہر ناول میں پانچ سات صفحات کا اضافہ کر کے ان میں نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کی طرف مائل کرنے کے لئے منشیات کے نقصانات، صحت کو بہتر بنانے کے طریقے، حب الوطنی اور خصوصاً عالم اسلام کی بہتری کے لئے کارآمد باتیں [illegible]

محترم محمد صلاح الدین خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو تجویز پیش کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ آپ جو کچھ علیحدہ صفحات لکھوانا چاہتے ہیں وہ سب ناول کے اندرونی صفحات میں موجود ہوتا ہے اور میرے نقطہ نظر سے ڈائریکٹ

بات اتنا اثر نہیں کرتی جتنا ان ڈائریکٹ یا لاشعوری انداز میں پیش کی جانے والی بات اثر کرتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے طلال مصطفیٰ جعفری صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن آپ کے موجودہ ناول پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ آپ اب کرداروں سے انصاف نہیں کر رہے۔ بلکہ زیرو صرف دانش منزل تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ صرف چند مخصوص کردار ہی مشن کی تکمیل کے لئے عمران کے ساتھ کام کرتے نظر آتے ہیں لیکن عمران کی کارکردگی آپ اس قدر بڑھا چڑھا کر لکھتے ہیں کہ باقی کرداروں کی کارکردگی صفر ہو جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ تمام کرداروں پر پوری توجہ دیا کریں گے۔"

محترم طلال مصطفیٰ جعفری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک کرداروں سے انصاف نہ کرنے کی آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو اس کی بنیادی وجہ بھی آپ نے خود ہی لکھ دی ہے اور وہ ہے عمران کی کارکردگی۔ عمران کی کارکردگی واقعی اب اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ باقی کرداروں کو شکایات پیدا ہونے لگ گئی ہیں کہ انہیں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ اس کا بہترین حل تو یہی ہے کہ عمران کو صرف اس کے فلیٹ تک محدود کر دیا جائے کہ وہ کتابیں پڑھتا رہے اور سلیمان کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پیتا رہے اور مشن باقی کردار خود مکمل کریں۔ لیکن پھر آپ کو خط لکھنا پڑ جائے گا کہ عمران کی کارکردگی زیرو ہو گئی ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔ عمران کو مجبور تو نہیں کیا جا سکتا البتہ اس سے گزارش کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کم کر کے دوسروں کو بھی صلاحیتیں دکھانے کا موقع دیا کرے۔ مجھے امید ہے کہ عمران اس درخواست پر ضرور غور کرے گا۔

بہاولنگر سے محمد زبیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا انداز تحریر واقعی شاندار اور دلکش ہوتا ہے لیکن آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ اب عمران سلیمان سے کم باتیں کرتا ہے۔ سلیمان ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ اس لئے اسے زیادہ سے زیادہ دکھایا کریں بلکہ کسی مشن پر عمران اور سلیمان کو اکٹھے کام کرنے دیں تو لطف دوبالا ہو جائے گا۔"

محترم محمد زبیر احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو وہ بات آپ نے خط کے آخر میں لکھ دی ہے شاید یہی خطرہ عمران کے ذہن میں بھی پیدا ہو گیا ہے کہ اگر سلیمان کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع مل گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو باورچی خانہ سنبھالنا پڑ جائے اور اس کی جگہ سلیمان نے لے۔

پپلاں ضلع میانوالی سے لقمان احمد انصاری صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ ایک شکایت ہے کہ سیکرٹ سروس کی ٹیم پہلے ہی کافی تھی کہ آپ نے اس میں نیا کردار صالحہ کو بھی شامل

کر دیا ہے۔ اب صالحہ عطار کے ساتھ اٹیچ ہو رہی ہے پھر تنویر کی طرح
ایک اور رقیب بھی پیدا ہو جائے گا۔ اس طرح یہ معاملہ بڑھ بھی سکتا
ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ صالحہ کو ٹیم سے باہر ہی
رکھیں تو بہتر ہو گا۔"

محترم لقمان احمد انصاری صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بیحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو آپ نے اس
مشہور شعر پر عمل کیا ہے کہ:

مکھی کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانے کا ہو گا

یعنی شہد کی مکھی کو باغ میں نہ جانے دیا جائے کہ تاکہ وہ پھولوں سے شہد
حاصل کرے گی۔ چھتہ بنائے گی۔ چھتے سے موم نکلے گا۔ موم سے شمع
بنے گی اور جب شمع جلے گی تو پروانے اس کی روشنی پر آ کر جل جائیں
گے۔ اس طرح ان کا خون ناحق ہو گا۔ چنانچہ پروانوں کو خون ناحق
سے بچانے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ شہد کی مکھی کو باغ میں ہی نہ جانے
دیا جائے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم۔اے

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانے کا ہو گا

بی کلب کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے فیری
کے مسافر ایک قطار کی صورت میں ساحل پر پہنچ رہے تھے اور پھر
اس کی نظریں ایک ایشیائی نوجوان پر پڑیں تو اس کے چہرے پر بے
اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ یہ علی عمران تھا اس کے چہرے پر بڑی
معصومیت تھی اور وہ اس طرح آنکھیں جھپکاتا ہوا ادھر ادھر دیکھ
رہا تھا جیسے کوئی بچہ پہلی بار میلے میں آیا ہو۔ اس کے جسم پر براؤن
رنگ کا سوٹ تھا۔ چند لمحوں بعد وہ جیسے ہی ساحل پر پہنچا بی کلب
تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کے قریب پہنچ گیا۔

"ہیلو مسٹر علی عمران میرا نام بی کلب ہے"۔۔۔۔ بی کلب نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"پیکاک یعنی مور۔ بھئی کمال ہے کہ کامبا جزیرے کے اگر
پیکاک اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں تو پی ہن یعنی مورنی وہ تو

نجانے کس قدر خوبصورت ہوتی ہو گی"—— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"بیکاک نہیں بی کاب۔ ویسے آپ نے خوامخواہ اپنے ساتھیوں کو اپنے سے علیحدہ کیا اور انہیں ماسک میک اپ کرنے پر مجبور کر دیا۔ حالانکہ ہمارا مقصد تو صرف آپ کا استقبال کرنا تھا کیونکہ آپ جیسے معروف ایجنٹوں سے ملنے کے بعد ہمیں بھی کچھ سیکھنے کا موقعہ مل جائے گا"—— بی کاب نے مسکرا کر بڑی خوش دلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل یہاں تفریح کرنے آئے ہیں اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ تفریح کا لطف اپنے اپنے طور پر ہی آتا ہے بہرحال آپ کا بیحد شکریہ"—— عمران نے کہا۔

"آیئے ادھر ایک خوبصورت سا ریستوران ہے وہاں چل کر بیٹھتے ہیں گھبرائیں نہیں میرے آدمی اس وقت تک آپ کے خلاف انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے جب تک میں انہیں اشارہ نہ کر دوں اور میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے"—— بی کاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بی کاب کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے اور یہ نوجوان شدید احساس برتری کا شکار ہے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک خوبصورت سے ریستوران میں میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔

"واقعی خوبصورت ریستوران ہے۔ ہاں تو مسٹر بی کاب اب

آپ یہ بتائیں کہ اب تو آپ بلیک تھنڈر سے منسلک ہیں اور اس سے پہلے آپ کس ایجنسی سے متعلق تھے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے آرڈر دے دوں پھر بات ہو گی۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ویٹرس کو اشارہ کیا تو وہ تیر کی طرح ان کی میز کے قریب پہنچ گئی۔

"لیمن جوس اگر مل جائے تو"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب نے ویٹرس کو اپنے لئے شراب اور عمران کے لئے جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"جی اب پوچھئے آپ کیا پوچھ رہے تھے"—— ویٹرس کے جانے کے بعد بی کاب نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب پوچھنے کے لئے باقی رہ ہی کیا گیا ہے"—— عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بی کاب بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"—— بی کاب نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"جس کے متعلق پوچھنا تھا اسے تو آپ نے واپس بھجوا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب پہلے چند لمحے تک خاموش رہا پھر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ویٹرس سے ہے۔ اوہ۔ یہ کاما ہے۔ یہاں صرف دولت کا راج ہے اگر آپ کی جیب میں دولت ہے تو پھر یہاں یہ ویٹرس کیا شہزادیاں بھی آپ کے پیر دھو کر پی سکتی ہیں"۔ بی کاب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا حیرت ہے۔ واقعی پی جاتی ہیں پیر دھو کر"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی معصوم سے لہجے میں کہا تو بی کاب ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ کے بارے میں فائل میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس پر حقیقتاً مجھے یقین نہ آیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کی جائے ورنہ تو شاید واقعی وہ فیری ہی سمندر میں غرق کر دی جاتی جس پر آپ اپنے ساتھیوں سمیت سوار تھے"۔ اچانک بی کاب نے سنجیدہ لہجے میں کہا اسی لمحے ویٹرس واپس آئی اور اس نے شراب کا جام بی کاب کے سامنے اور لیمن جوس کا گلاس عمران کے سامنے رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گئی۔

"اب آپ کو کم از کم اس بات پر تو یقین آگیا ہو گا کہ فائل بنانے والے احمق تھے"۔۔۔۔ عمران نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو بی کاب ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی وہ احمق تھے لیکن انہوں نے ایک بات سچ لکھی ہے کہ آپ اپنے آپ کو احمق ظاہر کرتے ہیں لیکن دراصل آپ احمق نہیں ہیں"۔۔۔۔ بی کاب نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے

کہا۔

"پھر تو وہی چیز ہو سکتی ہے مسٹر بی کاب جو موجود ہوتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بی کاب ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اسی لمحے ویٹرس دوبارہ ان کے قریب آئی اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ کی کال ہے مسٹر بی کاب"۔۔۔۔ ویٹرس نے فون پیس بی کاب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"یعنی آپ کے پاس واقعی دولت ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بی کاب چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ اچانک کیوں الجھی ہوئی باتیں شروع کر دی ہیں"۔۔۔۔ بی کاب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ ویٹرس بھی جانتی ہے۔ حالانکہ میری اطلاع کے مطابق آپ کی یہاں آمد آج صبح ہی ہوئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں کاما کا تو سارا شہر مجھے جانتا ہے کیونکہ میں اکثر یہاں تفریح کے لئے آتا جاتا رہتا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون کا بٹن آن کر دیا۔

"راجر بول رہا ہوں باس عمران کے تمام ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ ان سب نے علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں کمرے لئے ہیں

اور ہوٹلوں میں جانے سے پہلے انہوں نے مارکیٹ سے اسلحہ اور بی سکس ٹرانسمیٹر بھی خریدے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ہلکی سی آواز عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی شاید بی کاب خود یہ آواز عمران تک پہنچانا چاہتا تھا اس لئے اس نے رسیور کو کان سے ذرا فاصلے پر رکھا ہوا تھا اور عمران رپورٹ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"ہاں تو عمران صاحب آپ کی آمد یہاں لارڈ مارٹن کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن آپ نے لارڈ مارٹن سے جو کچھ پوچھنا ہے وہ آپ مجھ سے بھی پوچھ سکتے ہیں"۔ بی کاب کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"لارڈ مارٹن سے میں نے پوچھنا ہے کہ وہ لارڈ کیسے بن گیا۔ میرا مطلب ہے وہ موروثی لارڈ تو نہیں ہے۔ اس کا والد تو یونیورسٹی میں پروفیسر تھا جبکہ وہ لارڈ بھی اور واقعی سکہ بند لارڈ ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہو تو آپ بتا دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا تو خیال ہے کہ لارڈ مارٹن موروثی لارڈ ہے"۔ بی کاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں براہ راست لارڈ مارٹن سے پوچھ لوں تاکہ حقائق سامنے آجائیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھا لیا۔

"کیا مطلب۔ لارڈ آپ کو جانتا ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے حیران ہو کر کہا۔

"تو اس نے آپ کو نہیں بتایا حیرت ہے حالانکہ وہ تو بڑے فخر سے بتاتا ہے کہ وہ کنگ آف ڈمپ کے ولی عہد پرنس آف ڈمپ کو جانتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انکوائری کے بٹن پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ مارٹن کی رہائش گاہ لارڈ ہاؤس کا نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ بی کاب خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے رابطہ آف کیا اور پھر انکوائری کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"لارڈ ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ فون پیس میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد لارڈ مارٹن کی

بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"لارڈ مارٹن پرنس آف ڈمپ بول رہا ہوں۔ یہاں کامبا کے ساحل پر انتہائی خوبصورت ریستوران ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے بی کاب صاحب کو میرے استقبال کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ انہوں نے مجھے از راہ اخلاق لیمن جوس کا ایک گلاس بھی پلا دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بی کاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے کے عضلات سکڑ سے گئے تھے۔

"کون بی کاب۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو تمہاری یہاں آمد کا بھی علم نہیں ہے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں موجود ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہاں موجودگی کا کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ آپ کی موجودگی سے فضا معطر ہو جاتی ہے پھولوں کے چہرے کھل اٹھتے ہیں' بہاروں میں رنگ آجاتے ہیں' چہروں پر مسرت اور شادمانی کی لہریں دوڑنے لگ جاتی ہیں۔ ویسے بی کاب صاحب نے آج صبح ہی آپ سے بڑی طویل ملاقات کی ہے ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کو اپنا نام پیکاک بتایا ہو۔ میں بھی پہلے یہی سمجھا تھا اور بڑا حیران ہوا تھا کہ کامبا کے پیکاک اگر اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں تو پی ہن کی خوبصورتی کا تو واقعی جواب نہیں

ہو گا لیکن انہوں نے ازراہ کرم میری تصحیح کر دی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بی کاب سے میری بات کرا سکتے ہو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی تلخ سے لہجے میں کہا گیا۔

"کیوں نہیں۔ وہ میرے پاس ہی موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون پیس بی کاب کی طرف بڑھا دیا۔

"یس بی کاب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے فون پیس لے کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بی کاب یہ تم نے کیا حماقت کی ہے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی اس کے سامنے آنے کی۔ اب یہ کسی عفریت کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائے گا"۔۔۔۔ لارڈ کی غصیلی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن دبے ہونے کی وجہ سے لارڈ کی آواز اب واضح طور پر عمران کو سنائی دے رہی تھی۔

"میرا کام کرنے کا طریقہ اپنا ہوتا ہے لارڈ صاحب اور میں اپنی مرضی سے کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ باقی رہا عمران تو میں نے اس سے مل لیا ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کتنے پانی میں ہے اب میں جب چاہوں صرف آنکھ کے ایک اشارے سے اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے لیکن میں فی الحال ایسا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنے دل کی تمام حسرتیں پوری کر لے تاکہ پھر اسے گلہ نہ رہے کہ اسے کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا"۔۔۔۔ بی کاب نے عمران کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی میں بہرحال واپس جا رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بی کاب نے فون آف کیا اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔

"عمران صاحب اب جب کہ لارڈ صاحب واپس جا رہے ہیں تو اب میرا بھی یہاں ٹھہرنا فضول ہے۔ آپ البتہ جب تک چاہیں یہاں رہیں۔ گھومیں پھریں، تفریح کریں۔ البتہ آپ کے حق میں بہتر یہی رہے گا کہ آپ کامبا میں تفریح کرنے کے بعد یہیں سے سیدھے واپس اپنے وطن چلے جائیں"۔۔۔۔ بی کاب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور وہاں جا کر صدقہ دیں، خیرات کریں، شکرانے کی نفلیں پڑھیں کہ آپ زندہ بچ کر آ گئے ہیں۔ کم از کم فقرہ تو پورا بول دیا کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی بات تو ایسی ہی ہے۔ بہرحال آپ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیوں کو میری طرف سے انعام سمجھیں گڈ بائی"۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے وہ بل تو دیتے جاؤ۔ میں تو بہرحال یہاں اجنبی ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب ہنس دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سر پر ہاتھ رکھ

کر مخصوص انداز میں بالوں کو ایڈجسٹ کیا تو اس نے ریستوران کے دائیں کونے میں بیٹھے ہوئے جوانا کو اٹھ کر بی کاب کے پیچھے جاتے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ جب بی کاب اور جوانا دونوں ریستوران سے باہر چلے گئے تو عمران کرسی سے اٹھا اور اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"پارک ہوٹل"۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ایک جدید چار منزلہ ہوٹل کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا اور اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی پھر مڑ کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ کمرہ اس نے فلوریڈا سے ہی فون کر کے بک کرا لیا تھا۔ کمرے میں پہنچ کر عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور کریڈل کو دو تین بار پریس کیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہوٹل آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کراؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک باوقار سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں فاسٹر"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہوٹل کے کمرے سے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو آپ پہنچ گئے۔ وہ بی کلب وغیرہ کا کیا ہوا"۔ فاسٹر نے پوچھا۔

"اس نے واقعی میرا استقبال کیا۔ ہم ریستوران میں بیٹھے رہے۔ اس نے مجھے لیمن جوس پلایا اور پھر ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب وہ تو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے خاتمے کی باتیں کر رہے تھے اس لئے تو میں نے آپ کو کال کیا تھا"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کے آدمی فیری میں موجود تھے کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ میرے ساتھیوں نے ماسک میک اپ کیا ہے اس کے آدمیوں نے میرے ساتھیوں کی نگرانی کی اور پھر ریستوران میں ہی اسے رپورٹ دی۔ البتہ انہیں شاید میرے ساتھی جوانا کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ وہ میرے ساتھ تھا اور اب وہ بی کاب کی نگرانی کر رہا ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ لارڈ مارٹن کے بارے میں تمہارے پاس کیا تازہ ترین رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔ عمران

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے فون آنے سے پہلے مجھے میرے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ لارڈ مارٹن اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں کاما سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ہیلی کاپٹر کا رخ فلاڈ یفیا کی طرف ہے لیکن میں نے اپنے آدمی سے کہہ دیا ہے کہ وہ وہیں نگرانی کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لارڈ مارٹن ڈاج دینے کے لئے واپس گیا ہو"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"نہیں میری ریستوران میں بیٹھے ہوئے بی کاب کی موجودگی میں اس سے بات ہوئی ہے اس نے کہا ہے کہ وہ واپس جا رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر عمران صاحب آپ کا یہاں آنا تو بیکار ثابت ہوا"۔ فاسٹر نے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے آپ لارڈ مارٹن کے پیچھے آئے تھے اور لارڈ مارٹن واپس چلا گیا"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"لیکن یہاں ایک فائدہ تو ہوا ہے کہ بی کاب سے ملاقات ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بی کلب بھی شاید لارڈ مارٹن کی وجہ سے یہاں آیا ہو گا۔ اب وہ بھی واپس چلا جائے گا"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال دوسرا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیا۔ عمران صاحب" ——— فاسٹر نے پوچھا۔

"بتاتا ہوں پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں کامبا میں کتنے عرصے سے ہو"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں آئے ہوئے ایک سال تو ہو گیا ہے" ——— فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تم یہاں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو گے۔ یہ بتاؤ کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ یہاں کامبا میں ہی بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہو" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب یہاں تو کسی لیبارٹری کی موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کامبا کچھ زیادہ بڑا جزیرہ نہیں ہے اور پورا جزیرہ آباد ہے۔ بہت تھوڑے سے علاقے میں ایک خاص قسم کی لکڑی کے جنگلات ہیں لیکن وہ بھی یہاں کی مقامی انتظامیہ کے تحت ہیں۔ وہاں کا ایک ایک درخت کاؤنٹ ہوتا ہے اور پھر اس کی لکڑی فروخت ہوتی ہے اور یہ بھی اس لئے ہے کہ یہ لکڑی اس قدر قیمتی ہے کہ صرف اس کی فروخت سے ہی مقامی انتظامیہ کو اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اسے یہاں کے لوگوں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں لگانا پڑتا" ——— فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لکڑی کون خریدتا ہے۔ میرا مطلب ہے مقامی طور پر خریدی جاتی ہے یا ایکریمیا جا کر فروخت ہوتی ہے" ——— عمران

نے پوچھا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے عمران صاحب لیکن یہ تفصیل آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— فاسٹر نے کہا۔

"میں فیری میں کامبا کے متعلق ایک تعارفی رسالہ دیکھتا رہا تھا اس میں درج ہے کہ یہاں خاص قسم کی لکڑی پیدا ہوتی ہے جس سے کھیلوں کا خصوصی سامان تیار کیا جاتا ہے اور کھیلوں کا سامان بنانے والی یہاں دو فیکٹریاں بھی موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں آپ کی بات درست ہے واقعی یہاں کھیلوں کا خصوصی سامان بنانے والی دو فیکٹریاں موجود ہیں ایک فیکٹری کا نام سپیشل گیم کارپوریشن ہے اور دوسری کا نام کامبا گیم کارپوریشن ہے۔ چھوٹی سی فیکٹریاں ہیں" ——— فاسٹر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اتنا معلوم کر دو کہ ان میں سے کس فیکٹری کا تعلق لارڈ مارٹن سے ہے" ——— عمران نے کہا۔

"لارڈ مارٹن سے تعلق۔ آپ کا مطلب ہے کہ ان میں سے کوئی فیکٹری لارڈ مارٹن کی ملکیت ہے" ——— فاسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ دونوں میں سے ایک فیکٹری بہرحال لارڈ مارٹن کی ملکیت ہو گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی عمران صاحب تو اس سے کیا ہو گا"۔

ماسٹر نے جواب دیا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ تم اور میں کیا کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا بی نکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جوانا کی فریکوئنسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر جوانا اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے بی کاب کی۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر ساحل کے ریستوران سے نکل کر وہ یہاں کی ایک مقامی کالونی نیاگرا فال کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی ون اے بلاک میں پہنچا ہے اور ابھی تک اندر ہے۔ اوور"۔۔۔ جوانا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی نگرانی جاری رکھو لیکن اس کے کسی کام میں مداخلت نہ کرنا لیکن خیال رکھنا اس کی نظروں میں نہ آ جانا۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بے فکر رہیں ماسٹر میں نے پہلے ہی اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہوا ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا نے کہا

تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے باری باری سب ساتھیوں کو کال کر کے انہیں پارک ہوٹل پہنچنے کا کہہ دیا کیونکہ اب ان کا علیحدہ رہنا بے کار ہو گیا تھا۔ عمران سمیت سب بی کاب اور اس کے ساتھیوں کی نظروں میں پہلے ہی آ چکے تھے۔

"باس آخر آپ ان لوگوں کو ڈھیل کیوں دے رہے ہیں۔ یہ سب لوگ ہماری نظروں کے سامنے ہیں آپ حکم کریں تو ہم ایک لمحے میں ان سب کو گولیوں سے اڑا دیں"۔۔۔۔ بی کاب کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کہا تو بی کاب بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے میک اصل بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ لارڈ مارٹن کے پیچھے یہاں آئے ہیں اور اب جب کہ لارڈ مارٹن واپس چلا گیا ہے تو ظاہر ہے وہ بھی اس کے پیچھے واپس چلے جائیں گے اس لئے میرے پاس بظاہر حملہ کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا"۔۔۔۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"لیکن آپ پہلے تو کہہ رہے تھے کہ آپ کو اس عمران کے خاتمے کا مشن ملا ہے"۔۔۔۔ میک نے کہا۔

"ہاں اصل مشن تو یہی ہے لیکن درمیان میں ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے اس عمران کو سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اور لارڈ مارٹن کو انہوں نے صرف اس صورت میں عمران کو ہلاک کرنے کی اجازت دی ہے جب عمران لیبارٹری کے لئے خطرہ بن جائے۔ لارڈ مارٹن دراصل اپنی جان کے خوف سے عمران کو ختم کرانا چاہتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر لیبارٹری کے خطرے کے بغیر میں نے عمران کو ختم کر دیا تو مین ہیڈ کوارٹر تک بہرحال اس کی رپورٹ پہنچ جائے گی کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر کا مخبری کا نظام علیحدہ ہے اس کے بعد لارڈ مارٹن اور باس دونوں نے اس بات سے انکار کر دینا ہے کہ انہوں نے مجھے ہیڈ کوارٹر کے احکامات سے ہٹ کر کوئی حکم دیا ہے اور نتیجہ یہ کہ میں مین ہیڈ کوارٹر سے کوئی انعام حاصل کرنے کی بجائے اس کے عتاب میں آجاؤں گا اس لئے میں نے بھی اپنا ارادہ بدل دیا ہے اب جب تک عمران لیبارٹری کے لئے حقیقی خطرہ نہیں بنے گا اس وقت تک میں بھی اسے ہلاک نہیں کروں گا"۔ بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"۔ میک نے کہا۔

"ہاں مجھے باس نے بتا دیا ہے کہ لیبارٹری یہیں اس کاما

جزیرے میں ہے اس لئے تو لارڈ مارٹن کے واپس چلے جانے کے باوجود یہاں رک گیا ہوں ورنہ تو میں بھی واپس چلا جاتا"۔ بی کاب نے جواب دیا تو جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر آپ نے لیبارٹری کی حفاظت کا تو کوئی بندوبست نہیں کیا۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی بالا ہی بالا وہاں پہنچ جائیں"۔۔۔۔۔ جیک نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ کامبا میں جہاں کہیں جائیں گے ہمیں ان کے بارے میں رپورٹ ملتی رہے گی۔ دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کا سڑک پر بورڈ تو نہیں لگا ہوا کہ وہ اسے پڑھ کر معلوم کر لیں گے کہ یہاں لیبارٹری ہے۔ یہ لیبارٹری بلیک تھنڈر کی ہے۔ اس کی حفاظت بھی انتہائی جدید آلات سے کی جا رہی ہے اس لئے مجھے اس کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے"۔۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بی کاب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بی کاب بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"پارٹنس بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے باس کی بھاری آواز سنائی دی۔

"اوہ باس آپ فرمایئے"۔۔۔۔۔ بی کاب نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ مارٹن صاحب واپس پہنچ گئے ہیں اور ان سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ تم سے سخت ناراض ہیں ان کا کہنا ہے کہ تم انتہائی احمق آدمی ہو کہ بجائے عمران کا خاتمہ کرنے کے تم اس کے ساتھ بیٹھ کر گپیں مار رہے تھے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو بی کاب بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر آپ نے کیا کہا"۔۔۔۔۔ بی کاب نے لطف لینے والے انداز میں کہا۔

"میں نے انہیں بتایا کہ اگر عمران پر وہاں فائر کھول دیا جاتا تو وہ لامحالہ سمجھ جاتا کہ لارڈ مارٹن کی یہاں موجودگی اور اس پر حملے کا مطلب ہے کہ یہاں لیبارٹری ہے۔ اب جب کہ بی کاب اس سے مل کر اسے نفسیاتی طور پر پریشان کر دے گا اور آپ کی واپسی کے بعد وہ لازماً یہی سمجھے گا کہ بی کاب کا مقصد لارڈ مارٹن کی حفاظت تھی اس طرح اس کا ذہن کسی طور بھی لیبارٹری کی طرف نہ جائے گا"۔ پارٹنس نے جواب دیا۔

"بالکل یہی بات ہے باس عمران اور اس کے ساتھی میرے آدمیوں کی نظروں میں ہیں اور لارڈ مارٹن واپس جا چکے ہیں اس لئے اب میں نے یہ دیکھنا ہے کیا عمران اور اس کے ساتھی یہاں صرف لارڈ مارٹن کے پیچھے آئے ہیں یا انہیں کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ کامبا میں ہی وہ سپیشل لیبارٹری ہے جس میں فارمولا پہنچایا گیا ہے۔ اگر انہوں نے لیبارٹری کا رخ کیا تو پھر ان کا خاتمہ

ایک لمحے میں ہو جائے گا اور اگر وہ لارڈ مارٹن کے پیچھے آئے تھے تو پھر لارڈ مارٹن کے واپس جانے کے بعد وہ بھی واپس چلے جائیں گے"۔ بی کلب نے کہا۔

"عمران لارڈ مارٹن کے پیچھے ہی کامبا پہنچا ہے کیونکہ اس نے لارڈ ہاؤس میں فون کر کے لارڈ کے بارے میں معلوم کیا تھا اور لارڈ کے مینجر نے اسے بتایا کہ لارڈ تفریح کے لئے کامبا گئے ہوئے ہیں جس پر وہ کامبا پہنچ گیا"—— پارٹنس نے جواب دیا۔

"مینجر نے اسے کیوں بتا دیا"—— بی کاب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس نے بلیک تھنڈر کے ایک سپر ایجنٹ ٹرومین کی آواز میں مینجر سے بات کی اور مینجر صرف اتنا جانتا تھا کہ ٹرومین کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے اس لئے اس نے بتا دیا۔ یہ تو جب تمہاری طرف سے اطلاع ملی کہ تمہارے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فلوریڈا میں چیک کیا ہے اور وہ فیری سروس کے ذریعے کامبا پہنچ رہے ہیں تو میں بے حد حیران ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ لارڈ مارٹن کامبا گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر ان کے مینجر سے بات کی تب معلوم ہوا کہ عمران کی تو نہیں بلکہ ٹرومین کی کال آئی تھی اور میں سمجھ گیا کہ عمران نے ٹرومین کی آواز میں کال کر کے معلوم کیا ہو گا"۔ پارٹنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایک اقدام کی مجھے سمجھ نہیں آئی باس اور میں اس سلسلے میں آپ سے بات بھی کرنا چاہتا تھا"۔ اچانک بی کلب نے کہا۔

"وہ کیا"—— پارٹنس نے چونک کر پوچھا۔

"فلوریڈا کے ساحل پر عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے وہ اصل شکلوں میں ہی فیری پر سوار ہوئے لیکن راستے میں ان کے ساتھیوں نے میک اپ کر لیا جب کہ عمران نے میک اپ نہیں کیا اور وہ اصل شکل میں ہی کامبا پہنچا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے میک اپ کیوں کئے تھے"۔ بی کلب نے کہا۔

"تمہارے آدمی یقیناً اس فیری میں اس کے ساتھ ہی آئے ہوں گے"—— باس نے پوچھا۔

"یس باس میرے دو آدمی ان کے ساتھ تھے اور انہوں نے اس کے ساتھیوں کے میک اپ کو چیک کیا اور اس کی وجہ سے ہی یہاں کامبا میں اس کے ساتھی چیک ہو سکے ہیں"—— بی کلب نے جواب دیا۔

"تو کیا راستے میں اسے کوئی اطلاع بھی ملی تھی"—— باس نے پوچھا۔

"کیسی اطلاع"—— بی کلب نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ کامبا میں تمہاری موجودگی کی اسے اطلاع ملی ہو گی اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو میک اپ کرا دیا ہو

گا"۔ باس نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو پھر وہ خود بھی میک اپ کر لیتا"۔ بی کاب نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں سامنے لانے کی وجہ سے اصل شکل میں کامبا پہنچا ہو اور اس کے ساتھی تمہاری نگرانی کر رہے ہوں"——— باس نے کہا۔

"نہیں باس اس کے سارے ساتھی ہماری نظروں میں ہیں اور وہ علیحدہ تھے۔ عمران اکیلا ساحل پر پہنچا تو میں نے بڑھ کر اس سے خود ہی بات کر لی۔ اب یہ پارک ہوٹل میں موجود ہے اور اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے ہیں"۔ بی کاب نے کہا۔

"وہ یقیناً کسی گہرے چکر میں ہو گا۔ اس کی شاطرانہ ذہانت بھی اس کی مدد کرتی ہے کہ وہ بظاہر کچھ اور نظر آتا ہے اور دراصل وہ کچھ اور کر رہا ہوتا ہے۔ لارڈ مارٹن کی واپسی کے بعد اس کا کامبا میں قیام اس بات کو مشکوک بنا دیتا ہے کہ وہ صرف لارڈ مارٹن کی وجہ سے وہاں گیا ہے"——— باس نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا خیال ہے میں ایکشن میں آجاؤں"——— بی کاب نے کہا۔

"مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تم جیسے حالات دیکھو ویسے ہی ایکشن کرو بہرحال اس فارمولے اور اس لیبارٹری کی حفاظت مطلوب ہے"——— باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کل تک دیکھتا ہوں اگر کل یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے واپس نہ گیا تو پھر میں اس کے خلاف ایکشن میں آ جاؤں گا"——— بی کاب نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اب تمہاری وجہ سے وہاں رکا ہوا ہو"۔ اچانک باس نے کہا۔

"میری وجہ سے کیا مطلب باس"——— بی کاب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لارڈ مارٹن کی حفاظت کے لئے وہاں گئے تھے اب جب کہ لارڈ مارٹن وہاں سے واپس چلا گیا ہے تو تمہاری وہاں موجودگی اسے مشکوک کر سکتی ہے"——— باس نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میری یہاں موجودگی سے وہ اس بات پر مشکوک ہو جائے گا کہ لیبارٹری کامبا میں ہی ہے"——— بی کاب نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی تو ہو سکتا ہے"——— باس نے کہا۔

"لیکن میں صرف اس شک کی بنا پر لیبارٹری کو چھوڑ کر کیسے واپس جا سکتا ہوں"——— بی کاب نے کہا۔

"تم ایک کام کرو بظاہر یہاں سے واپس فلوریڈا چلے جاؤ پھر فلوریڈا سے میک اپ میں واپس آجاؤ۔ اس طرح عمران کا شک بھی ختم ہو جائے گا اس کے بعد اگر وہ کامبا میں رہتا ہے تو پھر یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اسے کسی پراسرار ذریعے سے کامبا

میں لیبارٹری کا علم ہو چکا ہے۔ اس صورت میں اسے ایک لمحے کی بھی مہلت دینا حماقت ہو گی"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس آپ کی یہ تجویز بھی درست ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بی کاب نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ٹون چیک کی اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پارک ہوٹل کا نمبر دیں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ بی کاب نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"پارک ہوٹل"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں علی عمران صاحب رہ رہے ہیں ان سے بات کرائیں میرا نام بی کاب ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"لیس سر ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز

سنائی دی۔

"عمران صاحب میں بی کاب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو آپ بول لیتے ہیں ما شاء اللہ ماشاء اللہ چشم بددور"۔ عمران نے کہا تو بی کاب بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کاما جیسے جزیرے پر آکر ہوٹل میں ساتھیوں سمیت قید ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ تو جنت ہے عمران صاحب باہر نکلئے تفریح کیجئے۔ آپ کو یہاں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ ویسے میں آپ کا ساتھ دیتا لیکن اب لارڈ مارٹن کے واپس چلے جانے کے بعد مجبوراً مجھے بھی واپس جانا پڑ رہا ہے اس لئے مجبور ہوں"۔ بی کاب نے کہا۔

"خصوصی طور پر اس اطلاع کا بے حد شکریہ۔ دراصل میں اور میرے ساتھی تم جیسے سپر ایجنٹ کے خوف سے کمروں میں بند ہوئے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ ایک تو لفظ تھنڈر ہی بذات خود بیحد خوفناک ہے پھر تھنڈر بلیک بھی ہو اور پھر اس کا سپر ایجنٹ۔ یہ سب مل کر ظاہر ہے اس قدر خوفناک صورت حال بن جاتی ہے کہ مجھ جیسے کمزور دل بھلا تفریح کیا خاک کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے تو آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میرا آپ کے خلاف حرکت میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور اب بھی میں آپ کو اس لئے اطلاع دے رہا ہوں کہ شاید آپ یہ سمجھ رہے ہوں کہ میں

آپ کی نگرانی کر رہا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"نگرانی تو اہم لوگوں کی ہوتی ہے۔ ہم جیسوں کو بھلا کون پوچھتا ہے۔ بہرحال اس اطلاع کا شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"او کے گڈ بائی"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس یہ عمران واقعی ذہین آدمی ہے۔ آپ کی بات سے اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ آپ اسے خصوصی طور پر واپس جانے کی اطلاع دے رہے ہیں"۔۔۔۔ میک نے کہا۔

"ظاہر ہے ذہین آدمی تو وہ ہے اس لئے تو وہ اس طرح معروف ہے لیکن مجھے نظر آرہا ہے کہ اس کی موت واقعی تقدیر نے میرے ہاتھوں لکھ رکھی ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ہوٹل پارک کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں عمران صاحب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہوٹل مینجر فاسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے فیکٹریوں نے بارے میں"۔۔۔۔ عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب کامبا گیم فیکٹری کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ ہارٹن کا نام شامل ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس فیکٹری میں کوئی آدمی تمہارا واقف ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اس کا سیکورٹی آفیسر میرا دوست ہے وہ یہاں ہوٹل میں بھی اکثر آتا جاتا رہتا ہے"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"کس ٹائپ کا آدمی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹائپ سے آپ کا کیا مطلب ہے عمران صاحب"۔ فاسٹر نے پوچھا۔

"میں اس سے مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ یہ معلومات اس سے کس انداز میں حاصل کی جائیں۔ کیا دولت دے کر یا ریفرنس دے کر یا کوئی اور طریقہ"۔ عمران نے کہا۔

"اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ کبھی اس بارے میں اس سے بات نہیں ہوئی"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"اس کا نام کیا ہے اور وہ رہتا کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام جوڈی ہے اور وہ رہتا بھی اسی فیکٹری میں ہی ہے"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی آدمی"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب میں تو اور کسی سے واقف نہیں ہوں"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سیکورٹی آفیسر جوڈی کو یہاں ہوٹل میں بلوا سکتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں لیکن وجہ کیا بتاؤں"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"جو کچھ وہ یہاں کرنے آتا ہو وہی کچھ کہہ دینا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں ایک ویٹرس کیمی سے ملنے آتا ہے وہ اس کی گرل فرینڈ ہے"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ کیمی کہاں رہتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن اگر آپ کہیں تو میں معلوم کر لیتا ہوں"۔۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"ہاں معلوم کر کے مجھے بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ کیا اس وقت کیمی ڈیوٹی پر ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"او کے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب یہ کیسا مشن ہے کہ آپ مسلسل کمرے میں بند ہو کر بیٹھ گئے ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم پر بھی شاید اس بی کاب کی باتوں کا اثر ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تفریح کی بات کر رہا تھا۔ میرا مطلب تو مشن سے تھا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمارا اصل مشن اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہے جہاں یہ فارمولا پہنچایا گیا ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کہ یہ لیبارٹری اسی جزیرہ کالمبا میں ہی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ

ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"یہ اندازہ آپ نے کیسے لگایا"—— صفدر نے پوچھا۔

"اس کے پس منظر میں بہت سے عوامل ہیں۔ چونکہ آپ سب لوگ یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو رہے ہیں اور آپ سب کے چہروں پر شدید بوریت کے تاثرات بھی واضح طور پر نمایاں ہیں خاص طور پر تنویر کا چہرہ تو بتا رہا ہے کہ وہ مرنے کی حد تک بور ہو چکا ہے اس لئے تمہاری بوریت دور کرنے کے لئے مجبوراً مجھے سارا پس منظر بتانا پڑ رہا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بلیک تھنڈر کے اصول کے مطابق جو سیکشن حرکت میں آتا ہے کام بھی اسی سیکشن کی لیبارٹری میں ہوتا ہے چونکہ اس فارمولے کے لئے ناور سیکشن حرکت میں آیا ہے اس لئے لامحالہ فارمولا ناور سیکشن کی لیبارٹری میں ہی پہنچایا گیا ہے۔ ہم ناور سیکشن کے آدمیوں پر کام کرتے ہوئے لارڈ مارٹن تک پہنچے۔ لارڈ مارٹن کے بارے میں اس کے مینجر نے بتایا کہ وہ تفریح کرنے کاصبا گیا ہے اس سے چونکہ پوچھ گچھ ضروری تھی اس لئے ہمیں کاصبا آنا پڑا۔ میرے ذہن میں اس سلسلے میں دو آئیڈیے تھے' ایک تو یہ کہ لارڈ مارٹن واقعی تفریح کرنے یہاں آیا ہے اور دوسری صورت یہ بھی تھی کہ ہو سکتا ہے گاسکن سے اسے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ میں اس کی حقیقت سے واقف ہو گیا ہوں اس لئے وہ مجھ سے چھپنے کے لئے یہاں آیا ہو"—— عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو پھر اس کا مینجر کیوں بتاتا کہ وہ کاصبا گیا

ہے"—— صفدر نے کہا۔

"میں نے اس کے مینجر سے ٹرومین بن کر بات کی تھی اور چونکہ یہ بات اب حتمی طور پر طے شدہ ہے کہ لارڈ مارٹن کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے بلکہ وہ ناور سیکشن کا چیئرمین بھی ہے تو لامحالہ وہ اور اس کا مینجر بلیک تھنڈر کے اہم سپر ایجنٹوں سے بھی واقف ہوں گے اس لئے میں نے ٹرومین بن کر بات کی اور اس کے مینجر کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ واقعی ٹرومین کو بلیک تھنڈر کا ہی ایجنٹ سمجھتا ہے چنانچہ اس نے کاصبا کا حوالہ دے دیا۔ اب ظاہر ہے لارڈ مارٹن مینجر سے یہ تو نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ علی عمران سے بچنے کے لئے کاصبا جا رہا ہے اس لئے تفریح کی بات کی گئی ہے میرے ذہن میں چونکہ یہ آئیڈیا موجود تھا اس لئے میں نے خود بھی اور تم سب کو بھی بغیر میک اپ کے فلوریڈا سے یہاں آنے کا پروگرام بنایا تاکہ اگر لارڈ مارٹن واقعی مجھ سے چھپ کر یہاں پہنچا ہوا ہے تو اس نے لامحالہ یہاں میری چیکنگ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا۔ اس کے علاوہ مجھے معلوم تھا کہ فلوریڈا میں پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ماسٹر بھی کاصبا میں شفٹ ہو چکا ہے۔ وہ اس ہوٹل کا مینجر ہے۔ چنانچہ میں نے فلوریڈا سے ہی اسے فون کیا اور یہاں اپنے اور تمہارے کمرے بک کرانے کے ساتھ ساتھ اس کی یہ ڈیوٹی بھی لگا دی کہ وہ ہمارے کاصبا پہنچنے سے پہلے ہماری چیکنگ کے سلسلے میں لارڈ مارٹن کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس کر لے۔ چنانچہ دوران سفر ماسٹر کا

فون آیا کہ بی کاب اور اس کے آدمی ہمارے استقبال کے لئے یہاں موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے تم سب کو میک اپ کا کہہ دیا لیکن میں خود بغیر میک اپ کے یہاں پہنچا تاکہ بی کاب سے فوری ٹکراؤ ہو سکے اور مجھے معلوم ہو جائے کہ لارڈ مارٹن کس ٹائپ کے آدمی کو سامنے لایا ہے۔ اس آدمی کی ٹائپ سے ہی معلوم ہو جائے گا کہ لارڈ مارٹن نے آخر کامبا جزیرے کا ہی رخ کیوں کیا ہے۔ بہرحال بی کاب خود مجھ سے ٹکرایا اور اپنے طور پر اس نے مجھ پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کی کوشش کی اور پھر اسے ملنے والی فون کال سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کے آدمی تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ بی کاب [illegible] جانتا ہے یا میرے متعلق اسے پہلے سے ہی بریف کر دیا گیا ہے اور اس کے آدمی بھی ہمارے ساتھ فیری میں سفر کر رہے تھے اس لئے انہوں نے تمہیں میک اپ کرتے دیکھا اور تمہارے پیچھے لگے رہے۔ بی کاب سے ملاقات کے بعد ایک اور بات سامنے آئی کہ بی کاب بھی بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے اور اس کا تعلق ناور سیکشن سے ہے۔ بی کاب کی یہاں موجودگی سے مجھے ایک اور شک پڑ گیا کہ کہیں وہ لیبارٹری کامبا میں ہی نہ ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس شک کی وجہ"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وجہ یہ کہ اپنے بہت سے آدمیوں کی پے در پے موت سے گھبرا کر یقیناً ناور سیکشن نے بی کاب کو میرے خلاف کام کرنے کا

حکم دیا ہو گا پھر انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ لارڈ مارٹن سے میں اس لیبارٹری کا پتہ چلا سکتا ہوں۔ اب دو صورتیں سامنے آئی ہوں گی کہ لیبارٹری اگر کامبا میں ہے اور لارڈ مارٹن ولنگٹن میں تو بی کاب کس طرح لارڈ مارٹن اور لیبارٹری دونوں کی حفاظت کرے گا۔ اس لئے یہ طے ہوا ہو گا کہ لارڈ مارٹن بھی تفریح کے بہانے کامبا پہنچ جائے اور بی کاب اس کی حفاظت کے بہانے" اس طرح دونوں کام بیک وقت ہو سکتے ہیں۔ اس بات کو کنفرم کرنے کے لئے میں نے بی کاب کے سامنے براہ راست لارڈ مارٹن سے بات کی تو لارڈ مارٹن نے فوراً ہی واپسی کی بات کر دی۔ فاسٹر کے آدمی لارڈ مارٹن کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس طرح فاسٹر کے ذریعے مجھے اطلاع مل گئی کہ لارڈ مارٹن واقعی واپس چلا گیا ہے لیکن بی کاب یہاں موجود ہے جب کہ اگر اس کا مقصد صرف لارڈ مارٹن کو مجھ سے تحفظ دینا ہوتا تو لامحالہ وہ بھی لارڈ مارٹن کے ساتھ ہی واپس چلا جاتا لیکن لارڈ مارٹن کی واپسی کے باوجود وہ یہاں موجود ہے۔ اب ایک اور پوائنٹ بھی سامنے آتا ہے کہ ناور سیکشن کا ہر آدمی گیمز کے لئے سامان سپلائی کرنے والے ادارے سے منسلک ہے اور ان اداروں میں لارڈ مارٹن کا بڑا حصہ ہے۔ فیری میں سفر کے دوران میں جو رسالہ پڑھ رہا تھا اور جسے جولیا نے پڑھنے نہ دیا تھا۔ وہ کامبا کے بارے میں ایک تعارفی تفصیلی رسالہ تھا۔ بہرحال اس میں یہاں موجود دو فیکٹریوں کے بارے میں ذکر موجود تھا جو گیمز کے لئے

سامان تیار کرتی ہیں میں نے فاسٹر سے بات کی تو فاسٹر نے بھی بتایا کہ واقعی یہ دو فیکٹریاں موجود ہیں۔ میں نے فاسٹر سے کہا کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ ان دونوں فیکٹریوں یا ان میں سے کسی ایک فیکٹری میں لارڈ مارٹن کا بھی حصہ ہے یا نہیں۔ اور ابھی تمہارے سامنے فاسٹر نے بتایا ہے کہ ایک فیکٹری جس کا نام کامبا کیم فیکٹری ہے۔ اس کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ مارٹن کا بھی نام موجود ہے۔ ادھر ابھی تھوڑی دیر پہلے بی کاب نے خود فون کر کے مجھے خصوصی طور پر یہ بتانا چاہا کہ لارڈ مارٹن کے جانے کے بعد وہ بھی واپس جا رہا ہے۔ اس طرح بطور سیکشن نے خود فون کر کے مجھے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ کامبا میں لیبارٹری نہیں ہے بلکہ لارڈ مارٹن صرف مجھ سے چھپنے کے لئے یہاں آیا تھا اور بی کاب صرف لارڈ مارٹن کا تحفظ کر رہا تھا لیکن اس کے لئے بی کاب کو خصوصی طور پر اطلاع دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ جوانا بی کاب کی نگرانی کر رہا ہے جوانا کو اس کے آدمی مارک نہیں کر سکے اور تمہارے سامنے میں نے جوانا کو ہدایت دے دی ہے کہ اگر بی کاب کامبا سے باہر جائے تو وہ بھی اس کے پیچھے جائے اور اگر وہ وہاں سے پھر واپس کامبا آئے تو جوانا مجھے اس کی اطلاع کر دے گا۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری اسی کامبا کیم فیکٹری کے نیچے بنائی گئی ہو۔ فاسٹر نے اس سیکورٹی آفیسر جوڈی کے متعلق بتایا ہے اس سے اس بارے میں کوئی کلیو مل سکتا ہے"۔ عمران نے

تفصیل بتاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ فاسٹر صاحب آپ سے صرف فون پر ہی کیوں بات کرتے ہیں جب کہ وہ اسی ہوٹل کے بھی مینجر ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"باہر لازماً بی کاب کے آدمی موجود ہوں گے اور فاسٹر یہاں آنے پر وہ ان کی نظروں میں آجائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اس لئے آپ یہاں کمرے میں بند ہوئے بیٹھے ہیں کہ جب تک لیبارٹری کے بارے میں کوئی حتمی کلیو نہ ملے آپ کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتے"۔۔۔۔ اس بار کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بی کاب کے آدمی باہر موجود ہیں۔ وہ لامحالہ ہماری نگرانی کریں گے اور میں نہیں چاہتا کہ حتمی کلیو ملے بغیر خواہ مخواہ الجھتا پھروں۔ ہو سکتا ہے میرے اندازے غلط ہوں اور لیبارٹری یہاں موجود نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں سے تفصیل سننے کے بعد بوریت کے تاثرات واقعی دور ہو گئے تھے۔

"شکر ہے تم لوگوں کے چہروں پر رونق تو آئی ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ واپس جا کر تمہارے چیف کو کیا جواب دوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب چیف کو جواب دینے کا ہماری بوریت سے کیا

تعلق"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"بڑا گہرا تعلق ہے۔ ماشاء اللہ تمہارے چیف نے چن چن کر انتہائی حسین اور وجیہہ شخصیتیں سیکرٹ سروس میں بھرتی کر رکھی ہیں اور کسی شاعر نے کہا ہے کہ اداس اور بور لوگوں سے ملنا نہیں چاہئے ورنہ ملنے والے کا حسن بکھر جاتا ہے۔ اگر ملنے والے کا حسن بکھر سکتا ہے تو بذات خود ان اداس اور بور لوگوں کا کیا حال ہوتا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے اگر تم اس طرح ہمیں تفصیل بتا دیا کرو تو کیا تمہاری زبان گھس جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تفصیل بتانے کے بعد میری شخصیت خود خالی خالی رہ جاتی ہے اور اگر جولیا نے اس شاعر کے قول پر عمل کرنا شروع کر دیا تو"۔ عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران کی اس بات پر تنویر بھی ہنس پڑا تھا۔

"وہ تو تفصیل نہ بتانے کے باوجود بھی تمہاری یہ حالت ہے کہ اداس الو دکھائی دیتے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اس کا فیصلہ تو جولیا کر سکتی ہے کہ الو اداس ہوتا ہے یا گدھا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ پے در پے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور سب نے شاید جبراً اپنی اپنی ہنسی روکنے کے لئے منہ بند کر لئے۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیمی گزشتہ دو روز سے رخصت پر ہے۔ اس کی رہائش گاہ یہیں کی ایک کالونی میں ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ وہ فلوریڈا گئی ہوئی ہے میں چاہتا تھا کہ اس کی مصروفیات کے بارے میں معلومات کر کے آپ کو بتاؤں اس لئے دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"جوڈی کے متعلق معلوم کیا ہے کہیں وہ بھی تو اس محترمہ کے ساتھ فلوریڈا نہیں گیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے وہ فیکٹری میں ہی ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"اس سے کس نمبر پر رابطہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو فاسٹر نے نمبر بتا دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو فاسٹر نے حلیہ بھی بتا دیا۔

"اوکے اب میں خود ہی اس سے بات کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر اسے چھوڑ کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور فاسٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"کاما کیم فیکٹری"—— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ولنگٹن سے لارڈ مارٹن کا مینجر بول رہا ہوں۔ سیکورٹی آفیسر جوڈی سے بات کرائیں"—— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں سر"—— دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جوڈی بول رہا ہوں جناب"—— چند لمحوں بعد ایک مودبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر جوڈی آپ کو بتا دیا ہو گا کہ میں لارڈ مارٹن صاحب کا مینجر جیکب بول رہا ہوں"—— عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمایئے سر"—— جوڈی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب کو آپ کے بارے میں خصوصی رپورٹ ملی ہے کہ آپ انتہائی فرض شناس اور دیانتدار آدمی ہیں اور سیکورٹی کے سلسلے میں آپ کی کارکردگی انتہائی شاندار ہے"—— عمران نے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی اور عنایت ہے جناب"—— جوڈی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب نے آپ کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے آپ کو لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم پوسٹ سونپنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی کس میں جناب"—— جوڈی نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لیبارٹری میں"—— عمران نے جواب دیا۔

"مگر جناب اس کے لئے تو مجھے کاما سے باہر جانا پڑے گا اور میں"—— جوڈی نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"آپ سیکورٹی آفیسر ہیں اور آپ کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ آپ کی فیکٹری کے نیچے ایک لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے"۔ عمران نے لہجے میں قدرے ترشی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"فیکٹری کے نیچے۔ اوہ نہیں جناب میں اس فیکٹری میں گزشتہ آٹھ سالوں سے کام کر رہا ہوں۔ اگر اس فیکٹری کے نیچے کوئی لیبارٹری ہوتی تو مجھے لازماً معلوم ہوتا۔ آپ شاید میرا امتحان لے رہے ہیں جناب"—— جوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب میرا یہ مطلب نہیں تھا اور نہ میری یہ جرات ہو سکتی ہے جناب میں تو صرف حقیقت بیان کر رہا

تھا"---- جوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اگر آپ اس لیبارٹری میں اہم عہدہ حاصل نہیں کرنا چاہتے تو ٹھیک ہے آپ کی مرضی گڈ بائی"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے ٹائیں ٹائیں فش"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ضروری تو نہیں کہ تمہارے سب اندازے درست ثابت ہوں"---- تنویر نے موقع دیکھتے ہی کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی ضروری نہیں ہے۔ قدرت اسی لئے تو ایسے موقعے پیدا کر دیتی ہے کہ تنویر بھی بات کرنے کے قابل ہو سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی"---- تنویر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب ہمیں دوبارہ اس لارڈ مارٹن کے پیچھے بھاگنا پڑے گا"---- صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ نے فون ڈائریکٹ کر دیا تھا"---- دوسری طرف سے فاسٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں باہر ایک کال کرنی تھی"---- عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب میں نے معلوم کر لیا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"۔ دوسری طرف سے فاسٹر نے کہا تو عمران تو عمران باقی ساتھی بھی جو لاؤڈر پر اس کی بات سن رہے تھے بے اختیار اچھل پڑے۔

"اچھا وری گڈ۔ کہاں ہے"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"کامبا گیم فیکٹری کے نیچے ہے"---- دوسری طرف سے فاسٹر نے کہا۔

"اس طرح حتمی طور پر اچانک کیسے علم ہو گیا"---- عمران نے پوچھا۔

"میں نے سوچا کہ اگر کامبا میں واقعی کوئی سائنسی لیبارٹری ہے تو لامحالہ کامبا میں رہنے والے ایک آدمی کو اس کا علم ہو گا۔ اس شخص کا نام البرٹ ہے۔ یہ ریٹائرڈ سول انجینئر ہے اور کئی سالوں سے کامبا میں ہی مستقل رہائش پذیر ہے میرے ہوٹل کا مستقل گاہک ہے اس لئے اکثر اس سے ملاقات رہتی ہے۔ ایک بار اس نے بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا میں محکمہ سائنس ریسرچ سے وابستہ رہا ہے اور سائنسی لیبارٹری کی تعمیر کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ اس کی خدمات حکومت ایکریمیا سے ہٹ کر دوسری بڑی تنظیمیں بھی حاصل کرتی رہتی تھیں اس لئے اس نے اس سلسلے میں بے پناہ دولت کمائی اور پھر ریٹائر ہونے کے بعد وہ مستقل طور پر کامبا میں ہی رہائش پذیر ہو گیا۔ میں نے اسے فون کیا تو وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی موجود تھا۔ میں

نے اس سے ویسے ہی گپ شپ کی اور پھر ویسے ہی سرسری طور پر میں نے کہا کہ ایک آدمی بتا رہا تھا کہ کامبا میں بھی کوئی سائنسی لیبارٹری ہے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا تو البرٹ نے کہا کہ یہاں واقعی ایک سائنسی لیبارٹری موجود رہی تھی۔ وہ اس جگہ پر تھی جہاں آج کل کامبا گیم فیکٹری ہے۔ پھر وہ لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور اس کی جگہ فیکٹری بن گئی"۔۔۔۔ فاسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ البرٹ کی یہ بات غلط ہے کہ لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا اور لیبارٹری اب بھی موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ واقعی پہلے لیبارٹری تباہ ہو گئی ہو لیکن پھر اسے خفیہ طور پر نئے سرے سے تعمیر کر لیا گیا ہو لیکن اس سے کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ اس کے نیچے لیبارٹری موجود تھی"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"تمہارے دوست جوڈی سے بات ہوئی ہے۔ وہ گزشتہ آٹھ سالوں سے اس فیکٹری میں کام کر رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ یہاں سرے سے کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ویسے بھی وہ آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔ خاصا سنجیدہ آدمی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کا اس لیبارٹری سے کوئی لنک نہ ہو اس

لئے اسے سرے سے اس بارے میں علم ہی نہ ہو"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"او کے پھر تم ایک کام کرو کہ کار لے کر ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کے ساتھ پہنچ جاؤ میں میک اپ کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ میں خود البرٹ سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو وہاں سے آنے کی ضرورت نہیں ہے عمران صاحب میں آپ کو ہوٹل کا ایک خفیہ راستہ بتا دیتا ہوں۔ اس کا علم میرے علاوہ صرف چند لوگوں کو ہے آپ اس کے ذریعے باہر آجائیں میں وہاں موجود ہوں گا"۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"او کے میں نصف گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم سب بھی میک اپ کر لو اور اپنا سامان بھی اٹھا لو اس خفیہ راستے سے ہم سب یہاں سے اکٹھے نکلیں گے اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جس قدر آرام ہمارے مقدر میں تھا وہ ہم نے کر لیا ہے اب ایکشن کا وقت آنے والا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیکسی فلوریڈا کے ہوٹل تھری سٹار کے سامنے جا کر رکی تو جوانا نے نیچے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ بی کاب کا تعاقب کرتا ہوا کامبا سے فلوریڈا پہنچا تھا اور بی کاب اپنے ایک ساتھی کے ساتھ اسی ہوٹل میں پہنچا تھا۔ ایئرپورٹ پر ان کی کار موجود تھی جب کہ جوانا کو ٹیکسی ہائر کرنے میں وقت لگ گیا تھا لیکن جوانا کو معلوم تھا کہ یہاں کے سسٹم کے مطابق ایئرپورٹ سے مسافروں کو لے جانے والی پرائیویٹ کاروں اور ٹیکسیوں کو ایئرپورٹ چھوڑنے سے پہلے چیکنگ شاپ پر مسافروں کی منزل بتانی پڑتی ہے اس لئے بی کاب کی کار نکل جانے کے باوجود جوانا نے اس چیکنگ شاپ سے ان کی منزل معلوم کر لی تھی اس لئے وہ ٹیکسی میں ایئرپورٹ سے سیدھا ہوٹل تھری سٹار ہی پہنچا تھا۔ تھری سٹار ہوٹل کا ہال خاصا بڑا

اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا لیکن وہاں موجود لوگوں کی تعداد خاصی کم تھی بیشتر میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو ایکریمی لڑکیاں موجود تھیں۔ جوانا نے سرسری انداز میں ہال کا جائزہ لیا لیکن بی کاب اور اس کا ساتھی ہال میں موجود نہ تھا تو جوانا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ابھی دو صاحبان ایئرپورٹ سے یہاں پہنچے ہیں وہ کون سے کمرے میں گئے ہیں"۔ جوانا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سے دو صاحبان کیا نام ہے ان کا"۔۔۔۔ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نام معلوم نہیں ہیں البتہ حلیے معلوم ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے بی کاب اور اس کے ساتھی کے حلیے بتا دیئے۔

"اوہ یہ دونوں صاحبان تھوڑی دیر پہلے یہاں آئے تھے لیکن وہ یہاں رکنے کی بجائے دوسرے راستے سے چلے گئے ہیں میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"دیکھو لڑکی میرا تعلق ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے سمجھیں اس لئے سچ بات کرو ورنہ"۔۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار سہم سی گئی۔

"وہ۔ وہ اوپر مینجر کے پاس گئے ہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ مجھے کہہ گئے تھے کہ اگر کوئی ان کے بارے میں پوچھے تو اسے نہ بتایا جائے"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"اور اب اگر تم نے انہیں میرے متعلق بتایا تو تمہاری یہ نازک سی گردن دس جگہوں سے ٹوٹ جائے گی سمجھیں"۔ جوانا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور مین گیٹ سے نکل کر ایک طرف پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ پارکنگ میں واقعی وہ کار موجود تھی جس میں بی کاب اور اس کے ساتھی آئے تھا اس لئے جوانا مطمئن ہو گیا۔ پھر اسے وہاں تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن نہ ہی بی کاب اور اس کا ساتھی ہوٹل سے باہر آئے اور نہ ہی کوئی کار لینے آیا۔ جوانا ایک بار پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا لیکن اس بار وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کاؤنٹر پر موجود دونوں لڑکیاں بدل چکی تھی۔ جوانا خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب مینجر آفس میں جا کر خود چیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ ان لوگوں کے اتنی دیر تک مینجر آفس میں موجودگی کا بظاہر کوئی جواز نظر نہ آتا تھا۔ مینجر کے آفس کا دروازہ بند تھا اور باہر ایک باوردی آدمی کھڑا ہوا تھا۔

"جی صاحب"۔۔۔۔ اس باوردی آدمی نے جوانا کو دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"اندر مینجر کے پاس کون لوگ موجود ہیں"۔۔۔۔ جوانا نے دربان سے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ صاحب اکیلے ہیں اور لنچ کر رہے ہیں"۔ دربان

نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی ایک گھنٹہ پہلے میرے دوست مینجر کے پاس آئے تھے میں باہر ان کا انتظار کر رہا تھا لیکن ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو دربان چونک پڑا۔

"جی ایک گھنٹے میں تو کئی آدمی مینجر صاحب سے ملنے آ چکے ہیں۔ آپ کن کی بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔ دربان نے کہا تو جوانا نے بی کاب اور اس کے ساتھی کا حلیہ بتا دیا۔

"نہیں جناب میں تو صبح سے یہاں موجود ہوں ان حلیوں کے کوئی صاحبان صاحب سے ملنے نہیں آئے"۔۔۔۔ دربان نے کہا لیکن اس کا جواب دینے کا انداز اور اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"دیکھو میرا تعلق ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے اس لئے میرے ساتھ جھوٹ بولنے کا نتیجہ تم سمجھ سکتے ہو"۔۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ دربان نے نظریں چراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا تھا اور وہ ہوا میں اس طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے ہوا سے لڑ رہا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل

آئیں۔ جوانا نے ایک ہلکا سا جھٹکا دے کر اسے دوبارہ زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اب بولو ورنہ" ——— جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ چلے گئے ہیں عقبی راستے سے چلے گئے ہیں۔ مجھے منیجر صاحب نے بلا کر کہا تھا کہ کوئی پوچھنے آئے تو کہہ دینا کہ ایسے کوئی صاحبان نہیں آئے" ——— دربان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلتے ہوئے انتہائی سہمے ہوئے اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو جوانا آگے بڑھا اور اس نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جوانا اچھل کر اندر داخل ہوا تو سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ میز پر واقعی لنچ کے برتن بھی موجود تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کس انداز میں اندر آئے ہو"۔ اس ادھیڑ عمر نے جوانا کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن جوانا بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھتا آیا تو منیجر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم۔ کیا چاہتے ہو" ——— منیجر نے اس کا جارحانہ انداز دیکھ کر ایک ہاتھ سے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اچھلا اور وہ ایک چیخ مار کر دھماکے سے قالین پر جا گرا۔ جوانا نے جھک کر اسے گلے سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے ہوا میں اٹھا لیا۔ منیجر بھی بالکل اسی

طرح ہوا میں ہاتھ پیر مار رہا تھا جس طرح چند لمحے پہلے دروازے کے باہر موجود دربان ہوا سے لڑ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں تو ایک طرف زبان بھی باہر نکل آئی تھی۔ جوانا نے اسے بھی ایک ہلکا سا جھٹکا دے کر واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اب اگر مجھ سے اس زبان میں بات کی تو گردن توڑ دوں گا بولو کہاں ہے بی کاب اور اس کا ساتھی" ——— جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو منیجر جس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنا گلا مسل رہے تھے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک کک کون۔ کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"۔ منیجر نے رک رک کر کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا ہاتھ گھوما اور منیجر ایک زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور ایک صوفے پر جا گرا۔ اس کے منہ سے کئی دانت پھلجڑی کی طرح نکل کر گرے تھے بلکہ اس کی ناک اور منہ سے بھی خون فوارے کی طرح بہنے لگا تھا اور وہ صوفے پر گرنے کے بعد پلٹ کر نیچے فرش پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ چڑی جیسے جسم ہیں ان کے اور پھر جھوٹ بھی بولتے ہیں"۔ جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بازو سے پکڑ کر منیجر کو اٹھایا اور صوفے کی ایک کرسی پر دھکیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور دوسرا زوردار تھپڑ پڑتے ہی منیجر چیخ مار کر ہوش میں آگیا لیکن ہوش میں آتے ہی اس کی چیخوں

سے کمرہ گونج اٹھا۔

"خاموش رہو ورنہ" ـــــ جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو مینجر کی آواز ہی نکلنی بند ہو گئی۔ وہ بری طرح سہما ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے کی حالت بگڑ گئی تھی۔ دونوں گالوں پر انگلیوں کے نشانات نے زخم سے ڈال دیئے تھے۔ ناک اور منہ سے مسلسل خون ٹپک رہا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"کہاں ہے بی کاب اور اس کا ساتھی" ـــــ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ عقبی راستے سے چلے گئے ہیں" ـــــ مینجر نے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا۔

"کہاں گئے ہیں۔ بولو۔ صحیح جواب دینا" ـــــ جوانا نے کہا۔

"وہ۔ وہ کامبا گئے ہیں" ـــــ مینجر نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن وہ ہوٹل سے باہر تو نہیں نکلے۔ دیکھو سچ بول دو ورنہ"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"بی کاب اور میگ دونوں نے عقبی کمرے میں میک اپ کیا اور پھر عقبی راستے سے چلے گئے۔ انہوں نے یہاں سے کامبا کے لئے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرایا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے اس لئے وہ ایسا کر رہے ہیں" ـــــ مینجر نے جواب دیا۔

"کیا حلیے تھے ان کے جب وہ یہاں سے گئے ہیں"۔ جوانا نے

ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم عقبی کمرے سے راستہ جاتا ہے وہ دفتر واپس نہیں آئے تھے" ـــــ مینجر نے کہا تو جوانا تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا دفتر سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ باہر موجود دربان اب وہاں نظر نہیں آ رہا تھا۔ شاید وہ پہلے ہی دہشت زدہ ہو کر بھاگ گیا تھا جوانا ہوٹل سے نکل کر تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال کار کے ڈور لاک پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ڈور لاک کے پرزے بکھر گئے۔ پارکنگ میں موجود لوگ دھماکے کی آواز سنتے ہی اس طرف متوجہ ہوئے لیکن جوانا کسی کی طرف دیکھے بغیر دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اگنیشن کی تاریں کھینچیں اور انہیں ملا کر انجن سٹارٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی کار اس قدر تیز رفتاری سے بیک ہوئی کہ کئی لوگ چیختے ہوئے چھلانگیں لگا کر ایک طرف ہٹے ورنہ وہ کار کے نیچے کچلے جاتے۔ جوانا نے اس قدر تیزی سے اسے موڑا کہ پہیوں کے چیخنے کی آوازوں سے پورا پارکنگ ایریا چیخ پڑا۔ پھر جوانا نے کار کا رخ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ ایک موٹر سائیکل سوار پولیس آفیسر تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ مڑ کر اندر آتا دکھائی دیا لیکن جوانا نے سٹیرنگ گھمایا اور کار بجلی کی سی تیزی سے اس کے قریب سے گزر کر سڑک پر پہنچی اور پھر گھوم کر

ایئرپورٹ کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ کار اس قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ سڑک پر موجود ٹریفک کار کے انجن سے نکلنے والی خوفناک آوازوں کو سن کر ہی خود بخود کائی کی طرح پھٹتا چلا جا رہا تھا اس کے باوجود جوانا کے ہاتھ سٹیرنگ پر اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ کسی تیز ورزش میں مصروف ہو۔ اسی لمحے اسے اپنے پیچھے پولیس گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دی جوانا نے ایک لمحے کے لئے بیک مرر پر نظر ڈالی لیکن اس نے کار کی رفتار کم نہ کی تھی جب کہ پولیس کار مسلسل اس کے پیچھے تھی لیکن جس رفتار سے جوانا کار چلا رہا تھا اس رفتار سے کار چلانا شاید پولیس ڈرائیور کے بس میں بھی نہ تھا اس لئے وہ اس کے قریب نہ آسکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایئرپورٹ کی حدود آگئی اور جوانا نے کار تیزی سے موڑی اور پھر ایئرپورٹ کے باہر موجود چیک پوسٹ کو کراس کرتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا اس نے باوجود اشارے کے وہاں کار نہ روکی تھی۔ پارکنگ میں پہنچ کر اس نے کار ایک جھٹکے سے روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر چارٹرڈ سروس کا کاؤنٹر تھا۔

"میرے دو دوستوں نے کامبا کے لئے ہیلی کاپٹر ہوٹل تھری سٹار سے بک کرایا تھا کیا وہ چلے گئے ہیں یا موجود ہیں"—— جوانا نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ابھی چار پانچ منٹ پہلے روانہ ہو گئے ہیں"۔ لڑکی

نے جواب دیا تو جوانا تیزی سے مڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا وہ قریب ہی ایک باتھرز کی لمبی سی قطار میں سے ایک باتھ میں داخل ہو گیا اس نے جیب سے بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینی شروع کر دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"—— چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی تو جوانا نے اسے بی کاب کی واپسی کے متعلق ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ انہیں ایئرپورٹ پر کور کر سکتے ہیں ابھی وہ کامبا نہیں پہنچے ہوں گے۔ اوور"—— جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ واپس آیا ہے یا نہیں اور یہ معلوم ہو گیا۔ تم اب واپس آجاؤ۔ پارک ہوٹل کے مینجر فاسٹر سے مل لینا وہ تمہیں بتا دے گا کہ میں کہاں ہوں۔ اوور اینڈ آل"—— دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوانا نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر چہرے اور سر پر چڑھا ہوا ماسک اتار کر اس نے اسے اکٹھا کر کے واٹر ٹینک کا ڈھکنا اٹھا کر اسے اندر ڈالا اور ڈھکنا بند کر دیا۔ اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آگیا۔ اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ اسے معلوم تھا کہ باہر پولیس اس کا انتظار کر رہی ہوگی کیونکہ یہاں ایکریمیا میں ٹریفک کی خلاف ورزی قتل سے بھی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ پولیس

اس کا انتظار وہیں باہر ہی کرے گی اور پاکیشیا پولیس کی طرح اندر آکر اسے گرفتار نہیں کرے گی چنانچہ وہ اطمینان سے چلتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے اس کار کے پیچھے پولیس کار کو موجود پایا جس میں وہ یہاں پہنچا تھا۔ پولیس کے دو سپاہی بڑی تیز نظروں سے کار کے قریب کھڑے باہر آنے والوں کو دیکھ رہے تھے۔ ایئرپورٹ پر خاصا رش تھا۔ جوانا اطمینان سے چلتا ہوا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے لگا ہی تھا کہ ایک پولیس آفیسر تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"مسٹر"۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس آفیسر میرا نام جوانا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے رک کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سامنے سیاہ رنگ کی کار آپ چلا کر آئے تھے"۔ پولیس آفیسر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کار۔ نہیں آفیسر میں تو ٹیکسی پر آیا تھا اور اب واپس بھی ٹیکسی پر ہی جا رہا ہوں کیوں کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"لیکن جو کار چلا کر آیا تھا اس کا کوٹ تو آپ جیسا ہی تھا اور کاندھوں کی چوڑائی اور قد بھی آپ جیسا تھا البتہ اس کے بال سنہری اور ذرا سیدھے تھے مگر آپ کے بال تو"۔۔۔۔ آفیسر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"سوری آفیسر نہ ہی یہ میری کار ہے اور نہ ہی میں کار میں آیا

ہوں' آپ کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔ جوانا نے درشت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا واپس شہر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس نے ٹیکسی ایک موڑ پر چھوڑ دی اور پھر پیدل چلتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ دو تین سڑکوں سے گزر کر اس نے ایک بار پر ٹیکسی پکڑی اور اسے ساحل سمندر کی طرف چلنے کا آرڈر دے دیا۔ اس نے فیری کے ذریعے واپس کامبا جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اسے اب اپنی حرکت پر ہنسی آ رہی تھی کہ اس نے خواہ مخواہ اس طرح کار اڑانے اور اسے بھگانے کا مظاہرہ کیا جب کہ عمران کو صرف اتنی معلومات چاہئے تھی کہ بی کلب واپس آیا ہے یا نہیں اور یہ بات وہ اطمینان سے ہی ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا سکتا تھا وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر یہی سوچ رہا تھا کہ عمران کے ساتھ کام کرنے کے لئے اسے واقعی اپنے دل و دماغ کو مزید ٹھنڈا رکھنے کی ضرورت ہے صرف مار دھاڑ اور شور شرابے کی مدد سے وہ ماسٹر کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

کامبا کی ایک رہائشی کالونی میں کار جیسے ہی داخل ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"فاسٹر کار سائیڈ پر کر کے روک دو جوانا کی کال آرہی ہے"۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے سرہلاتے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کیا اور پھر اسے روک دیا۔ عمران نے جیب سے جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو جوانا کالنگ ۔ اوور"۔۔۔۔ جوانا کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا تو جوانا نے بتایا کہ وہ فلوریڈا سے کال کر رہا ہے۔ وہ بی

کلب اور اس کے ساتھی کا تعاقب کرتے ہوئے فلوریڈا پہنچا اور پھر اس نے بی کلب کے ہوٹل پہنچنے اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر پر واپس کامبا جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"ماسٹر آپ اسے ایئرپورٹ پر کور کر سکتے ہیں ابھی وہ کامبا نہ پہنچے ہوں گے"۔۔۔۔ جوانا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ واپس آگیا ہے یا نہیں اور یہ بات مجھے معلوم ہو گئی ہے۔ تم اب واپس آجاؤ پارک ہوٹل کے مینجر فاسٹر سے مل لینا وہ تمہیں بتا دے گا کہ میں کہاں مل سکتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے نئے سرے سے ایک فریکونیسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس جولیا بول رہی ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل کو ایئرپورٹ فوراً بھجوا دو۔ بی کلب اپنے ایک ساتھی کے ساتھ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے کامبا پہنچ رہا ہے۔ اس کی نگرانی کرنی ہے لیکن ان دونوں کو کہہ دینا کہ وہ ہر طرح سے محتاط رہیں۔۔ وہ یقیناً میک اپ میں ہو گا اس لئے میں اس کے قدوقامت کی تفصیل بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر

اس نے بی کاب کے قدوقامت کی تفصیل بتا کر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسیٹر آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"اب چلو"۔۔۔۔ عمران نے فاسٹر سے کہا تو فاسٹر نے کار آگے بڑھا دی۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ لیبارٹری واقعی کامبا میں ہی ہے اسی لئے بی کاب واپس آرہا ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"ہاں اب یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ بی کاب یہاں لارڈ مارٹن کی حفاظت کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ وہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے اس کی نگرانی کا حکم کیوں دیا ہے اسے گولی بھی تو ماری جا سکتی ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا بلیک تھنڈر کے پاس سپر ایجنٹوں کی کمی ہے وہ کوئی دوسرا بھیج دیں گے اور یہ تو ہمارے سامنے ہے اس کا تو پتہ بھی نہ چل سکے گا ویسے بھی جب تک وہ ہمارے لئے حقیقی خطرہ نہ بن جائے تب تک ایسا انتہائی اقدام کرنا حماقت کے سوا اور کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بی کاب نے بھی شاید اسی لئے آپ پر حملہ نہیں کیا تھا"۔ فاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی سمجھدار آدمی ہے۔ مجھ پر حملہ کر کے وہ اس بات کو کنفرم نہیں کرنا چاہتا تھا کہ لیبارٹری یہاں ہے کیونکہ مجھے بھی معلوم

ہے کہ بلیک تھنڈر نے میرا نام سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے یقیناً اسے اتنی اجازت ملی ہو گی کہ جب تک لیبارٹری کو خطرہ نہ لاحق ہو جائے وہ مجھ پر حملہ نہ کرے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک شاندار اور وسیع و عریض کوٹھی کے بڑے پھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا وہ اپنے چہرے مہرے اور لباس سے ملازم لگتا تھا۔

"میرا نام فاسٹر ہے۔ میں پارک ہوٹل کا مینجر ہوں البرٹ صاحب سے فون پر بات ہوئی ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"اوہ یس انہوں نے مجھے ہدایات دے رکھی ہے میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں"۔۔۔۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا جب کہ فاسٹر ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور فاسٹر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ فاسٹر نے کار اس کے پیچھے جا کر روکی تو عمران کار سے باہر آگیا فاسٹر بھی باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہی ملازم پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں آگیا۔

"آئیے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیے میں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔۔۔۔ ملازم نے کہا اور پھر برآمدے کی سائیڈ میں موجود ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم

خاصا وسیع بھی تھا اور خاصے قیمتی فرنیچر سے بھی مزین تھا۔

"البرٹ صاحب ضرورت سے زیادہ ہی امیر لگتے ہیں خاصی نمائش کر رکھی ہے انہوں نے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ تو بہرحال امیر ہیں ہی لیکن ان کی بیگم ان سے بھی زیادہ امیر ہے وہ گریٹ لینڈ کے کسی لارڈ کی بیٹی ہیں اور لارڈوں کی طرح ہی زندگی گزارنے کی قائل ہیں"۔۔۔ فاسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو وہی ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں رکھے ہوئے شراب کے بھرے دو جام اٹھا کر عمران اور فاسٹر کے سامنے میز پر رکھ دیئے۔

"صاحب آ رہے ہیں"۔۔۔ ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"تم دونوں پی سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں زیادہ شراب پینے کا عادی نہیں ہوں"۔۔۔ فاسٹر نے کہا تو عمران نے اپنا جام اٹھایا اور قریب ہی موجود ایک بڑے گملے میں انڈیل دیا۔ مگر تھوڑی سی شراب اس نے جام کی تہہ میں چھوڑ دی اور جام واپس اپنے سامنے رکھ دیا۔ جب کہ فاسٹر نے چسکیاں لے کر شراب پینی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا صحت مند

دکھائی دے رہا تھا۔ فاسٹر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں میرا نام البرٹ ہے"۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"مجھے مائیکل کہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ البرٹ نے فاسٹر سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"فاسٹر نے مجھے بتایا ہے کہ آپ سائنسی لیبارٹریوں کی تعمیر کے سلسلے میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ساری عمر اسی کام میں گزر گئی ہے لیکن اب تو میں ریٹائر زندگی گزار رہا ہوں۔ کیا آپ نے کوئی سائنسی لیبارٹری تعمیر کرانی ہے"۔۔۔ البرٹ نے جواب دیا۔

"میرا تعلق جنوبی ایکریمیا کے ایک ملک بوگونا سے ہے ہماری کمپنی بھی سائنسی لیبارٹری کی تعمیر کا کام کرتی ہے اور میں بھی آپ کی طرح سول انجینئر ہوں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی آپ تو میری ہی لائن کے آدمی ہیں"۔۔۔ البرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اسی لئے تو جیسے ہی فاسٹر نے بات کی میں اسے

زبردستی کھینچ کر یہاں لے آیا ہوں کیونکہ آپ جیسے ماہر سے ملاقات ہی میرے لئے باعث فخر ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو البرٹ کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب کہ آپ میرے متعلق ایسے اچھے خیالات رکھتے ہیں"۔۔۔۔ البرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے فاسٹر کو بتایا ہے کہ کسی زمانے میں یہاں کامبا میں بھی کوئی سائنسی لیبارٹری موجود تھی جسے بعد میں تباہ کر دیا گیا۔ کیا واقعی ایسا تھا کس کی لیبارٹری تھی اور کس نے اسے تباہ کیا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے کی بات ہے کامبا مجھے شروع سے ہی پسند رہا ہے اس لئے میں اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا۔ یہاں واقعی ایک بڑی اور وسیع سائنسی لیبارٹری موجود تھی جو حکومت ایکریمیا کی ملکیت تھی اس کا انچارج ڈاکٹر الفرڈ یہاں کا مقامی آدمی تھا۔ وہ میرا دوست تھا اس لئے جب بھی میں کامبا آتا تو اس سے ضرور ملتا۔ پھر ایک روز میں نے اخبار میں پڑھا کہ کسی غیر ملکی تنظیم نے یہ لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور ڈاکٹر الفرڈ بھی مارا گیا ہے میں کامبا آیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی لیبارٹری تباہ ہو چکی تھی وہ بالکل کھنڈر بن گئی تھی پھر جب کچھ عرصے بعد میں آیا تو اس لیبارٹری کی جگہ کھیلوں کا سامان بنانے والی فیکٹری تعمیر ہو رہی تھی۔ میرے پوچھنے پر مجھے بتایا گیا کہ حکومت نے لیبارٹری والی جگہ کسی کو

فروخت کر دی ہے اور انہوں نے لیبارٹری کو مکمل طور پر ختم کر کے اسے ہموار کر دیا ہے اور اب یہاں فیکٹری تعمیر ہو رہی ہے اور تب سے یہ فیکٹری یہاں کام کر رہی ہے"۔۔۔۔ البرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب یہ لیبارٹری موجود تھی تو آپ نے اس کا نقشہ دیکھا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نقشہ وہ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔۔ البرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس ٹائپ کی لیبارٹری تھی"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ لیبارٹری میں نے ساری گھوم کر دیکھی تھی۔ یہ سائنیف ٹائپ کی سائنسی لیبارٹری تھی"۔۔۔۔ البرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو اس کے کئی خفیہ راستے ہوں گے کیونکہ سائنیف ٹائپ کی لیبارٹری کہلائی ہی وہی جاتی ہے جس میں خفیہ راستے ہوں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا تو البرٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ واقعی سائنسی لیبارٹریوں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔ ورنہ تو اچھے اچھے انجینئر بھی سائنیف کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کیونکہ سائنیف ٹائپ کی لیبارٹریاں بہت کم بنائی جاتی ہیں زیادہ تر لیوارڈ ٹائپ لیبارٹریاں ہی

بنتی ہیں"۔۔۔ البرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حکومتیں تو واقعی لیوارڈ ٹائپ لیبارٹریاں ہی تعمیر کراتی ہیں لیکن ایسی تنظیمیں جو لیبارٹری کو خفیہ رکھنا چاہیں وہ سانیف ٹائپ لیبارٹریاں تعمیر کراتی ہیں جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ یہ لیبارٹری حکومت ایکریمیا کی تھی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن یہ بنی ہوئی سانیف ٹائپ کی ہی تھی اور اس میں واقعی دو خفیہ راستے بھی تھے"۔۔۔ البرٹ نے جواب دیا۔

"سانیف لیبارٹری تو میرا خاص سبجیکٹ ہے اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو کیا آپ کاغذ پر اس تباہ شدہ لیبارٹری کا نقشہ بنا کر دکھائیں گے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے آجائے جو میرے لئے نئی ہو اور اس طرح میں اپنے کیریئر میں مزید اضافہ کر سکوں میں آپ کا شکر گزار ہوں گا"۔۔۔ عمران نے انتہائی ممنونیت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں میں بنا دیتا ہوں میری یاداشت ہمیشہ سے اچھی رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود میں اب بھی اس کا درست نقشہ بنانے میں کامیاب رہوں گا"۔۔۔ البرٹ نے فخریہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران اور فاسٹر بھی اٹھنے لگے۔

"تشریف رکھیں میں کاغذ اور قلم لے آؤں"۔۔۔ البرٹ نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ"۔۔۔ فاسٹر نے البرٹ کے جانے کے بعد بات کرتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو فاسٹر فقرہ مکمل کیے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد البرٹ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سفید موٹا کاغذ اور باکس تھا۔ عمران باکس دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ باکس نقشہ بنانے کے ضروری سامان کا ہی باکس تھا۔

"آپ کو تکلیف تو ہو رہی ہو گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ ایسا کام کرتے ہوئے تو مجھے خوشی ہوتی ہے"۔۔۔ البرٹ نے کہا اور پھر اس نے کاغذ کو اپنے سامنے میز پر رکھا اور باکس کھول کر اس نے اس میں سے سامان نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔

"آپ نے تو باقاعدہ باکس رکھا ہوا ہے نقشے بنانے والا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نقشے بنانے کا بھی بے حد شوق رہا ہے اور میں نے اسے باقاعدہ سیکھا ہے"۔۔۔ البرٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ عمران اور فاسٹر دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ البرٹ واقعی نقشہ بنانے کا فن جانتا تھا۔ وہ بڑی مہارت سے نقشہ بنا رہا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ کام کرتا رہا۔

"لیجئے جناب یہ نقشہ تیار ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ اس تباہ

شدہ لیبارٹری کا سو فیصد درست نقشہ ہے"—— البرٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ واقعی یہ درست انداز میں بنایا گیا نقشہ تھا۔ لیبارٹری کے نقشے سے ہی پتہ چلتا تھا کہ وہ خاصی وسیع لیبارٹری ہے اور سائنیف ٹائپ کی ہے۔

"اس کے دو خفیہ راستے اور ایک مین راستہ ہے یہ مین راستہ تو ظاہر ہے اس طرف ہو گا جدھر اب فیکٹری ہے"۔ عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور یہ خفیہ راستہ ساحل سمندر پر جا کر نکلتا تھا اور خاصا بڑا اور چوڑا تھا۔ یہاں سے شاید حکومت بھاری مشینری لیبارٹری تک پہنچاتی تھی البتہ یہ دوسرا خفیہ راستہ آمدورفت کے لئے تھا۔ یہ راستہ اس جگہ جا کر کھلتا تھا جہاں آج کل سافٹ کلب بنا ہوا ہے"—— البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ راستہ اسی جگہ جا کر کھلتا تھا جہاں اب سافٹ کلب ہے"—— عمران نے کہا۔

"جی ہاں سو فیصد یقین ہے"—— البرٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا یہ نقشہ میں لے سکتا ہوں"—— عمران نے کہا۔

"بالکل لے سکتے ہیں میرے کس کام کا"—— البرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ یہ آپ کی طرف سے انتہائی قیمتی تحفے کے طور

پر میرے پاس رہے گا"—— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو فاسٹر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے بڑے گرم جوشانہ انداز میں البرٹ سے مصافحہ کیا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اس نے اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور ڈرائینگ روم سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے کالونی کی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"سافٹ کلب کس کا ہے"۔ عمران نے فاسٹر سے پوچھا۔

"ایکریمیا کا کوئی بزنس مین ہے اس کا ہے۔ البتہ اس کا مینجر رائیل میرا واقف ہے"—— فاسٹر نے جواب دیا۔

"اب تو یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہ لیبارٹری اب ٹاور سیکشن کے پاس ہے یہ تو البرٹ کی خوش قسمتی ہے کہ ٹاور سیکشن کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ البرٹ اس کے بارے میں اتنا کچھ جانتا ہے ورنہ تو البرٹ کی ہڈیاں بھی قبر میں اب تک گل سڑ چکی ہوتیں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری کے راستے کا کیسے پتہ چلایا جائے"—— عمران نے کہا۔

"وہ ساحل سمندر والا راستہ شاید موجود ہو کیونکہ کلب والا راستہ تو اس وقت ہو ہی نہیں سکتا ورنہ تو یہ بات لیک آؤٹ ہو چکی ہوتی"—— فاسٹر نے کہا۔

"یقیناً انہوں نے راستہ بدل دیا ہو گا"—— عمران نے کہا اور پھر وہ چونک پڑا۔

"کار کسی پبلک فون بوتھ کے قریب روکنا"۔۔۔ عمران نے فاسٹر سے کہا۔

"کیا ہوا کس کو فون کرنا ہے"۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"یہاں کی تعارفی بک میں میری نظر سے ایک فرم کا نام گزرا تھا جو سائنس کیمیکلز سپلائی کرتی ہے۔ اس کا نام پیٹرک کارپوریشن تھا۔ میں اس کے مینجر سے بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا فون پر بات کریں گے اس مل کیوں نہ لیں"۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"نہیں جو کام فون پر ہو جاتے ہیں وہ ملنے پر نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر کالونی سے باہر نکل کر وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ فاسٹر نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔

"یہ لیجئے کارڈ"۔۔۔ فاسٹر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کو دیتے ہوئے کہا کیونکہ یہ فون بوتھ کسی نجی کمپنی کا تھا اور اس میں کارڈ استعمال ہوتا تھا عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ انکوائری کے نمبر فری ڈائل ہو سکتے تھے اس لئے اس نے پہلے انکوائری کے نمبر ڈائل کیے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے آواز سنائی دی۔

"پیٹرک کارپوریشن کے مینجر کا نمبر چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا عمران نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے مخصوص خانے میں کارڈ ڈالا جب لائٹ آن ہو گئی تو اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹری ٹو مینجر پیٹرک کارپوریشن"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ مارٹن بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ مینجر سے بات کرائیں"۔ عمران نے لارڈ مارٹن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کینڈی بول رہا ہوں جناب مینجر حکم فرمائیے جناب"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مودبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ کامبا لیبارٹری میری ملکیت ہے"۔ عمران نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ مجھے معلوم نہیں تھا جناب ڈاکٹر ڈیمرے سے ہی بات ہوتی رہتی ہے انہوں نے کبھی آپ کا نام نہیں لیا۔ بہرحال اتنا تو

مجھے معلوم ہے کہ کامبا گیم فیکٹری آپ کی ملکیت ہے اور آپ کا لارڈ ہاؤس تو کامبا میں مشہور ہے میرے لائق کیا خدمت ہے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہمارا ایک مخالف گروپ اس لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کامبا پہنچنے والا ہے میں نے سوچا ہے کہ آپ کو میں پہلے خبردار کر دوں کہ آپ نے کسی صورت میں اس سلسلے میں زبان نہیں کھولنی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر مجھ تک وہ کیسے پہنچ سکتے ہیں ویسے بھی یہ بات تو ہمارے درمیان شروع سے ہی طے شدہ ہے کہ کامبا میں کسی لیبارٹری کا وجود ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ کینڈی نے جواب دیا۔

"گڈ بہرحال مخالف کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے لیکن اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اور اب جب بھی کامبا آنا ہوا تو آپ سے ملاقات ہو گی اور میرا وعدہ کہ آپ کو ایسا تحفہ دیا جائے گا کہ آپ ہمیشہ یاد رکھیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بیحد شکریہ جناب ہم تو آپ کے خادم ہیں جناب"۔ کینڈی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ڈیمرے سے آپ میری کال کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کینڈی نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا تو لائٹ بجھ گئی اور کارڈ

خود بخود باہر آ گیا۔ عمران نے کارڈ پکڑا اور واپس آ کر کار میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ فاسٹر نے پوچھا۔

"ابھی تو کچھ نہیں ہوا لیکن مستقبل میں شاید کچھ ہو جائے امید پر دنیا قائم ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کہاں چلنا ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے پوچھا۔

"کسی چوک پر مجھے اتار دو میں ٹیکسی سے چلا جاؤں گا تمہارا ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جو آنا تم تک پہنچے گا اسے صرف پتہ بتا دینا خود ساتھ نہ آنا"۔ عمران نے کہا تو فاسٹر نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اس خفیہ لیبارٹری کا واضح کلیو مل گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب اس کینڈی سے حتمی معلومات مل جائیں گی اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"آپ نے اس نگرانی کرنے والے کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے اسے صرف ڈاج کیوں دیا ہے باس"۔ میک نے ساتھ بیٹھے ہوئے بی کاب سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں چارٹرڈ ہیلی کاپٹر میں سوار فلوریڈا سے کامبا کی طرف واپس جا رہے تھے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس نگرانی کرنے والے پر ہاتھ ڈال کر عمران کے ذہن میں یہ بات کنفرم کر دیتا کہ میرے دل میں کوئی چور ہے۔ مسئلہ صرف اتنا تھا کہ ہم نے خفیہ طور پر واپس جانا تھا اور ہم جا رہے ہیں۔ اب وہ نگرانی کرنے والا وہاں ہمارا انتظار کرتا رہے گا اور پھر لامحالہ وہ عمران کو یہی رپورٹ دے گا کہ اس نے ہمیں کھو دیا ہے اور بس"۔۔۔۔ بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے کسی طرح معلوم کر لیا کہ ہم واپس کامبا

گئے ہیں تو پھر۔ وہ آدمی مجھے خاصا خطرناک دکھائی دے رہا تھا"۔ میک نے کہا۔

"تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں اب مستقل طور پر کامبا میں رہوں گا اور ویسے بھی اب عمران کے وہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے زیادہ سے زیادہ وہ دو چار دن وہاں سرچ کر کے واپس چلا جائے گا"۔۔۔۔ بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس سچ پوچھیں تو اس بار میری سمجھ میں آپ کی پالیسی ہی نہیں آ رہی۔ دشمن سامنے ہے آسانی سے اسے ختم کیا جا سکتا ہے لیکن آپ نجانے کیوں اس سے چوہے بلی کا کھیل کھیل رہے ہیں"۔ میک نے کہا۔

"تو تمہیں میں نے نہیں بتایا کہ عمران کا نام سیف لسٹ میں ہے"۔ بی کاب نے کہا تو میک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ بات ہے اس لئے آپ نے اسے ڈھیل دے رکھی ہے"۔ میک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک بی کاب کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی۔ بی کاب نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو بروک کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس باس انڈرسٹینڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھی اچانک ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ ان کا سامان بھی غائب ہے حالانکہ ہمارے آدمی ان کی سختی سے نگرانی کر رہے تھے میں نے جب پڑتال کی تو معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نکل کر گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ بروک نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"خفیہ راستہ کیا مطلب۔ کیا تمہیں اس راستے کا علم نہیں تھا۔ اوور"۔ بی کاب نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس مینجر اور اس کے ساتھی چند افراد کے علاوہ اور کوئی اس خفیہ راستے سے واقف نہیں ہے۔ مجھے بھی ایک سپروائزر نے بتایا ہے وہ اس راستے کے بارے میں جانتا ہے اس نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔اوور"۔۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

"پھر انہیں اس راستے کا کیسے علم ہو گیا تم اس بات کو چیک کرو یقیناً ہوٹل کا کوئی آدمی ان سے ملا ہوا ہو گا۔ اوور"۔ بی کاب نے کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے باس"۔۔۔۔ واضح طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ کام مینجر فاسٹر کی مدد سے ہوا ہے کیونکہ ان کے غائب ہونے پر میں نے جب ہوٹل ایکسچینج میں پڑتال کی تو پتہ چلا کہ اس عمران اور فاسٹر کے درمیان کئی بار

فون پر باتیں ہوئی ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

"تو تم نے پہلے ایکسچینج میں عمران کے فون کی چیکنگ کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ اوور"۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تھا باس لیکن ان کالوں کا جو ہوٹل سے باہر کی تھیں لیکن عمران نے ایکسچینج کی مدد سے باہر کوئی کال نہیں کی۔ باقی ہوٹل کے اندر سروس روم اور مینجر وغیرہ سے تو بات مسافروں کی ہوتی ہی رہتی ہے اور وہ ظاہر ہے مشکوک نہیں ہو سکتی تھی۔ اوور"۔ بروک نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو۔ اس مینجر کو اغوا کر کے پوائنٹ ٹو پر پہنچا دو۔ میں جیک کے ساتھ وہیں آرہا ہوں اس کے بعد میں خود اس مینجر سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بروک نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"پائلٹ"۔۔۔۔ بی کاب نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ پائلٹ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمیں ایئرپورٹ پر نہیں اتارنا بلکہ شمال کی طرف ڈاکو پارک کے قریب اتار دینا اور پھر ایئرپورٹ چلے جانا"۔۔۔۔ بی کاب

نے کہا۔

"لیس سر"۔ پائلٹ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا ہے"۔ میک نے بی کاب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح غائب ہونے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ انہیں کسی صورت بھی لیبارٹری کے بارے میں علم ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر وہ کیا کھیل کھیلیں گے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک پارک کے قریب کھلے میدان میں اتر گیا تو بی کاب اور میک دونوں ہیلی کاپٹر سے اترے۔ بی کاب نے پائلٹ کو ایک بڑا نوٹ انعام میں دیا اور پائلٹ ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر فضا میں لے گیا۔

"آؤ اب چلیں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور تیزی سے پارک کی طرف بڑھنے لگے تھوڑی دیر بعد انہیں ٹیکسی مل گئی۔ بی کاب نے اسے ایک رہائشی کالونی کا پتہ بتایا اور ٹیکسی اس رہائشی کالونی کی طرف روانہ ہو گئی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دونوں ایک درمیانے درجے کی کوٹھی میں داخل ہو رہے تھے۔

"وہ مینجر ہاتھ لگ گیا ہے بروک"۔۔۔۔ بی کاب نے برآمدے میں موجود ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ہوٹل سے غائب ہے میرے آدمی اس کا انتظار کر رہے

ہیں جیسے ہی وہ واپس آیا اسے اغوا کر لیا جائے گا"۔۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

"میک اب تم گروپ کو کنٹرول کرو اور جیسے ہی مینجر یہاں آئے تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے اور اس کے ساتھ ہی پورے کاما میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کر دو میں انہیں ہر قیمت پر ٹریس کرانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے میک سے مخاطب ہو کر کہا اور میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بی کاب اس کوٹھی کے کمرے میں داخل ہوا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس نے عقبی دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا بڑا سا ٹرانسیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سپر ایجنٹ بی کاب کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

"لیس ٹی۔ ایس۔ ایچ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے لوہے کی گئی گراریاں چلنے کے نتیجے میں یہ آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"ٹی ایس ایچ جارج کلٹ سے بات کرائیں۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"سپیشل کوڈ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں پوچھا گیا۔

"ٹی ایس ایچ ٹرپل زیرو ون۔ اوور"——— بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹی ایس ایچ کوڈ دوہراؤ۔ اوور"——— دوبارہ وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"ڈبلیو ایکس ڈبلیو ون۔ اوور"——— بی کاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ اوکے۔ اوور"——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جارج کلسٹ بول رہا ہوں۔ اوور"——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"بی کاب بول رہا ہوں کلسٹ۔ اوور"——— اس بار بی کاب نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تم کامبا سے کال کر رہے ہو۔ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوور"——— کلسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں اس سارے کھیل کی اطلاع ہی نہیں پہنچائی گئی حالانکہ میرا خیال تھا کہ تمہیں لارڈ صاحب ساتھ ساتھ بریف کر رہے ہوں گے۔ اوور"——— بی کاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس کھیل کی بات کر رہے ہو۔ اوور"——— کلسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بی کاب نے اسے پارٹنس سے ہونے والی ساری بات اور پھر لارڈ مارٹن کا کامبا پہنچنا۔ عمران اور اس کے

ساتھیوں کی یہاں آمد۔ پھر لارڈ مارٹن اور عمران سے ملاقات پھر مارٹن کی واپسی اور پھر اس کی فلوریڈا واپسی اور اب دوبارہ کامبا آنے تک تمام تفصیل بتا دی۔

"لیکن لارڈ مارٹن کو کامبا جانے کی کیا ضرورت تھی کیا کامبا کے علاوہ وہ کہیں اور نہ جا سکتے تھے۔ اوور"——— کلسٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا میرے مشورے سے ہوا ہے۔ کیونکہ مجھے پارٹنس نے کہا تھا کہ میں لارڈ مارٹن کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کی بھی حفاظت کروں۔ اس پر میں نے کہا تھا کہ میں بیک وقت دو جگہوں پر کیسے یہ کام کر سکتا ہوں۔ اصل بات تو لیبارٹری کی حفاظت ہے اس لئے لارڈ مارٹن بھی وہاں پہنچ جائیں تو اس طرح دونوں کی حفاظت ہو جائے گی۔ اوور"——— بی کاب نے کہا۔

"تم نے بہت بڑی حماقت کی ہے بی کاب۔ انتہائی بڑی حماقت۔ تم نے عمران کو کامبا کا راستہ دکھا دیا ہے ورنہ وہ ساری عمر سر پٹختا رہتا تو اسے کامبا کا خیال نہ آتا اب وہ کسی عفریت کی طرح لیبارٹری تک پہنچ جائے گا۔ اوور"——— کلسٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کلسٹ تم لوگ خواہ مخواہ اس سے مرعوب ہو۔ میں اس سے مل چکا ہوں۔ اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کر چکا ہوں۔ وہ میرے خیال کہ مطابق عام ایجنٹوں سے ذرا زیادہ چالاک

اور شاطر ہیں اور بس۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم یہ باتیں اس لئے کر رہے ہو بی کاب کہ تم نے اسے ابھی حرکت میں نہیں دیکھا۔ اسے چونکہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا اصل ٹارگٹ کہاں ہے اس لئے وہ خاموش تھا جیسے ہی اسے اصل ٹارگٹ کا علم ہوا وہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑے گا اور اس وقت تمہیں اس کی اصل صلاحیتوں کا علم ہو گا تم نے انتہائی حماقت کی ہے۔ مجھے اگر ذرا بھی علم ہو جاتا تو میں تمہیں اور لارڈ مارٹن دونوں کو کاما کا رخ نہ کرنے دیتا۔ اب مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر جوزف سے بات کرنی پڑے گی کہ اگر وہ فارمولا وہاں سے شفٹ ہو سکتا ہے تو پھر اس کا وہاں سے شفٹ ہو جانا ہی زیادہ بہتر ہے۔ تم کچھ دیر انتظار کرو میں ڈاکٹر جوزف سے بات کر لوں پھر تمہیں خود کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ کلسٹ نے انتہائی تلخ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بی کاب نے بھی منہ بناتے ہوئے ٹرانسیٹر آف کر دیا۔

"پتہ نہیں اس عمران نے ان لوگوں پر کیا جادو کر دیا ہے کہ جسے دیکھو اس سے مرعوب بلکہ خوف زدہ نظر آتا ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹی ایس ایچ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ [illegible] سنائی دی۔

"یس سپر ایجنٹ بی کاب اٹنڈنگ۔ اوور"۔ بی کاب نے کہا۔

"سپیشل کوڈ۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا تو بی کاب نے سپیشل کوڈ دوبارہ دوہرا دیا پھر ٹی ایس ایچ کوڈ دوہرایا۔

"کوڈ اوکے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بی کاب کلسٹ بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کلسٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا ہوا۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"میری ڈاکٹر جوزف سے بات ہوئی ہے۔ اس فارمولے پر کام شروع ہو چکا ہے اس لئے اب وہ فارمولا وہاں سے شفٹ نہیں ہو سکتا۔ اوور"۔۔۔۔ کلسٹ نے کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ تم فارمولا لیبارٹری سے شفٹ کر دو۔ آخر تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہو رہے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں تمہارے جذبات اپنی جگہ سچے ہیں بی کاب۔ لیکن ہمیں بہت وسیع پیمانے پر ہر چیز کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ میں ٹاور سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں اور ٹاور سیکشن کے ساتھ ہزاروں افراد وابستہ ہیں۔ مجھے ان سب کو سامنے رکھ کر پالیسیاں

بتانی پڑتی ہیں۔ ویسے مجھے اگر معمولی سا بھی شبہ ہو جاتا کہ اس فارمولے کے پیچھے عمران لگا ہوا ہے تو میں کبھی بھی اس فارمولے کو ہیڈ کوارٹر سے پاس نہ کراتا لیکن اب جب کہ ہیڈ کوارٹر نے اسے پاس کر دیا ہے اور اس کی تیاری کا وسیع پیمانے پر حکم بھی دے دیا ہے تو اب میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور مجھے حقیقتاً اس بات پر شدید غصہ ہے کہ لارڈ مارٹن اور تم اس عفریت کو کامبا لے آئے ہو۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم فوری طور پر اس کا خاتمہ کر دو۔ اوور"۔۔۔۔۔ کلسٹ نے کہا۔

"لیکن مین ہیڈ کوارٹر نے تو اسے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ میں اس کا خاتمہ کر دوں۔ اوور"۔ بی کاب نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس کا کامبا پہنچ جانا اور لیبارٹری کا کامبا میں موجود ہونا۔ یہ دونوں باتیں بتا رہی ہیں کہ اس وقت لیبارٹری اور فارمولا دونوں کو انتہائی شدید اور حقیقی خطرات لاحق ہو چکے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ لارڈ مارٹن کی خصوصی درخواست پر مین ہیڈ کوارٹر نے اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ اگر لیبارٹری اور فارمولے کو حقیقی خطرہ لاحق ہو جائے تو عمران کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ کلسٹ نے کہا تو بی کاب مسکرا دیا۔

"گڈ ویری گڈ۔ بس مجھے اسی فیصلے کا انتظار تھا اور میں نے اسی لئے تمہیں کال کی تھا اب تم قطعی بے فکر رہو میں عمران اور

اس کے ساتھیوں کو چوہوں کی طرح گھیر کر مار دوں گا۔ اوور"۔ بی کلب نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا بی کاب۔ تم ٹاور سیکشن کے بہترین ایجنٹ ہو اور میں دوستی کے ساتھ ساتھ تمہاری صلاحیتوں کی بھی دل سے قدر کرتا ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم ضائع ہو جاؤ۔ اوور"۔۔۔۔۔ کلسٹ نے کہا۔

"تم قطعی فکر نہ کرو البتہ یہ بتاؤ کہ لیبارٹری جو کامبا گیم فیکٹری کے نیچے موجود ہے اس کے خفیہ راستے کہاں کہاں ہیں تاکہ میں ساتھ ساتھ اس کی نگرانی کا بھی بندوبست کر دوں۔ اوور"۔ بی کلب نے کہا۔

"ویسے تو میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی اور تمہارے علاوہ شاید میں کسی کو بتاتا بھی نہ لیکن تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لیبارٹری کے دو خفیہ راستے ہیں لیکن ان میں سے ایک خفیہ راستہ جو بڑا ہے اسے مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے اس لئے ادھر سے تو کسی کے اندر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسرا راستہ کامبا کے شمال میں واقع وولف ہاؤس سے جاتا ہے۔ وولف ہاؤس میں خصوصی تربیت یافتہ کمانڈوز اور خصوصی تربیت یافتہ کتے رکھے گئے ہیں لیکن اس راستے کو بھی لیبارٹری کے اندر سے کلوز کر دیا گیا ہے۔ لیبارٹری میں دو ماہ کے لئے خوراک اور ادویات کا ذخیرہ کر دیا گیا ہے اور تمام ضروری سائنسی

اور غیر سائنسی سامان سٹاک کر دیا گیا ہے اس لئے ادھر سے بھی عمران اور اس کے ساتھی اندر نہیں جا سکتے۔ وولف ہاؤس کا انچارج بروس ہے میں اسے تمہارے متعلق بریف کر دیتا ہوا تم اس سے مل لو اور چاہو تو وہاں کا چارج سنبھال لو۔ چاہو تو صرف نگرانی تک اپنے آپ کو محدود رکھو یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کیونکہ تمہاری عادت میں جانتا ہوں کہ تم اپنی مرضی سے کام کرنے کے عادی ہو۔ اوور"۔ کلسٹ نے کہا تو بی کاب بے اختیار مسکرا دیا۔

"بے حد شکریہ کلسٹ اس کا فون نمبر اگر معلوم ہو تو مجھے بتادو میں خود ہی اس سے موقع محل کے مطابق ڈیل کر لوں گا۔ اوور"۔ بی کاب نے کہا تو دوسری طرف سے بروس کا فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے اب قطعی بے فکر ہو جاؤ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر سننے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو۔ اوور"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"اوکے یہ واقعی میرے لئے بہت بڑی خوش خبری ہو گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بی کاب نے مسکراتے ہوئے ٹرانسیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر واپس عقبی دیوار کی الماری میں رکھا اور واپس آکر میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا وہ اب پوری طرح مطمئن بلکہ ایک لحاظ سے خاصا مسرور نظر آرہا تھا کیونکہ اب اسے واضح طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کی باقاعدہ اجازت مل چکی

تھی۔ تھوڑی دیر بعد میز پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"بروک بول رہا ہوں باس۔ مینجر فاسٹر ڈارک روم میں پہنچ چکا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں سے ملا ہے"۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"وہ کار میں واپس ہوٹل پہنچا ہی تھا کہ ہم نے اسے گھیر لیا اور بے ہوش کر کے یہاں لے آئے ہیں"۔۔۔ بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ میں ابھی تھوڑی دیر بعد پہنچ رہا ہوں۔ میک کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق"۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے باس اگر آپ کہیں تو اس فاسٹر کے ذہن کو مشین سے چیک کر لیا جائے"۔۔۔ بروک نے کہا۔

"پہلے میں خود اس سے بات کروں گا پھر اس بارے میں فیصلہ کروں گا"۔۔۔ بی کاب نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو ٹاور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج کلسٹ نے اسے بتائے تھے۔

"وولف ہاؤس" ---- ایک انتہائی سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بروس سے بات کراؤ میں بی کاب بول رہا ہوں" ---- بی کاب نے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس دوران سیکشن ہیڈکوارٹر نے بروس کو اس کے بارے میں بریف کر دیا ہو گا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" ---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس بروس بول رہا ہوں" ---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سپر ایجنٹ بی کاب بول رہا ہوں۔ تمہیں سیکشن ہیڈکوارٹر نے میرے بارے میں بریف کر دیا ہو گا" ---- بی کاب نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا مشن لے کر یہاں کاما پہنچ چکی ہے اور میں اس کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری کا خفیہ راستہ وولف ہاؤس سے جاتا ہے اس لئے تمہیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا پڑے گا" ---- بی کاب نے کہا۔

"ہم پوری طرح الرٹ ہیں سر ویسے تو یہ راستہ لیبارٹری کے اندر سے کلوز کیا جا چکا ہے اس کے باوجود ہم پوری طرح چوکنا اور

الرٹ ہیں" ---- بروس نے جواب دیا۔

"میں فوری طور پر تمہارے پاس نہیں آنا چاہتا کیونکہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کا لیڈر عمران ہے اسے اس وولف ہاؤس کے بارے میں اطلاع نہ مل جائے لیکن اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں خود وولف ہاؤس کا چارج سنبھال لوں گا۔ البتہ میں تمہیں اپنی خاص فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ کسی بھی مشکوک معاملے کی صورت میں تم فوری مجھ سے رابطہ کرو گے"۔ بی کاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ذاتی فریکونسی بتا دی۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور بی کاب نے اوکے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو وہاں ایک کرسی پر ایک نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔ نوجوان کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں بروک اور اس کے دو ساتھی بھی موجود تھے۔

"تم نے کس بنا پر کہا تھا کہ اس کا ذہن مشین سے چیک کیا جائے"۔ بی کاب نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بروک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کو جب اغوا کیے جانے کے لئے بے ہوش کرنے کی

کوشش کی گئی تو اس نے ایسے ردعمل کا اظہار کیا تھا جیسے یہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لئے میں کہہ رہا تھا"۔۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

"تم اسے ہوش میں نہیں لے آئے"۔ بی کاب نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے ہی ہوش میں لایا جائے تاکہ آپ خود اس کا ردعمل دیکھ سکیں"۔۔۔۔ بروک نے کہا۔

"ٹھیک ہے لے آؤ اسے ہوش میں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا تو بروک نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ بروک بی کاب کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ بروک کے ساتھی نے آگے بڑھ کر نوجوان کے چہرے پر پے در پے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر نوجوان کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا تو بروک کا ساتھی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کک کک کون ہو تم۔ اور یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"۔ نوجوان نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے بیٹھے ہوئے بی کاب' اس کے ساتھیوں اور کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ عام آدمی نہیں ہے"۔ بی کاب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے تم لوگوں نے"۔ نوجوان نے کہا اس بار اس کا لہجہ پہلے کی نسبت خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"تمہارا نام فاسٹر ہے اور تم ہوٹل کے مینجر ہو۔ پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہوٹل میں مقیم رہے ہیں اور تم نے انہیں خفیہ راستے سے ہوٹل سے نکلنے میں مدد دی ہے۔ بولو کہاں ہیں علی عمران اور اس کے ساتھی"۔۔۔۔ بی کاب نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا مطلب۔ کون عمران۔ ہوٹل میں تو بے شمار لوگ آتے جاتے رہتے ہیں میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ فاسٹر نے کہا۔

"تمہارے تعلق کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے۔ یہ درست ہے کہ تم نے ان کے کمرے میں جا کر ان سے ملاقات نہیں کی لیکن تمہاری اور عمران کی ہوٹل فون کے ذریعے بات چیت ہوتی رہی ہے اور اس کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں کسی مسافر کو کال کروں۔ ہاں اگر کسی مسافر نے ہوٹل کے انتظامات کے سلسلے میں شکایت مجھ سے کرنے کے لئے مجھے کال کیا ہو تو ایسا تو ہوتا رہتا ہے۔ ویسے میں ذاتی طور پر کسی عمران یا پاکیشیائیوں سے واقف نہیں ہوں"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ واقعی تربیت یافتہ آدمی لگتا ہے۔ ٹھیک ہے دو ہی صورتیں

ہیں یا اس پر تشدد کیا جائے یا پھر اس کا ذہن چیک کر لیا جائے تب اصل بات سامنے آ جائے گی" ——— بی کاب نے بروک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں"۔ بروک نے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"مشین سے چیک کرو مجھے اس کی چیخیں سننے سے کوئی دلچسپی نہیں مجھے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات چاہئیں"۔ بی کاب نے کہا تو بروک نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

"دیکھو فاسٹر اگر تمہارے ذہن کو میں نے مشین سے چیک کیا تو تم ہمیشہ کے لئے بھی ذہنی طور پر معذور ہو سکتے ہو۔ اس کے بعد ظاہر ہے مینٹل ہسپتال ہی تمہارا ٹھکانہ رہے گا یا پھر دوسری صورت یہ ہو گی کہ تمہیں گولی مار دی جائے۔ اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے از خود بتا دو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا" ——— بی کاب نے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے قطعی سچ کہا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ میں کسی عمران یا اس کے ساتھی کو نہیں جانتا۔ میں تو سیدھا سادھا کاروباری آدمی ہوں۔ پہلے میں فلوریڈا میں ہوٹل سے متعلق تھا پھر کئی سالوں سے کامبا آ گیا ہوں میرے متعلق تم کامبا شہر کے کسی

آدمی سے یا آفس سے پوچھ سکتے ہو۔ میرا کبھی بھی کسی جرم سے تعلق نہیں رہا میں تو سیدھا سادھا سا آدمی ہوں"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے تمہاری مرضی ابھی سچ جھوٹ سامنے آ جائے گا"۔ بی کاب نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور بروک کے دونوں ساتھی ایک ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ٹرالی پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی جس پر سرخ رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے یہ تم کیا کر رہے ہو میرے ساتھ" ——— فاسٹر نے حیرت کے ساتھ ساتھ سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو بی کاب بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ذہن کو چیک کرنے والی مشین ہے ابھی تم سب کچھ خود بخود سچ بتا دو گے" ——— بی کاب نے کہا۔

"م م مگر میں نے تو جو سچ ہے بتا دیا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ تم میرا ذہن تو خراب نہیں کر دو گے۔ م۔ م۔ تو ———" فاسٹر حقیقتاً بے حد خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"بتایا تو ہے باقی عمر تمہاری یا قبر میں گزرے گی یا مینٹل ہسپتال میں۔ اس لئے ابھی سے سچ سچ بتا دو" ——— بی کاب نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مجھ پر یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"۔

فاسٹر نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس دوران بروک کے ساتھیوں نے مشین سے کور ہٹا کر اسے نیچے رکھا اور مشین میں موجود پلاسٹک کا ایک بڑا سا ہیلمٹ نما خول اٹھا کر انہوں نے زبردستی کرسی پر بندھے ہوئے فاسٹر کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کی گردن پر ہک کر دیا۔ اب فاسٹر کا چہرہ شفاف پلاسٹک کے اندر سے نظر آ رہا تھا اور چہرے سے بھی وہ انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر وحشت کے تاثرات بے حد واضح تھے۔

"اگر یہ تربیت یافتہ ہوتا تو اس کا رد عمل اس مشین کے سلسلے میں ایسا نہ ہوتا"۔۔۔ بی کاب نے ہونٹ چباتے ہوئے ساتھ بیٹھے بروک سے کہا۔

"ہاں باس میرا خیال ہے کہ مشین کی حد تک یہ تربیت یافتہ نہیں ہے ویسے یہ ہوشیار اور چالاک آدمی ہے"۔۔۔ بروک نے جواب دیا اور بی کاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بروک کے ساتھیوں نے مشین کا سلسلہ بجلی کے پلگ سے جوڑا اور پھر مشین کو آن کر کے انہوں نے اس میں مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیے۔ مشین پر لگے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔ مشین میں سے ہلکی ہلکی گونج سنائی دے رہی تھی اس کے ساتھ ہی فاسٹر کا بندھا ہوا جسم خود بخود ڈھیلا پڑ گیا تھا اور اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور

چہرے پر موجود وحشت کے آثار بھی ختم ہو گئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے مشین کے آن ہوتے ہی وہ انتہائی پر سکون ہو گیا ہو۔ پھر بروک کے ساتھی نے مشین کے ساتھ لگا ہوا ایک مائیک جس کے ساتھ لچھے دار تار منسلک تھی اٹھا کر بی کاب کی طرف بڑھا دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔ بی کاب نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"فاسٹر"۔ مشین میں سے آواز نکلی لیکن لہجہ مشینی ہی تھا۔

"کیا کام کرتے ہو"۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"ہوٹل پارک کا مینجر ہوں"۔۔۔ جواب دیا گیا۔

"علی عمران کو کب سے جانتے ہو"۔ بی کاب نے پوچھا۔

"میں کسی علی عمران کو نہیں جانتا"۔ اسی طرح مشینی لہجے میں جواب دیا گیا تو بی کاب کے ساتھ ساتھ بروک بھی چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہوٹل میں مقیم رہے ہیں تم ان کے ساتھ ہوٹل فون پر باتیں کرتے رہے ہو"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ میں نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جانتا ہوں اور نہ ہی علی عمران کو اور نہ ہی میں نے ان سے فون پر کوئی بات کی ہے اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ ہوٹل میں مقیم رہے ہیں"۔ فاسٹر نے جواب دیا تو بی کاب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم نے انہیں ہوٹل کے خفیہ راستے سے فرار کرایا ہے۔

کہاں ہیں یہ لوگ"۔۔۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"میں نے انہیں فرار نہیں کرایا اور نہ ہی میں ان کے بارے میں کچھ جانتا ہوں"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"تم ہوٹل سے نکل کر کہاں گئے تھے"۔۔۔۔ اچانک بی کاب نے کہا۔

"اپنے ایک پرانے دوست البرٹ سے ملنے گیا تھا"۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ واقعی بے خبر ہے۔ کھول دو اسے اور بے ہوش کر کے اسے باہر کہیں پھینکوا دو"۔۔۔۔ بی کاب نے مائیک آف کر کے بروک سے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے چھوڑنا کیا ضروری ہے گولی نہ مار دی جائے"۔ بروک نے بھی مائیک اس کے ہاتھ سے لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں خواہ مخواہ کی قتل وغارت گری سے پرہیز کیا کرو۔ یہ شخص اس چکر میں ملوث نہیں ہے اس لئے اسے مارنے کی کیا ضرورت ہے البتہ اس کی نگرانی کراتے رہنا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران میز پر رکھے ہوئے نقشوں پر جھکا ہوا تھا میز پر دو نقشے رکھے ہوئے تھے ایک کاما شہر کا تفصیلی نقشہ تھا اور دوسرا نقشہ وہ تھا جو البرٹ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا کر دیا تھا۔ کمرے میں اس وقت صرف جولیا موجود تھی۔ باقی ساتھیوں کو اس نے کلب اور ساحل سمندر کو چیک کرنے کے لئے بھیجا تھا جہاں سے البرٹ کے مطابق دو راستے موجود تھے لیکن عمران کو یقین تھا کہ یہ لیبارٹری جب بلیک تھنڈر نے خریدی ہو گی تو لامحالہ اس کے نئے راستے بنا دیئے گئے ہوں گے اور وہ اب اس لیبارٹری کے نقشے کو سامنے رکھ کر ممکنہ راستوں کو ہی تلاش کر رہا تھا۔ اسے واپس آئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔

"جوانا ابھی تک نہیں آیا حالانکہ تم کہہ رہے تھے کہ وہ فاسٹر سے مل کر سیدھا یہاں آئے گا"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے کہا تو عمران

بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ واقعی اسے اب تک تو آ جانا چاہئے تھا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بائی ایئر آنے کی بجائے فیری سروس کے ذریعے آ رہا ہوں۔ اس صورت میں گو اسے کامبا آنے میں بھی کافی دیر لگ جائے گی پھر بھی میں فاسٹر سے معلوم کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پارک ہوٹل"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کراؤ میں پرنس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر فوگی سے بات کر لیں۔ مینجر صاحب کو ہوٹل کے سامنے ان کار سے اغوا کر لیا گیا ہے اور پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو اسسٹنٹ مینجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں فوگی فاسٹر کو کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا کیونکہ وہ فوگی سے واقف تھا۔ فاسٹر نے خفیہ راستے سے انہیں

باہر لے جانے کے لئے فوگی کو ہی ان کے پاس بھیجا تھا۔

"اوہ آپ۔ فاسٹر کو ہوٹل کے سامنے اس کے کار سے باہر آتے ہی بے ہوش کا کے اغوا کر لیا گیا ہے پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس نے یہ واردات کی ہے کوئی اندازہ"۔ عمران نے پوچھا۔

"پولیس تو ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا سکی لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق اس واردات میں ایک شخص بروک کا ہاتھ ہے بروک ایکریمیا سے یہاں آیا ہوا ہے اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی ہے اسے شناخت کیا گیا ہے اس کار کو البتہ تلاش کیا جا رہا ہے جس میں فاسٹر کو اغوا کر کے لے جایا گیا ہے اس کا پتہ چل گیا تب ہی اصل لوگ سامنے آئیں گے"۔۔۔۔ فوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اور ایک دیو ہیکل ایکریمی جوانا نے فاسٹر کے پاس پہنچنا تھا اگر وہ آجائے تو اسے میرا پتہ بتا دینا وہی پتہ جہاں تم نے مجھے پہنچایا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اسے پتہ بتا دوں گا"۔۔۔۔ فوگی نے کہا۔

"اور اگر فاسٹر کا پتہ چل جائے تو مجھے ضرور بتانا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے"۔۔۔۔ فوگی نے پوچھا تو عمران نے اسے فون نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"یہ فاسٹر کو کس نے اغوا کیا ہو گا کہیں یہ کام بی کاب اور اس کے ساتھیوں کا نہ ہو"—— جولیا نے کہا وہ لاؤڈر پر فون کی باتیں سن رہی تھی۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے۔ وہ ہماری نگرانی کر رہے تھے پھر اچانک غائب ہو جانے سے ظاہر ہے وہ بوکھلا گئے ہوں گے اور اس لئے انہوں نے مینجر کو اغوا کیا ہو گا کہ اس سے معلومات حاصل کریں"—— عمران نے کہا اور پھر وہ نقشوں پر جھک گیا۔

"لیکن اس طرح تو ہماری یہ رہائش گاہ شدید خطرے میں ہے"—— جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ فاسٹر انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اس کی زبان یہ لوگ کسی طرح بھی نہیں کھلوا سکتے۔ تمہارا چیف ظاہر ہے کسی عام آدمی کو تو فارن ایجنٹ مقرر نہیں کر دیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران نے کامبا کے نقشے پر ایک جگہ پنسل سے گول دائرہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"وولف ہاؤس کے نمبر دیں"—— عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا چونک پڑی۔ دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو

نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پریس کر دیا۔

"وولف ہاؤس یہ کیسا نام ہے"—— جولیا نے حیرت بھرے ں کہا۔

ہو سکتا ہے اس کے مالک کا نام وولف ہو یا پھر وہاں بھیڑیوں ورش کی جاتی ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی بیگم کی کے مطابق نام رکھ دیا ہو"—— عمران نے مسکراتے ہوئے ولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

تو تم بیگمات کو بھیڑیئے سمجھتے ہو"—— جولیا نے مسکراتے کہا۔

"اور شوہروں کو بھیڑیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ عمران نے ے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

وولف ہاؤس"—— ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

وکٹن سے لارڈ مارٹن کا مینجر بول رہا ہوں"—— عمران

اوہ یس سر میں بروس سے بات کراتا ہوں سر"۔ دوسری ے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا

ہیلو بروس بول رہا ہوں"—— چند لمحوں بعد ایک بھاری ز سنائی دی۔

"لارڈ مارٹن سے بات کریں"۔۔۔ عمران نے مینجر کے
میں کہا۔

"ہیلو"۔۔۔ عمران نے اس بار لارڈ مارٹن کے لہجے میں
کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بروس بول رہا ہوں سر۔ وولف ہاؤس سے
بروس کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کوئی پرابلم"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نو سر۔ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ ہم پوری طرح الرٹ
بروس نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کسی پرابلم کا شبہ ہے"۔۔۔ عمران
سخت لہجے میں کہا۔

"نو سر ویسے بھی ٹی ایس ہیڈکوارٹر نے کال کر کے ہمیں
کر دیا تھا۔ پھر سپر ایجنٹ بی کاب کی بھی کال آئی تھی۔ احتیاط
بھی ہمیں الرٹ رہنے کا کہا ہے"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"تو کیا وولف ہاؤس کے بارے میں مخالفوں کو علم ہو گیا
ہے"۔ عمران نے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے سر۔ ویسے ہی کسی بھی ممکنہ خطرے کے
سے الرٹ کیا گیا ہے"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے کیا مزید انتظامات کئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"انتظامات تو وہی ہیں جناب البتہ ہم مزید محتاط ضرور

"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"او کے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل
سانس لیا۔

"یہ وولف ہاؤس کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے بڑی زبردست مغزماری کے بعد اندازہ لگایا تھا کہ جو
اس انجینئر البرٹ نے بنا کر دیا ہے اس میں اگر نیا خفیہ راستہ
جائے تو کہاں بن سکتا ہے اور وہ کس جگہ جا کر نکلے گا۔ لمبے
حساب کتاب کے بعد آخر کار میں نے جو اندازہ لگایا ہے
کے مطابق کاما کے نقشے میں ایک جگہ آئی ہے جس کا نام
ہاؤس درج ہے۔ میں نے وولف ہاؤس اس لئے فون کیا تھا
اگر کوئی مشکوک بات ہو تو سامنے آ جائے لارڈ مارٹن کا نام بھی
مقصد کے لئے استعمال کیا اور اب جو کچھ جواب ملا ہے وہ تم
بھی سن لیا ہے۔ راستہ اس وولف ہاؤس سے ہی جاتا ہے"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندازے آخر ہر بار درست کیوں نکلتے ہیں کبھی تو
بھی نکلنے چاہئیں"۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس

"ایک اندازہ تو ہمیشہ ہی غلط نکلتا ہے میں جب بھی اندازہ لگاتا
ہوں کہ تم اب ہاں کر دو گی تو ناں کر دیتی ہو"۔۔۔ عمران نے
جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہیں اندازے لگانے کی کیا ضرورت ہے تم حتمی بات
پھر تم دیکھو کیسے غلط ہوتی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ایسے لہجے میں ک
عمران کا ہاتھ بے اختیار اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"اتنی بات کرنے کی جرات کہاں سے لے آؤں۔ اماں بی
جوتیوں سے سر توڑ دیتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے

"کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اماں بی کو یہ بات پسند
ہے"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا اس کے لہجے میں بے پناہ
تھی۔

"ظاہر ہے انہیں یہ بات کیسے پسند آسکتی ہے کہ کنوارہ لڑ
اپنی بات کرے وہ تو اسے بے حیائی سمجھتی ہیں"۔۔۔۔ عمران
جواب دیا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"مشرق کا ضابطہ اخلاق واقعی ان معاملات میں انتہائی
ہے۔ مغرب میں تو لڑکیاں کھلے عام اپنی شادیوں کا خود فیصلہ کرتی
یہاں لڑکے بھی منہ سے کوئی بات نہیں نکال سکتے"۔۔۔۔ جولیا
ہنستے ہوئے کہا۔

"مغرب کے ماں باپ بھی تو مشرق کے ماں باپ کی طرح
اولاد کی پرورش نہیں کرتے۔ یہاں تو مائیں شدید سردی میں بچے
خشک جگہ پر سلاتی ہیں اور خود ساری رات گیلی جگہ پر پڑی ر
ہیں تاکہ بچے کو کوئی تکلیف نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ یہاں رشتوں کا تقدس قائم ہے اور
انتہائی خوبصورت بات ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے
لے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور
ر اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی بھی دعا قبول ہو سکتی ہے میں نے تو
چا ہی نہ تھا"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کیسی دعا"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا جب کہ تنویر کا
و یکلخت بگڑ سا گیا۔

"ایک ہی تو زندگی میں دعا مانگتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تو
سبب الاسباب ہے۔ تو ہی ایسے اسباب پیدا کر کہ دو گواہ اور ایک
ح خواں میسر آجائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ور بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری دعا جس روز قبول ہوئی اسی روز تم قبر میں اتر جاؤ
ے سمجھے"۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب عائلی قبر سے ہے۔ جی سجائی۔ خوبصورت۔
ولوں سے مہکتی ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ور کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

"خبردار جو بدشگونی کی بات کی تم نے اور تنویر ایک بات کان
کھول کر سن لو۔ منہ سے اچھی بات نکالا کرو سمجھے"۔۔۔۔ جولیا نے

غراتے ہوئے کہا تو تنویر نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب ہم نے کلب بھی چیک کر لیا ہے اور ساحل سمندر بھی ہمیں تو کہیں بھی کوئی خفیہ راستہ نہیں ملا"۔۔۔ صفدر نے فوری طور پر موضوع بدلنے کے لئے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ راستہ ٹریک روڈ پر واقع ایک عمارت وولف ہاؤس سے جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کا جائزہ لینا چاہئے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے فاسٹر کی واپسی کا انتظار ہے کیونکہ وہ یقیناً اس وولف ہاؤس کے بارے میں جانتا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فاسٹر کی واپسی۔ کیا مطلب کہاں گیا ہے وہ"۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے ڈراپ کر کے جیسے ہی اپنے ہوٹل واپس پہنچا ہوٹل کے سامنے سے اسے اغوا کر لیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اوہ کس نے اغوا کیا ہے"۔۔۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے بی کاب اور اس کے گروپ کی ہی حرکت ہو گی کیونکہ ہم اس گروپ کو ڈاج دے کر ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکل آئے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ جگہ خطرناک ہو گئی ہے کیونکہ یہ جگہ بھی تو فاسٹر نے سجھائی ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"فکر مت کرو وہ تمہارے چیف کا ایجنٹ ہے اور تمہارا چیف کسی کو اپنا ایجنٹ اس وقت تک نہیں بناتا جب تک وہ اس سے پوری طرح مطمئن نہ ہو جائے۔ اب تم دیکھو میری سیکرٹ سروس کے لئے کتنی خدمات ہیں لیکن باوجود میری منت کے اس نے مجھے آج تک سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں بنایا تاکہ میں بھی آپ لوگوں کی طرح مفت کی تنخواہیں لینے کے قابل نہ ہو جاؤں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم مفت کی تنخواہیں لے رہے ہیں کیوں"۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تم لوگ تنخواہیں وصول کرتے وقت کیا دیتے ہو۔ کچھ بھی نہیں۔ ورنہ ایک دکاندار تو رقم لے کر اس کے بدلے کوئی چیز تو بہرحال دیتا ہی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اپنی سروسز دیتے ہیں عمران صاحب"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سروسز کے معاوضہ میں تو ٹپ ملتی ہے کیوں تنویر تمہیں تجربہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر تنویر کو چھیڑتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"مجھے کیوں تجربہ ہو گا میں ویٹر رہا ہوں"۔۔۔ تنویر نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم اب بھی ویٹر ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا"۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تنویر کی بے عزتی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ تنویر سیکرٹ سروس کا معزز ممبر ہے ہوٹل کا ویٹر نہیں ہے سمجھے آئندہ اس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے اپنے ہوش و حواس درست کر لیا کرو"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر کا غصے کی شدت سے تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ یکلخت جولیا کی اس طرح کھلے عام حمایت پر بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں نے ہوٹل کا ویٹر کب کہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ تنویر اب بھی ویٹر ہے۔ اب یہ اس کی مرضی یہ کہہ دے کہ یہ ویٹر نہیں ہے تاکہ کم از کم مجھے تو اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی ویٹ کرنے والا نہیں رہا سوائے میرے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیسا ویٹر"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ویٹ انتظار کو کہتے ہیں اور ویٹر ہو گیا انتظار کرنے والا۔ میرا تو خیال تھا کہ میرے علاوہ تنویر بھی انتظار کر رہا ہے۔ لیکن اگر تنویر ویٹر نہیں ہے تو پھر میرا راستہ صاف ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے ویٹ

کے دوسرے معنی بتاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ان معنوں میں تو ویٹر ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے بے اختیار سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر اپنے ساتھیوں کو اس طرح ہنستے دیکھ کر بے اختیار شرمندہ سا ہو گیا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ تم نے آخر کار تنویر سے تسلیم کرا ہی لیا"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تنویر کی یہی صفت تو مجھے پسند ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہے اسے کھلے عام تسلیم بھی کرتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں پارک ہوٹل سے۔ یہاں فاسٹر صاحب کے اسسٹنٹ موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ فاسٹر کو اغوا کر لیا گیا ہے اغوا کرنے والوں میں ایک آدمی کا جو حلیہ انہوں نے بتایا ہے اسے میں جانتا ہوں اس کا نام بروک ہے اسے میں نے بی کاب کے ساتھ دیکھا تھا اور میں اس کے اڈے کے بارے میں بھی جانتا ہوں کیونکہ بی کاب ایک بار اس اڈے میں گیا تھا میں نے کال اس لئے کی ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں فاسٹر کی برآمدگی

کے لئے اڈے پر جاؤں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"فاسٹر کا اسسٹنٹ فوگی موجود ہوگا اس سے میری بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو فوگی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد فاسٹر کے اسسٹنٹ فوگی کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تک فاسٹر کا کوئی پتہ نہیں چل سکا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میں نے تو پوری کوشش کرلی ہے لیکن اب مسٹر جوانا بتا رہے ہیں کہ وہ اس اڈے کو جانتے ہیں"۔۔۔۔ فوگی نے کہا۔

"تم لوگ اس اڈے پر نہیں جاؤ گے کیونکہ میں فاسٹر کو اچھی طرح جانتا ہوں اس کے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں وہ خود ہی ان اغواء کنندگان سے آسانی سے نمٹ سکتا ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی آدمی وہاں ان کی نظروں میں آگیا تو پھر لامحالہ وہ یہی سمجھیں گے کہ فاسٹر بھی اس چکر میں ملوث ہے جب کہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ فاسٹر انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو جائے گا کہ اس کا اس چکر سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے باقی جوانا کو میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں بھجوا دیتا ہوں تم جوانا کو رسیور دو"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو ماسٹر"۔۔۔۔ دوسرے لمحے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہے اس بروک کا اڈہ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا

ماسٹر وائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر فورٹی سیون بی بلاک"۔ جوانا نے جواب دیا۔

"او کے تم وہاں پہنچو میں صفدر اور تنویر کو بھیج رہا ہوں۔ صفدر موقع محل دیکھ کر کام کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"صفدر تم تنویر کے ساتھ وائٹ کالونی چلے جاؤ کوٹھی نمبر فورٹی سیون بی بلاک۔ بی کاب کے آدمی بروک کا اڈہ ہے ہو سکتا ہے کہ فاسٹر کو وہیں لے جایا گیا ہو لیکن تم نے خواہ مخواہ مداخلت نہیں کرنی۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم زبردستی بی کاب کے گروپ سے الجھ پڑیں۔ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہیں تو انہیں مطمئن ہی رہنا چاہئے۔ البتہ اگر فاسٹر کی جان خطرے میں ہو یا کوئی ایسی صورت حال ہو جس کے بعد تمہاری مداخلت ضروری ہو تو پھر تمہیں اجازت ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو مجھے سپیشل ایس وی ڈکٹا فون ساتھ لے جانا ہو گا"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ دونوں اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"کیپٹن شکیل تم جولیا کے ساتھ جاؤ اور اس وولف ہاؤس کا جائزہ لے کر آؤ لیکن خیال رکھنا کہ انہیں کسی طرح بھی کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہئے میری ابھی وولف ہاؤس کے انچارج بروس سے بات ہوئی ہے اس کے مطابق وہ بے حد الرٹ ہے اس لئے

خیال رکھنا"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے وہاں کس بات کا جائزہ لینا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر وہاں سے واقعی لیبارٹری کو راستہ جاتا ہے تو ہم نے اس راستے کو کھولنا ہے باقی تم سمجھ سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تم خود ساتھ کیوں نہیں آرہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے فاسٹر کا انتظار ہے میں وولف ہاؤس کے اندر جانے سے پہلے اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اور پھر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر لیبارٹری کے نقشے پر جھک گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بی کاب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا۔

"وولف ہاؤس سے بروس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بروس کی آواز سنائی دی تو بی کاب جو کرسی پر تقریباً نیم دراز تھا بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے آلات نے چار افراد کو مارک کیا ہے۔ یہ لوگ وولف ہاؤس کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کے پاس انتہائی جدید ترین آلات بھی موجود ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ بی کاب نے

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وولف ہاؤس کے قریب ایک چھوٹا سا لیکن خوبصورت پارک ہے۔ یہ لوگ وہاں موجود ہیں چونکہ وہاں رات گئے تک لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے ہم شاید نہ چونکتے لیکن وولف ہاؤس میں موجود انتہائی جدید ترین ٹرانسیٹر کال کیچر نصب ہیں۔ انہوں نے ایک ٹرانسیٹر کال کیچ کر لی ہے اور اس کا ماخذ پارک تھا۔ ہمارے پاس ایسے جدید آلات بھی موجود ہیں جن کی مدد سے ہم وولف ہاؤس سے ہی اس پارک میں موجود افراد کی نہ صرف نقل و حرکت چیک کر سکتے ہیں بلکہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے کاشن ملتے ہی مشینری آن کر دی تو ہم نے پارک میں موجود چار افراد کو چیک کر لیا ان کے پاس دو سیاہ بیگ بھی ہیں اور ان سیاہ بیگوں میں بھی سامان ہے لیکن نجانے یہ بیگ کس میٹریل کے بنے ہوئے ہیں کہ ہماری مشینری اس کے اندر موجود سامان کو چیک نہیں کر سکی"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"وہ ٹرانسیٹر کال جو تم نے چیک کی ہے اس میں کیا گفتگو ہوئی ہے"۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"یہ بات چیت کسی ایشیائی زبان میں کی گئی ہے اس لئے ہم اسے سمجھ نہیں سکے ویسے ہم نے اسے ٹیپ کر لیا ہے البتہ اس میں وولف ہاؤس کا نام بار بار لیا گیا ہے"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"اوکے میں خود اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آ رہا ہوں۔ میں

انہیں خود ڈیل کروں گا"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"آپ کوئی کوڈ طے کر لیں تاکہ ہمیں آپ کو شناخت کرنے میں آسانی ہو جائے"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"میرا نمبر ٹی ایس ٹرپل زیرو ون ہے اور یہی کوڈ ہو گا۔ تمہارا کیا نمبر ہے"۔۔۔ بی کاب نے پوچھا۔

"میرا نمبر ٹی ایس الیون تھرٹی فور ہے"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔ بی کاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"بروک میگ جہاں کہیں بھی ہو اسے فوری کال کرو اور تم اپنے ساتھ اپنے دو خاص آدمی بھی تیار کر لو۔ ہر قسم کا جدید اسلحہ بھی ساتھ لے لینا عمران اور اس کے ساتھی وولف ہاؤس میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وولف ہاؤس کو ان کے قبرستان میں تبدیل کرا دوں"۔۔۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے بروک نے جواب دیا۔

"جب میگ آ جائے تم اسے اپنے ساتھ لے کر میرے پاس آ جانا لیکن یہ کام فوری ہونا چاہئے"۔۔۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز

تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ عقبی کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہ ایک سپاٹ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کے ایک کونے پر اپنا دائیاں ہاتھ رکھ کر اسے پریس کیا تو دیوار سرر کی آواز سے دوسری طرف غائب ہو گئی اب دیوار کی جگہ گہرے خانوں والی ایک بڑی سی الماری نظر آ رہی تھی جس کا نصف حصہ وارڈ روب کی شکل کا تھا جس میں مختلف قسم کے لباس لٹکے ہوئے تھے جب کہ باقی آدھے حصے میں مختلف ہینڈل موجود تھے۔ بی کاب نے مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا اور لباس اتارنے کے بعد اس نے الماری میں سے سیاہ رنگ کے میٹریل کا بنا ہوا ایک لانگری نما لباس نکالا اور اسے پہننا شروع کر دیا۔ گردن سے لے کر پیروں تک یہ چست سیاہ رنگ کا لباس پہننے کے بعد اس نے الماری سے ایک سیاہ رنگ کی جیکٹ نکالی اور اسے پہن کر اس نے اس کی دونوں سائیڈوں پر موجود بٹن لگائے۔ یہ انتہائی جدید ترین بلٹ پروف جیکٹ تھی اس جیکٹ پر توپ کا گولہ بھی اثر نہ کر سکتا تھا پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا لباس دوبارہ پہننا شروع کر دیا۔ لباس پہننے کے بعد اس نے الماری کے ایک خانے میں موجود سرخ رنگ کا بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس کے اندر موجود سرخ رنگ کا ایک چھوٹی نال والا پسٹل نکال کر اس نے اس کے دستے پر لگے ہوئے چار بٹنوں کو پریس کیا اور پھر اس پسٹل

کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر اس نے کونے میں ابھری ہوئی اینٹ پر دباؤ ڈالا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی تو وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر واپس اس کمرے میں آیا جہاں پہلے وہ بیٹھا ہوا تھا ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ بی کاب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"—— بی کاب نے کہا۔

"میگ آچکا ہے باس اور ہم تیار ہیں"—— بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں آرہا ہوں"—— بی کاب نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار تیزی سے وولف ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر میگ تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر بی کاب بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر بروک دو لمبے تڑنگے آدمیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"میگ تم تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس نہ کر سکے لیکن وولف ہاؤس والوں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے"—— بی کاب نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے میگ سے کہا۔

"انہوں نے کیسے ٹریس کر لیا باس"—— میگ نے کہا تو بی کاب نے اسے بروس کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ وولف ہاؤس میں انتہائی جدید ترین

آلات نصب ہیں"۔۔۔ میک نے کہا۔

"ظاہر ہے وولف ہاؤس ٹاور سیکشن کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری کا مین پوائنٹ ہے"۔۔۔ بی کاب نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی عمارت کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے گیٹ بند تھا میک نے گیٹ کے سامنے کار روک دی۔ بی کاب نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر وہ بروس کی فریکوئنسی پہلے ہی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بی کاب کالنگ۔ اوور"۔۔۔ بی کاب نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس بروس اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد بروس کی آواز سنائی دی۔

"ہم وولف ہاؤس کے گیٹ پر موجود ہیں بروس۔ اوور"۔ بی کاب نے کہا۔

"ہم آپ کو چیک کر رہے ہیں جناب لیکن آپ اپنا کوڈ دوہرائیں۔ اوور"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"پہلے تم اپنا کوڈ دوہراؤ۔ اوور"۔۔۔ بی کاب نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹی ایس الیون تھرٹی فور۔ اوور"۔۔۔ بروس نے کہا۔

"میرا کوڈ ٹی ایس ٹرپل زیرو ون ہے۔ اوور"۔ بی کاب نے کہا۔

"اوکے میں پھاٹک کھول رہا ہوں آپ اندر تشریف لے آئیں۔ کار پورچ میں آپ سے ملاقات ہو گی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو بی کاب نے اوکے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور میک نے کار آگے بڑھا دی۔ وولف ہاؤس کی عمارت کافی بڑی تھی ایک سائیڈ پر بڑا سا کار پورچ تھا وہاں سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے ہی موجود تھی۔ میک نے اس کار کے ساتھ جا کر اپنی کار کھڑی کی اور پھر وہ سب باہر آگئے۔ اسی لمحے ایک طرف سے ایک لمبا تڑنگا آدمی جس کے جسم پر سیاہ جیکٹ اور جینز تھی تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"میرا نام بروس ہے"۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بی کاب اور یہ میرے ساتھی میک اور بروک ہیں اور یہ دونوں بھی ہمارے گروپ کے آدمی ہیں"۔۔۔ بی کاب نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو بروس نے سب سے باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"آیئے باس"۔۔۔ بروس نے بی کاب سے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک بڑی سی مشین کے درمیان موجود سکرین روشن تھی اور اس پر بہت سے رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب جل بجھ رہے تھے۔

"یہ دیکھئے جناب سکرین پر گول دائرے میں جو افراد نظر آ رہے ہیں یہ مشکوک لوگ ہیں"۔۔۔ بروس نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بی کاب نے آگے بڑھ کر سکرین کو دیکھا تو سکرین پر ایک خوبصورت سا پارک نظر آ رہا تھا جہاں کافی لوگ موجود تھے شام کا وقت تھا لیکن اس کے باوجود لائٹس جل رہی تھیں چار آدمی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ دو سیاہ رنگ کے بیگ بھی موجود تھے۔

"ان میں عمران نہیں ہے"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"ایک عورت بھی عمران کے ساتھیوں میں ہے وہ بھی موجود نہیں ہے اور باس یہ کونے میں جو آدمی بیٹھا ہوا ہے یہ وہی ہے جسے ہم نے ڈاج دیا تھا"۔۔۔ بروک نے کہا۔

"ہاں یہ وہی ہے۔ گو اس کا چہرہ بدلا ہوا ہے لیکن بہرحال اس کا دیو جیسا قدوقامت کیسے چھپا رہ سکتا ہے"۔۔۔ بی کاب نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"دوبارہ ٹرانسیٹر کال ہوئی ہے"۔۔۔ بی کاب نے مڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے بروس سے کہا۔

"نہیں جناب"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"وہ کال جو تم نے ٹیپ کرائی ہے وہ سنواؤ"۔۔۔ بی کاب نے کہا تو بروس نے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے تیزی سے مشین کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"یس صفدر اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان کے درمیان کسی اجنبی زبان میں باتیں ہوتی رہیں پھر ٹرانسیٹر کال ختم ہو گئی۔

"یہ واقعی ایشیائی زبان ہے۔ بہرحال اس میں واقعی وولف ہاؤس کا باقاعدہ نام لیا گیا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ عمران کو آخر وولف ہاؤس کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"۔ بی کاب نے کہا۔

"میں نے جب یہ کال مارک کی تو میں خود پریشان ہو گیا اگر آپ کی بات درمیان میں نہ ہوتی تو میں اب تک ان چاروں کا خاتمہ کر چکا ہوتا کیونکہ اس معاملے میں میرا ریکارڈ ہے کہ میں وولف ہاؤس کی طرف ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے والوں کی بھی آنکھیں نکال لیتا ہوں"۔۔۔ بروس نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کو ختم کرنے سے عمران تو ختم نہ ہو جاتا اور دوسری بات یہ کہ اگر انہیں ابھی تک کوئی شک ہو گا تو تمہارے حرکت میں آتے ہی وہ کنفرم ہو جائیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ پورے وولف ہاؤس کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں"۔۔۔ بی کاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو وولف ہاؤس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔ یہ عمارت ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ اس پر ایٹم بم بھی مار دیئے

جائیں تب بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتی اور ہماری مرضی کے بغیر اس میں کسی بھی داخل نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ بروس نے کہا۔

"گڈ واقعی سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اس پر مکمل محنت کی ہے۔ اب مجھے پورا اطمینان ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جو چاہیں کر لیں وہ اس کے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتے لیکن وہ راستہ وہ کہاں سے جاتا ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"وہ نیچے ایک خفیہ تہہ خانے سے جاتا ہے باس لیکن اسے چونکہ لیبارٹری سے بند کیا گیا ہے اس لئے وہ اندر سے ہی کھل سکتا ہے ہم اسے کسی طرح بھی نہیں کھول سکتے اور اسے ریڈ بلاکس سے سیلڈ کیا گیا ہے اس لئے اگر اس پر ایٹم بم بھی مارے جائیں تب بھی یہ ٹوٹ نہیں سکتا"۔۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بہرحال اب ہم یہاں بیٹھ کر ان کا تماشہ دیکھیں گے میرا خیال ہے کہ انہیں عمران کی آمد کا انتظار ہے جب وہ آئے گا تب ہی یہ کارروائی کا آغاز کریں گے اور جیسے ہی انہوں نے کارروائی کا آغاز کیا ان پر موت جھپٹ پڑے گی"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"صرف آپ کے حکم کی دیر ہے باس دوسرے لمحے ان کے جسم راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوں گے"۔۔۔۔ بروس نے کہا۔

"باس یہ لوگ جا رہے ہیں"۔۔۔۔ اچانک مشین کے قریب کھڑے ایک آدمی نے بروس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب تیزی

سے مشین کی طرف متوجہ ہو گئے وہ چاروں واقعی بنچ سے اٹھ کر پارک کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ واقعی واپس جا رہے ہیں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو انہیں اغوا کر لیا جائے"۔ بروس نے کہا۔

"اغوا کر کے کہاں رکھو گے انہیں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یہاں وولف ہاؤس میں باقاعدہ جدید ٹارچنگ روم موجود ہے"۔ بروس نے جواب دیا۔

"احمق ہو گئے ہو تمہارا مطلب ہے کہ جو کام وہ زندگی بھر ٹکریں مارنے کے باوجود نہیں کر سکتے وہ تم اپنے ہاتھوں خود کرنا چاہتے ہو"۔ بی کاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ مطلب باس"۔۔۔۔ بروس نے حیران ہو کر کہا۔

"تم انہیں خود وولف ہاؤس میں لے آنا چاہتے ہو یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں سمجھے۔ عام لوگ نہیں ہیں۔ آئندہ ایسی احمقانہ بات نہ کرنا"۔۔۔۔ بی کاب نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری واقعی آپ سپر ایجنٹ ہیں۔ ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہیں آئی ایم سوری"۔۔۔۔ بروس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی نازک معاملات ہیں اس لئے زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ بی کاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ بروس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ شرمندگی کی وجہ سے اس کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ مودبانہ ہو گیا تھا۔ شاید اسے

احساس ہو گیا تھا کہ بی کاب بہرحال اس سے زیادہ گہرائی میں سوچ سکتا ہے۔

"تمہاری مشین کی رینج کس حد تک ہے یہ لوگ پارک کے آؤٹ گیٹ تک پہنچنے والے ہیں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"عمارت کے چاروں طرف چار سو گز تک باس"۔ بروس نے جواب دیا تو بی کاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آؤٹ گیٹ سے باہر کار پارکنگ تھی اور وہ چاروں آؤٹ گیٹ سے نکل کر اس پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سفید رنگ کی کار میں بیٹھ گئے اور کار پارکنگ سے نکل کر سڑک کی طرف بڑھنے لگی اور چند لمحوں بعد وہ سکرین سے آؤٹ ہو گئی۔

"میک تم نے کار کا نمبر مارک کر لیا ہو گا"۔۔۔۔ بی کاب نے میک سے کہا۔

"یس باس اب اس کار کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"۔ میک نے جواب دیا۔

"فون کر کے اپنے گروپ کو کہہ دو کہ اس کار کو چیک کر کے اس کی نگرانی کریں اور مجھے رپورٹ بھی دیں۔ اب جب تک میری تسلی نہیں ہو جاتی میں یہیں رہوں گا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کے یہاں رہنا فضول ہی ہو گا۔ یہ لوگ تو واپس چلے گئے ہیں شاید انہیں کوئی شک ہو گا جو دور ہو گیا ہو گا"۔ بروک نے کہا۔

"یہ بات نہیں بلکہ انہوں نے دراصل ہمیں مطمئن کرنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہے بہرحال یہاں کے انتظامات سے میں پوری طرح مطمئن ہوں اس لئے تمہارے یہاں رہنے کی واقعی ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ البتہ میں یہیں رہوں گا۔ بروس تم میرے ساتھیوں کو عمارت سے باہر بھجوا دو"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"آپ کو رپورٹ یہاں فون پر دی جائے یا ٹرانسمیٹر پر"۔ میک نے کہا۔

"جیسے حالات ہوں لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور دوسری بات یہ کہ اب یہاں سے جانے کے بعد تم دوبارہ وولف ہاؤس میں داخل نہ ہو سکو گے اس لئے کوئی ایسی بات نہ کرنا"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"کیا مطلب باس"۔۔۔۔ بروک اور میک دونوں نے چونک کر قدرے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران تم پر قابو پا لے اور پھر وہ تمہارے میک اپ میں یہاں داخل ہونے کی کوشش کرے اس لئے ایک بار باہر جانے کے بعد تم واپس اندر نہ آ سکو گے بس اس بات کا خیال رکھنا"۔ بی کاب نے کہا تو بروک اور میک دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر بروس انہیں لے کر مشین روم سے باہر نکل

گیا۔ بی کاب اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد بروس واپس آیا۔

"آپ کی ذہانت قابل رشک ہے باس آپ سے ملاقات سے پہلے مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ اس قدر گہرائی میں سوچتے ہیں اب آپ نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں جو کچھ سوچا ہے وہ واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے ورنہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ اینگل نہ آ سکتا تھا"۔۔۔۔ بروس نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے خوشامدانہ سے لہجے میں کہا۔

"جس پر ذمہ داری ہو اسے سب کچھ سوچنا پڑتا ہے بہرحال تم اب ایک کام کرو کہ تمام سسٹم آن کر دو میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ آج رات کو عمران اس عمارت پر قبضہ کرنے کی کوئی نہ کوئی کوشش ضرور کرے گا اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کوشش میں مکمل طور پر ناکام رہے"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا تو بروس سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

عمران اور جولیا دونوں وولف ہاؤس سے شمال کی طرف چار منزلہ عمارت کی سب سے اوپر والی منزل کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کے سامنے ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک لچھے دار تار منسلک تھی اور اس تار کے سرے پر ایک چھوٹا سا بگل سا بنا ہوا تھا یہ بگل کمرے کی کھڑکی سے باہر رکھ دیا گیا تھا اور اس کا رخ وولف ہاؤس کی طرف تھا مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین تھی جس پر وولف ہاؤس کا فرنٹ حصہ نظر آرہا تھا۔ مشین میں سے صفدر اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سکرین کے ایک کونے میں ایک حصہ علیحدہ تھا جس میں پارک کا منظر نظر آرہا تھا اور صفدر اور دوسرے ساتھی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

تیزی سے جل بجھ رہا تھا عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور پھر جو منظر ابھرا اس میں وولف ہاؤس کی عمارت کا سامنے والا بیرونی حصہ نظر آرہا تھا اور بھاری گیٹ پر ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کھڑی نظر آرہی تھی عمران نے ایک ناب کو گھمایا تو کار کا کلوزاپ سکرین پر نظر آنے لگا۔ عمران ناب گھماتا چلا گیا اور پھر جب اس نے ہاتھ روکا تو سکرین پر کار کا اندرونی منظر نمایاں طور پر نظر آرہا تھا۔

"یہ ہے بی کاب جو سائیڈ پر بیٹھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ناب کو واپس گھمانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب سکرین پر منظر پہلے جیسا نظر آنے لگا تو عمران نے ہاتھ روک لیا اسی لمحے پھاٹک کھلا اور کار اندر جانے لگی۔ عمران نے مشین کے نچلے حصے میں موجود دو بڑے بڑے بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے کار پورچ میں رکنے کی باقاعدہ آواز سنائی دی۔ پھر کار رکی اور دروازہ کھلنے پر چار افراد کار سے باہر نکلے اسی لمحے ایک آدمی برآمدے میں سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

"میرا نام بروس ہے"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے درمیان تعارف شروع ہو گیا۔ بی کاب نے اپنے دو ساتھیوں کا تعارف کرایا ایک کا نام میگ اور دوسرے کا بروک بتایا گیا۔ پھر وہ سب اکٹھے ہی اندرونی طرف کو چل پڑے۔ عمران

ساتھ ساتھ ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور پھر سکرین پر مشین روم کا منظر ابھر آیا تو عمران نے جلدی سے مشین کے بٹن پریس کر دیئے اور مشین میں سے ایک تیز سیٹی کی آواز دی اور پھر خاموشی چھا گئی لیکن اس کے ساتھ ہی مشین کے حصے سے ہلکی ہلکی گونج کی آواز کے ساتھ ہی کاغذ کی ایک چوڑی آہستہ آہستہ باہر نکلنے لگی جس پر کمپیوٹر پنچنگ کے نشانات نظر ہے تھے عمران نے پٹی کا ایک سرا اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے جب کہ لیا مسلسل سکرین کی طرف ہی متوجہ تھی۔ پٹی باہر نکل رہی تھی عمران ساتھ ساتھ پٹی کو دیکھ رہا تھا تھوڑی دیر بعد اچانک کٹک آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین اس طرح بند ہو گئی ے بجلی کی رو چلی گئی ہو۔

"یہ کیا ہوا"۔ جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کام ہو گیا اور کیا ہونا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب یہ مشین کیوں بند ہو گئی"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت ے لہجے میں کہا۔

"اس مشین نے جو کام کرنا تھا وہ کر دیا تو آف ہو گئی"۔ عمران نے پٹی کے آخری سرے کو پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن بی کاب اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہمارے علق ہی گفتگو ہو رہی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔ مجھے وولف ہاؤس کی مشینری [illegible]
بارے میں فکر تھی وہ کام ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور [illegible]
تہہ کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے اسے اٹھتے [illegible]
کر کہا۔
"واپس اب رات گئے فائنل ایکشن ہو گا"۔۔۔۔ عمران [illegible]
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"لیکن وہ ہمارے ساتھی وہ کیا پارک میں بیٹھے رہ[illegible]
گے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"نہیں مشین بند ہوتے ہی انہیں بھی کاشن مل گیا ہو گا اور [illegible]
بھی اب اٹھ کر چل پڑے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے درواز[illegible]
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"یہ مشین اسے یہیں چھوڑ جاؤ گے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"ہاں فی الحال یہ یہیں رہے گی ہو سکتا ہے رات کو پھر کا[illegible]
آئے۔ آؤ یہ یہاں محفوظ رہے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا [illegible]
دروازے سے باہر نکل گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ اپنی رہائش [illegible]
پر واپس پہنچ چکے تھے صفدر اور دوسرے ساتھی بھی پہنچ گئے۔
"تمہاری نگرانی یقیناً ہوئی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہاں ہوئی تھی لیکن ہم نے انہیں ڈاج دیا ہے اور کار کی نم[illegible]
پلیٹ اور رنگ بھی تبدیل کر دیا ہے اب اس کار کی مدد سے بھ[illegible]

[illegible] ٹریس نہیں کیا جا سکے گا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا تو عمران
[illegible] اثبات میں سر ہلا دیا۔
"آپ کا کام ہو گیا۔ عمران صاحب"۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔
"ہاں اور میں نے یہاں پہنچنے سے پہلے فاسٹر کو راستے میں پبلک
[illegible]ن بوتھ سے مطلوبہ مشینری لکھوا دی ہے۔ وہ ایکریمیا سے منگوا
[illegible] یہاں بھجوا دے گا۔ اس کے بعد ہم فائنل مشن پر کام شروع کر
[illegible]ں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"پھر تو کافی دیر لگے گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"نہیں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فاسٹر کا آدمی جائے گا اور
[illegible]وبہ مشینری خرید کر چارٹرڈ طیارے سے ہی واپس آ جائے گا۔
[illegible]ہ سے زیادہ تین چار گھنٹے لگ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے
[illegible]ب دیا۔
"آپ اس مشینری کی مدد سے براہ راست وولف ہاؤس پر حملہ
[illegible]یں گے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"نہیں وولف ہاؤس کے اندر جانا تو حماقت ہی ہو گی اس
[illegible]نری کی مدد سے دو کام ہوں گے ایک تو یہ کہ وولف ہاؤس میں
[illegible]ود مشینری ہمیں باہر چیک نہ کر سکے گی اور دوسرا اس راستے کا
[illegible]رغ لگا کر باہر سے اس راستے میں داخل ہونا ہے"۔۔۔۔ عمران
[illegible] جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بی کاب مشین روم میں کرسی پر بیٹھا ہوا شراب پینے
مصروف تھا رات کافی ہو چکی تھی مشین روم کی تمام مشینیں مسلـ
کام کر رہی تھیں۔ بروس بھی بی کاب کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھا
تھا اس کے سامنے میز پر ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی جس کی
سے وہ ان تمام مشینوں کی کارکردگی چیک کر رہا تھا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں
بی کاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اندازہ تھا باس کہ وہ رات کو وولف ہاؤس پر لازماً
کریں گے لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ چار سو گز تک ان کا
نشان نظر نہیں آرہا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہاں حملہ کر
کا ارادہ چھوڑ گئے ہیں اور ویسے بھی یہاں آکر انہوں نے موت
خرید کرنی تھی اور انہیں یہاں سے کیا ملتا"۔۔۔۔ بروس نے جو

دیا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ اچانک کونے میں موجود ایک مشینی حصہ سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ایسے لگا جیسے کمرے میں بم سا پھٹ پڑا ہو۔ بی کاب یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ بروس کے چہرے پر بھی شدید حیرت تھی وہ اٹھ کر دوڑتا ہوا اس کونے والی مشین کی طرف بڑھ گیا اس نے جلدی سے اس کے کئی بٹن پریس کئے۔ تو اس مشین پر مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"یہ کیا ہوا ہے"۔ بی کاب نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"غضب ہو گیا باس غلط آدمی لیبارٹری میں داخل ہو گئے ہیں"۔ بروس نے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا تو بی کاب بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیبارٹری میں داخل ہو گئے۔ غلط آدمی کیا مطلب"۔۔۔۔ بی کاب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس وولف ہاؤس سے راستہ لیبارٹری تک جاتا ہے آگے جا کر اس کا اختتام ایک دروازے پر ہوتا ہے اس دروازے کے ساتھ ایسا سسٹم موجود ہے کہ اگر اسے زبردستی کھولا جائے تو لیبارٹری کے اندر ڈاکٹر جوزف کو بھی اطلاع ہو جاتی ہے اور وہاں موجود مشین کاشن دے دیتی ہے اور مشین یہ کاشن دے رہی ہے"۔۔۔۔ بروس نے جلدی جلدی کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وولف ہاؤس میں داخل ہوئے بغیر

اس راستے سے کون داخل ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ بی کاب نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی۔ میں ڈاکٹر جوزف سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔۔ بروس نے کہا اور تیزی سے ایک اور مشین کی طرف بھاگ پڑا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے نچلے حصے کے کئی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو بروس کالنگ فرام وولف ہاؤس۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔۔۔۔۔ بروس نے چیخ چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد مشین سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور بروس کے وحشت زدہ چہرے پر یہ آواز سنتے ہی یکلخت قدرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے لگ گئے۔

"ڈاکٹر جوزف کاشن مشین نے کاشن دیا ہے یہ کیسے ہو گیا ہے"۔ بروس نے کہا۔

"اوہ ہاں اسی لئے آپ پریشان ہو رہے ہیں۔ ڈونٹ وری۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے اس کمرے میں جہاں یہ دروازہ ہے مشینری سٹور بنایا ہوا ہے۔ ہم وہاں سے ایک مشینری نکال رہے تھے کہ اچانک مشینری کا کنٹینر اس دروازے سے پوری قوت سے ٹکرا گیا اور یہ دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اسی وجہ سے مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے

وئے کہا۔

"ڈاکٹر جوزف میں کیپٹل ایجنٹ بی کاب بول رہا ہوں وولف ؤس سے کہیں پاکیشیائی سیکرٹ سروس تو کسی طرح لیبارٹری میں اخل نہیں ہو گئی۔ اوور"۔۔۔۔۔ اچانک بی کاب نے خود بات کرتے وئے کہا۔

"یہ بات اس لئے آپ کے ذہن میں آئی ہے کہ آپ کو ارٹری کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ آپ یشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہے ہیں یہاں میری اجازت کے ر ان کی روحیں بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔ ویسے بھی لیبارٹری کا تہ سیلڈ ہے اور وولف ہاؤس میں داخل ہوئے بغیر تو کسی صورت ی کوئی اس میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ خود بھی تو وولف س میں موجود ہیں آپ کی موجودگی میں کیا کوئی وولف ہاؤس میں ل ہوا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر جوزف نے سخت لہجے میں بات تے ہوئے کہا۔

"اوکے بہرحال آپ پھر بھی محتاط رہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ بی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بروس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ن کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"معاملہ میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا کوئی نہ کوئی گڑبڑ ر ہے"۔۔۔۔۔ بی کاب نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی گڑبڑ باس اب تو ڈاکٹر جوزف سے بات ہو گئی ہے"۔

بروس نے کہا۔

"یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ مشین کا کنٹینر کے
سے دروازہ کھل گیا اور کاشن مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا
نہیں بروس یہ بات درست نہیں ہے یہ معاملہ مشکوک ہے ہمیں
مزید چیکنگ کرنی پڑے گی"۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"باس زیادہ سے زیادہ آپ تہہ خانے میں وہ راستہ چیک
لیں کہ بند ہے یا نہیں۔ اب باہر سے تو کوئی اندر جا ہی نہیں
سکتا"۔ بروس نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ تم نے لیبارٹری اندر سے دیکھی ہوئی ہے"۔۔۔
کاب نے کہا۔

"نہیں باس میں کبھی لیبارٹری میں نہیں گیا"۔۔۔ بروس
جواب دیا۔

"تو پھر ڈاکٹر جوزف تمہیں کیسے کہہ رہا تھا کہ تم جانتے ہو
دروازے کے ساتھ سٹور ہے"۔ بی کاب نے چونکتے ہوئے کہا۔

"شاید ان کا خیال ہو کہ میں لیبارٹری میں آتا رہتا ہوں
میں کبھی نہیں گیا"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی مشین ہے جس میں ڈاکٹر جوزف کی
فیڈ ہو اور وہ مشین ڈاکٹر جوزف کی آواز کو چیک کر سکے"۔۔۔
لمبے خاموش رہنے کے بعد بی کاب نے پوچھا۔

"نہیں باس یہاں تو کوئی مشین نہیں ہے اور نہ ہی اس

کبھی ضرورت محسوس کی گئی ہے"۔۔۔ بروس نے جواب دیا۔

"تو پھر کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے کسی آدمی کو باہر بھیجو تاکہ وہ ارد گرد کا علاقہ چیک کر آئے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کسی جگہ سے سرنگ لگائی ہو اور وہ براہ راست اس راستے سے گزر کر لیبارٹری میں داخل ہو گئے ہوں"۔۔۔ بی کاب نے کہا تو بروس بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں انتہائی سخت پہرہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چاروں طرف مشینیں مسلسل چیکنگ کر رہی ہیں۔ کوئی آدمی اس ایریئے میں داخل ہوتا تو مشینیں اسے لازماً چیک کر لیتیں"۔۔۔ بروس نے جواب دیا تو بی کاب خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر کافی دیر گزر گئی اور ایک بار پھر اچانک اسی کاشن مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا اور ایک بار پھر وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ اوہ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ بروس نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر اسی مشین کی طرف دوڑا جس کے ذریعے اس نے پہلے ڈاکٹر جوزف سے بات کی تھی۔ بی کاب بھی اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ اب بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بروس کالنگ ڈاکٹر جوزف۔ اوور"۔۔۔ بروس نے انتہائی تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن جب کافی دیر تک مسلسل کال دینے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا تو بروس کا چہرہ

بھی بری طرح بگڑ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا کال کا جواب ہی نہیں مل رہا"۔ بروس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو ڈاکٹر جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ اچانک ٹرانسیٹر سے ڈاکٹر جوزف کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جوزف کیا ہوا ہے آپ نے کال کا جواب فوری نہیں دیا۔ اوور"۔۔۔۔ بروس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ میں آفس میں تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور میں بے ہوش ہو گیا اور ابھی چند لمحے پہلے مجھے ہوش آیا ہے تو میں نے سامنے موجود ٹرانسیٹر سے تمہاری آواز سنی ہے۔ میرا جسم بے حس سا ہو رہا ہے میں نے بڑی مشکل سے ٹرانسیٹر آن کیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ اچانک مجھے کیا ہو گیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"ڈاکٹر جوزف میں سپر ایجنٹ بی کاب بول رہا ہوں۔ پہلے بھی میری آپ سے بات ہوئی تھی آپ نے کہا تھا کہ دروازہ مشینری کے کنٹینر کے ٹکرانے سے کھل گیا تھا۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے بروس کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میری تو تم سے کوئی بات نہیں ہوئی کیسی مشینری اور کیسا دروازہ۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر جوزف نے کہا تو بروس اور بی کاب دونوں اچھل پڑے۔

"اوہ پھر تو واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ چیک کریں پلیز۔ اوور"۔ بی کاب نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں میں چیک کرتا ہوں اب میرا جسم حرکت میں آ رہا ہے۔ اوور"۔ ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا۔

"ہم دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں گے۔ اوور اینڈ آل"۔ بی کاب نے کہا تو بروس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیئے۔

"ہم شکست کھا چکے ہیں بروس۔ وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری میں داخل ہو کر یقیناً وہ فارمولا لے گئے ہیں اور ہم یہاں بیٹھے احمقوں کی طرح ان کی یہاں آمد کا ہی انتظار کرتے رہے ہیں۔ مجھے یاد آ رہا ہے سپیشل ایجنٹس گروپ کے چیف پارٹنس نے بھی بتایا تھا اور فائل میں بھی میں نے پڑھا تھا کہ عمران لہجے اور آواز کی اس طرح فوری اور ماہرانہ انداز میں نقل کر لیتا ہے کہ کوئی بھی نہیں پہچان سکتا یقیناً پہلے ڈاکٹر جوزف کی جگہ ہم سے عمران ہی بات کر رہا تھا۔ اسی لئے تو اس کی بات میرے حلق سے نہ اتر رہی تھی لیکن میں اب کاما کو اس کے لئے جہنم بنا دوں گا"۔ بی کاب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ٹرانسیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بی کاب کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے تیز اور سخت لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس بروک اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری

طرف سے بروک کی آواز سنائی دی۔

"بروک غضب ہو گیا ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری سے فارمولا نکال کر لے گئے ہیں۔ وہ اب یقیناً فوری طور پر کامبا سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں سمیت کامبا سے نکلنے والے تمام راستوں کو چیک کرو اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن باس یہ کیسے ممکن ہے کامبا کی پولیس اور انتظامیہ تو ہمیں فوراً گرفتار کر لے گی۔ اوور"۔۔۔۔ بروک نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پورا ناور سیکشن ہی ختم کر دیا جائے گا۔ سب کچھ ختم کر دیا جائے گا۔ اوور"۔ بی کاب نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس پھر تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم ایم یو سی سپیشل کیمرے لے کر باہر جانے والے تمام راستوں کی نگرانی کریں۔ وہ لوگ جس میک اپ میں بھی ہوں گے بہرحال ان کا پتہ چل جائے گا پھر چاہے انہیں ختم کر دیا جائے چاہے ان کی نگرانی کی جائے اس طرح بہرحال وہ ٹریس لازماً ہو جائیں گے۔ اوور"۔ بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی کرو فوری انتظامات کراؤ۔ فول پروف انتظامات۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بی کاب نے۔ اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب ڈاکٹر جوزف سے بات کراؤ۔ اس نے اس دوران چیکنگ کر لی ہو گی"۔۔۔۔ بی کاب نے بروس سے مخاطب ہو کر کہا اور بروس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جلدی سے مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بروس کالنگ فرام وولف ہاؤس۔ اوور"۔ بروس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جوزف میں سپر ایجنٹ بی کاب بول رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے لیبارٹری کی۔ اوور"۔۔۔۔ بی کاب نے انتہائی پر تجسس لہجے میں پوچھا۔

"پوزیشن کیا ہونی ہے۔ سب کچھ ختم کر دیا گیا ہے۔ تمام مشینری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے وہ فارمولا جس پر کام ہو رہا تھا وہ فارمولا اور اس کی تمام کاپیاں سب غائب ہیں اور اس فارمولے پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو گولی مار دی گئی ہے۔ باقی میری طرح بے ہوش پڑے رہے اور اب انہیں ہوش آیا ہے۔ بیرونی دروازہ تباہ کر دیا گیا ہے اور وولف ہاؤس کی طرف کھلنے والے راستے میں وولف ہاؤس سے بالکل قریب چھت پر ایک کافی بڑا

سوراخ موجود ہے۔ اوور" ---- ڈاکٹر جوزف نے تلخ لہجے میں کہا۔

"سوراخ ہے کیا مطلب یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ اس
بروس نے کہا۔

"تمہارے وولف ہاؤس کی دیوار کے ساتھ ہی وہ سوراخ ہے
اب بھی موجود ہے جا کر دیکھ لو۔ اب میں سیکشن ہیڈکوارٹر سے بات
کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ---- دوسری طرف سے کہا گیا
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ہماری مشینیں
مسلسل کام کر رہی ہیں۔ وہ سوراخ بھی ہو گیا۔ آدمی بھی اندر چلے
گئے اور پھر واپس بھی چلے گئے اور مشینیں انہیں چیک بھی نہیں کر
سکیں یہ کیسے ممکن ہے" ---- بروس نے یقین نہ آنے والے لہجے
میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ چلو دیکھ لیتے ہیں" ---- بی کاب نے کہا
بروس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں کیونکہ جب
تک مخصوص حفاظتی سسٹم آف نہ کیا جاتا ان میں سے کوئی بھی باہر
نہیں جا سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد بی کاب بروس اور اس کے
ایک ساتھی وولف ہاؤس سے باہر نکلے۔ بروس کے ساتھی کے پاس
ایک طاقتور ٹارچ موجود تھی وہ گھومتے ہوئے عمارت کی دیوار کے
ساتھ ساتھ اس جگہ پہنچے جہاں راستہ تھا تو ٹارچ کی طاقتور روشنی
میں انہیں گٹن پر موجود سوراخ واضح طور پر نظر آگیا۔

"یہ باقاعدہ مشین سے کیا گیا ہے لیکن واقعی یہ بات سوچنے کی
ہے کہ ہماری مشینوں نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا"۔ بی کاب نے
جھک کر سوراخ کے کناروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری تو خود سمجھ میں نہیں آرہا" ---- بروس کے لہجے میں
بے پناہ حیرت تھی۔

"آؤ چلیں اب تو جو ہونا تھا ہو گیا اب مجھے احساس ہوا ہے کہ
اس عمران سے یہ سب لوگ کیوں اس قدر خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ
واقعی شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ کاش میں اسے اس وقت گولی مار دیتا
جب وہ کامبا داخل ہوا تھا" ---- بی کاب نے کہا اور واپس مڑ گیا
تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر مشین روم میں پہنچ گئے اور ابھی وہ
وہاں پہنچے ہی تھے کہ اچانک بی کاب کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے
کال آنی شروع ہو گئی۔

"اوہ بروک نے یقیناً ان کا سراغ لگا لیا ہو گا" ---- بی کاب
نے چونک کر کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر
دیا۔

"ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور" ---- ٹرانسمیٹر سے عمران کی
آواز سنائی دی تو بی کاب بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم عمران بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ بی کاب
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اب تک یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ میں نے لیبارٹری

سے فارمولا حاصل کر لیا ہے لیکن تمہیں ابھی یہ معلوم نہ ہوا ہو گا کہ میں نے اس لیبارٹری میں وائرلیس کنٹرول سپیشل بم بھی نصب کر دیا ہے اس لئے جب بھی چاہوں صرف ایک بٹن دبا کر اس پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہوں اور لیبارٹری انچارج ڈاکٹر جوزف چاہے لاکھ سر پٹک لے وہ اس بم کا کسی صورت بھی سراغ نہیں لگا سکتا۔ اوور"۔ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں فنا کر دوں گا۔ میں پورے کامبا کو آگ لگا دوں گا۔ تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اوور"۔۔۔ بی کاب نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر شدید غصہ۔ مسٹر بی کاب تمہارا خیال تھا کہ میں وولف ہاؤس میں داخل ہو کر پھر لیبارٹری میں جاؤں گا لیکن تم خود سوچو جہاں تمہارے جیسا سپر ایجنٹ موجود ہو وہاں مجھ جیسا آدمی بھلا کیسے داخل ہونے کی جرات کر سکتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ بالا بالا ہی کام کر لوں۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے تو تمہاری مرضی ورنہ بہتر یہی ہے کہ تم ناور سیکشن کے انچارج سے بات کر لو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے غصے پر اپنی لیبارٹری کو فوقیت دیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ابھی میں چند روز یہاں کامبا میں موجود ہوں۔ ابھی میں نے اور میرے ساتھیوں نے یہاں سیر و تفریح کرنی ہے باقی رہا فارمولا تو ظاہر ہے فارمولا تو میک اپ میں نہ ہو گا اس لئے تمہارے آدمی جو بچارے ایم یو سی سپیشل

کیمرے اٹھائے کامبا سے باہر جانے والے راستوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں فارمولے کو چیک نہیں کر سکتے اور فارمولا بڑے اطمینان سے باہر چلا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران کی طنزیہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ سب کچھ ختم ہو گیا لیکن میں اس عمران کا پیچھا قیامت تک نہ چھوڑوں گا میں اس کا خاتمہ کر کے ہی دم لوں گا بروس کار نکالو اور مجھے میرے ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ"۔ بی کاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بروس سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے میں موجود تھا جس میں وولف ہاؤس کی مشینری کو چیک کرنے والی مشین موجود تھی جس کا بیرونی حصہ کھڑکی سے باہر رکھا ہوا تھا۔ عمران کی نظریں مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر بی کلب اور وولف ہاؤس کا مالک بروس تیزی سے چلتے ہوئے پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھتے نظر آ رہے تھے ان کے پیچھے ایک اور آدمی بھی تھا۔

"یہ میرا آدمی آپ کو ہیڈکوارٹر پہنچا آئے گا باس"۔ بروس کی مودبانہ آواز مشین سے نکلی۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ بی کلب نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ بروس کے پیچھے آنے والا آدمی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر کار سٹارٹ ہو کر بیک ہوئی اور بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی جیسے ہی کار گیٹ کے قریب پہنچی

پھاٹک میکانکی انداز میں کھلا اور کار باہر نکل گئی اس کے ساتھ ہی پھاٹک بند ہو گیا۔ بروس خاموشی سے مڑا اور ایک بار پھر اندرونی طرف کو بڑھنے لگا۔

"وہ بی کلب تو اس مشین سے اب چیک نہ ہو سکے گا"۔ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"اسے چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بروس اب لازماً ٹاور سیکشن کے ہیڈکوارٹر کال کرے گا اور میں وہ کال چیک کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی ناب گھمائی تو سکرین پر منظر بدل گیا اب مشین روم کا منظر نظر آرہا تھا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ بروس ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک بڑی چوکور شکل کی مشین نکال کر باہر رکھ رہا تھا۔

"اوہ تو سیکشن ہیڈکوارٹر کال این ڈبلیو مشین سے کی جاتی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"این ڈبلیو کیا"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"نیٹ ورک مشین۔ اس سے ہونے والی کال پہلے پوری دنیا میں پھیلتی ہے پھر کسی جگہ سمٹ کر مرکز تک پہنچتی ہے اس لئے اسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔ عمران نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔ بروس اب مشین کے بٹن پریس کرنے میں مصروف تھا۔ عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر مشین کے نیچے لگے ہوئے

ایک سرخ رنگ کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بروس کالنگ ٹی۔ ایس۔ ایچ۔ اوور"۔ بروس کی آواز مشین سے نکلنے لگی۔

"ٹی۔ ایس۔ ایچ۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"—— چند لمحوں بعد مشین سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے لوہے کی گراریوں کی آپس میں رگڑ سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"سپیشل کوڈ ڈبلیو ایچ پی۔ اوور"—— بروس نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے وہ کوڈ سمجھ رہا ہو۔

"پرسنل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرسنل کوڈ ٹی ایس الیون تھرٹی فور۔ اوور"—— بروس کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ اوور"—— وہی کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ٹی ایس ایچ انچارج اٹنڈنگ یو۔ اوور"—— چند لمحوں بعد ایک انسانی آواز سنائی دی لہجہ بیحد سخت تھا۔

"باس لیبارٹری کے بارے میں آپ کو اطلاع مل چکی ہو گی میں نے سوچا کہ اپنی پوزیشن کلیئر کر دوں۔ اوور"—— بروس کی آواز سنائی دی۔

"مجھے تمام رپورٹس مل چکی ہیں لیکن تمہاری مشینری نے

درست طور پر کام کیوں نہیں کیا۔ اوور"—— انچارج کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"جناب مشینری تو درست طور پر کام کر رہی ہے اس کے باوجود یہ سب کچھ ہو گیا میری تو سمجھ میں خود یہ بات نہیں آ رہی۔ اوور"۔ بروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کل ماہرین بھجوا رہا ہوں جو آ کر چیکنگ کریں گے اس کے بعد فیصلہ ہو گا کہ اس میں تمہاری غفلت ہے یا نہیں اور کوئی بات۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس یہاں سپیشل ایجنٹ بی کاب صاحب کو ان کے ٹرانسیٹر پر اس علی عمران نے کال کیا تھا اور اس نے لیبارٹری اڑانے کی دھمکی دی تھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ لیبارٹری کو بچانے کے لئے اس بم کو فوری طور پر تلاش کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اوور"۔ بروس نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے کال کی تھی۔ ہمیں تو اس سلسلے میں بی کاب نے رپورٹ نہیں دی۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو بروس نے وہ ساری گفتگو دوہرا دی جو عمران نے ٹرانسیٹر پر بی کاب سے کی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ بی کاب مکمل طور پر شکست کھا چکا ہے۔ اگر اس عمران نے دھمکی دی ہے تو پھر وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دے گا۔ ویری بیڈ مجھے بی کاب سے بات کرنی

بھی نہیں چاہتا کہ تم لیبارٹری تباہ کر دو لیکن یہ فارمولا بہرحال تمہیں واپس کرنا ہو گا۔ اوور"۔۔۔۔ انچارج نے کہا۔

"تم لیبارٹری بھی بچانا چاہتے ہو اور فارمولا بھی حاصل کرنا چاہتے ہو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات ہے کھل کر بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اس فارمولے کی کاپی دے دو۔ میرا وعدہ کہ ٹاور سیکشن آئندہ پاکیشیا کے کسی معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا اور ہمیں اس سے بھی کوئی غرض نہیں ہو گی کہ تم اس فارمولے سے ہتھیار تیار کرتے ہو یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں بی کاب کو بھی اور ٹاور سیکشن کے دوسرے تمام سپر ایجنٹس کو بھی تمہارے خلاف کام کرنے سے روک دوں گا۔ اوور"۔۔۔۔ انچارج نے کہا۔

"بی کاب کی بات تو چھوڑو۔ مجھے تو یہ سوچ کر ہی افسوس ہو رہا ہے کہ ٹاور سیکشن کے پاس کام کے آدمی نہیں ہیں جو اس نے بی کاب کو سپر ایجنٹ بنا رکھا ہے۔ یہ ان تمام سپر ایجنٹس سے کم تر ثابت ہوا ہے جو اس سے پہلے مجھ سے ٹکرا چکے ہیں البتہ تمہاری یہ بات قابل غور ہے کہ تم اس فارمولے کے سلسلے میں مزید کوئی پیش رفت نہ کرو گے لیکن کیا تم اس کی گارنٹی مین ہیڈ کوارٹر سے دلوا سکتے ہو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بی کاب واقعی سپر ایجنٹ ہے لیکن بہرحال وہ تمہاری ذہانت کے مقابلے میں واقعی کم تر ثابت ہوا ہے اور اس میں اس کا بھی

قصور نہیں ہے جہاں تک مین ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو اس سے گارنٹی دلوانے کی ضرورت نہیں ہے یہ فارمولا میرے سیکشن نے ہی ٹریس کیا ہے اور میرے سیکشن نے ہی اسے حاصل کیا ہے اور میرا سیکشن ہی اس پر کام کرے گا اس لئے اس بارے میں حتمی فیصلہ بھی میں ہی کر سکتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میرا یہ وعدہ کہ آئندہ ٹاور سیکشن پاکیشیا کے کسی معاملے میں کبھی مداخلت نہیں کرے گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے کیونکہ بہرحال تم بلیک تھنڈر کی انتہائی اہم پوسٹ پر فائز ہو اور ویسے بھی مجھے معلوم ہے کہ جارج کلسٹ کی شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ وہ جو وعدہ کرتا ہے اس پر پورا اترتا ہے اور تم بی کاب کو کہہ دو کہ وہ پارک ہوٹل پہنچ کر مجھ سے مل لے اور فارمولے کی کاپی لے لے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا مسٹر جارج کلسٹ کہ میں یہ فارمولا اس لئے واپس نہیں دے رہا کہ میں شاید تمہارے سیکشن کی آئندہ کی کارروائی سے ڈر گیا ہوں۔ اگر میں تمہاری وولف ہاؤس کی مشینری کو ڈاج دے کر اور تمہاری لیبارٹری کے تمام انتظامات کو ختم کر کے یہ فارمولا حاصل کر سکتا ہوں تو میں اس فارمولے کی حفاظت بھی کر سکتا ہوں میں اس کی کاپی تمہیں صرف ان لئے دے رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر اپنے فارمولے کسی بھی سپر پاور کے ہاتھ فروخت نہیں کرتی ویسے اس کے باوجود اگر تم کسی بھی

وقت وعدے پر پورے نہ اترے تم تمہارا ناور سیکشن ہیڈکوارٹر بھی میں ٹریس کر سکتا ہوں اور اگر صرف اتنی اطلاع بھی بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئی کہ ناور سیکشن کا ہیڈکوارٹر ٹریس کر لیا گیا ہے تو بلیک تھنڈر کا مین ہیڈ کوارٹر خود ہی تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دے گا مجھے انگلی ہلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اگر تمہیں اس بات پر یقین نہ آرہا ہو تو ایک اشارہ دے سکتا ہوں کہ تمہارا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جزائر عرب الہند کے قریب واقع جزائر لیوارڈ اور جزائر ونڈر ورلڈ کے چھوٹے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ ہر حالت میں پورا ہو گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں کہا گیا۔

"اوکے پھر کل صبح بی کاب کو بھیج دینا وہ فارمولا مجھ سے لے جائے گا گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر وہی سرخ بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرکے اس نے مشین آف کر دی۔

"تو بھئی اسے کہتے ہیں ٹائیں ٹائیں فش"۔۔۔۔ عمران نے مشین آف کرکے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے چیف سے پوچھے بغیر فارمولا واپس کرنے کا فیصلہ کیسے کر لیا"۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرح تمہارے چیف کا ملازم تو نہیں ہوں میں آزاد آدمی ہوں اپنے فیصلے خود کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ صفدر مجھے لانگ رینج ٹرانسمیٹر دو"۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑیں مس جولیا خواہ مخواہ جذباتی نہ بنیں آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ عمران صاحب جو کچھ کرتے ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اور چیف نے ہمیشہ عمران صاحب کے فیصلوں کی تائید ہی کی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں فارمولا واپس نہیں ہو سکتا۔ یہ ملک سے غداری ہے"۔۔۔۔ تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کا فیصلہ سو فیصد درست ہے اور مجھے یقین ہے کہ چیف بھی عمران صاحب کے فیصلے کی تائید کرے گا"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے کیپٹن شکیل ایک تم ہی تو ایسے ہو جس سے مجھے کچھ سہارا مل جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ضرور بات کروں گی صفدر ٹرانسمیٹر دو مجھے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر نے کمر پر بندھے ہوئے بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ عمران

خاموش بیٹھا رہا جولیا نے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور"---- جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی لیکن اس نے اپنا نام نہ لیا تھا۔

"چیف میں فلوریڈا کے قریب واقع جزیرہ کامبا سے بول رہی ہوں۔ ہم مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ہم نے فارمولا بلیک تھنڈر کی لیبارٹری سے حاصل کر لیا ہے لیکن عمران نے آپ سے اجازت لئے بغیر اس فارمولے کی کاپی واپس بلیک تھنڈر کو دینے کا فیصلہ کیا ہے جب کہ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران سے بات کراؤ۔ اوور"---- ایکسٹو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر میں عمران بول رہا ہوں۔ اس بار آپ میرے لئے لمبے چوڑے ہندسوں والا چیک لکھ کر تیار رکھیں بڑی محنت کرنی پڑی ہے اس ناور سیکشن کے خلاف مشن مکمل کرنے میں۔ اوور"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فارمولے کی کاپی واپس کرنے کی بات کس سے ہوئی ہے۔ اوور"۔ چیف نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے الٹا

وائے پیچ و تاب کھانے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا اس لئے وہ بے ینی اور اضطراب کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا کہ اچانک میز پر کھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بی کاب اس طرح فون پر جھپٹا یسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"یس بی کاب بول رہا ہوں"---- بی کاب نے انتہائی شتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹی ایس ایچ سپیشل کوڈ دوہراؤ"---- دوسری طرف سے یڈکوارٹر کی مشینی سی آواز سنائی دی تو بی کاب بے اختیار اچھل ڑا۔ اس کے تصور میں ہی نہ تھا کہ ٹی۔ ایس۔ ایچ اس سے اس طرح رابطہ کرے گا اور وہ بھی مشین کی بجائے فون پر۔

"پہلے تم ہیڈکوارٹر کوڈ دوہراؤ کیونکہ تم عام فون پر کال کر رہے ہو"---- بی کاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک کوڈ دوہرا دیا گیا۔ اور بی کاب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ کوڈ درست تھا اس کا مطلب تھا کہ واقعی ناور سیکشن کے ہیڈکوارٹر سے ہی کال ہے۔ چنانچہ اس نے ہیڈکوارٹر کی ڈیمانڈ پر پہلے سپیشل کوڈ اور پھر پرسنل کوڈ دوہرائے اور پھر دوسری طرف سے کوڈ اوکے قرار دے دیا گیا۔

"ہیلو جارج کلٹ بول رہا ہوں"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ناور سیکشن کے ہیڈکوارٹر انچارج جارج کلٹ کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"بی کلب بول رہا ہوں" ——— بی کلب نے ہونٹ چبا
ہوئے کہا۔

"بی کلب تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل مکمل
طور پر شکست کھا چکے ہو۔ تم وولف ہاؤس میں بیٹھے مکھیاں مار
رہ گئے اور وہ لیبارٹری سے فارمولا بھی لے گئے اور اب لیبارٹری
بھی تباہ ہو رہی ہے۔ تم جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا"۔ جار
کلسٹ کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔ جارج کلسٹ اس کا کلاس فیلو رہا
اور اس سے اس کے دوستانہ تعلقات تھے لیکن اس وقت جار
کلسٹ کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ بی کلب سے سرے سے واقف ہی
ہو۔

"یہ ایک وقتی ناکامی ہے جارج کلسٹ اور میں اس ناکامی کو
کامیابی میں بدل کر رہوں گا۔ تمہیں صبح تک عمران اور اس کے
ساتھیوں کی لاشیں بھی مل جائیں گی اور فارمولا بھی"۔ بی کلب نے
تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تھور سیکشن اپنی اس وسیع و عریض اور انتہائی قیمتی
لیبارٹری تباہ کرانے کا رسک نہیں لے سکتا بی کلب۔ اس لئے میں
نے مین ہیڈکوارٹر سے بات کر کے عمران سے معاہدہ کر لیا ہے"۔
جارج کلسٹ نے کہا تو بی کلب بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے
پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران سے معاہدہ کیا مطلب۔ تمہارا

ران سے کیسے رابطہ ہو گیا۔ کس طرح یہ معاہدہ ہوا۔ اور کیا
اہدہ ہوا۔ اور کیوں ہوا" ——— بی کلب نے انتہائی جھنجلائے
ئے لہجے میں کہا۔

"وولف ہاؤس کے انچارج بروس نے مجھے خصوصی مشین پر
ورٹ دی۔ اسے بھی لیبارٹری کی تباہی کا ڈر تھا اور ابھی اس کی
ل جاری تھی کہ عمران نے کسی طرح اس مشین سے لنک کر لیا
ر اس کی میرے ساتھ براہ راست بات ہوئی ہے۔ میں نے اس
ے معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ فارمولا واپس کر دے گا اور اس کے
اب میں ہم آئندہ پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کریں
ے۔ چنانچہ اب یہ فارمولا تم نے عمران سے جا کر لینا ہے"۔ جارج
لسٹ نے کہا۔

"کیا وہ فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ہو
ہے کہ جس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اس
ر محنت کی ہے وہ اسے اتنی آسانی سے واپس کر دے۔ نہیں ایسا
ن ہی نہیں ہے وہ صرف ڈاج دے رہا ہے" ——— بی کلب نے
ما۔

"نہیں وہ وعدے کا پکا ہے اور اس سے فارمولے کی کاپی کی
س کی بات ہوئی ہے۔ پاکیشیا اگر اس فارمولے پر کوئی ہتھیار بناتا
تو بلیک تھنڈر کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے اور بلیک تھنڈر
ر اس فارمولے پر ہتھیار بناتی ہے تو پاکیشیا کو صرف اتنا چاہئے کہ

وہ ہتھیار اس کے خلاف استعمال نہ ہو سکے اس لئے یہ معاہدہ ہو گ
ہے کہ وہ فارمولے کی کاپی مجھے دے دے گا۔ ورنہ ٹاور سیکشن ک
لیبارٹری تو ایک طرف ٹاور سیکشن مکمل طور پر ختم ہو جائے گا لی
میں نے مین ہیڈکوارٹر سے بھی اس کی اجازت لے لی ہے"۔ جار
کلسٹ نے جواب دیا۔

"اگر یہی کام ہونا تھا تو یہ پہلے بھی ہو سکتا تھا۔ اسے
فارمولے کی کاپی دے کر واپس بھیجا جا سکتا تھا پھر کیا ضرورت تھ
اتنی تگ و دو کی"۔۔۔ بی کاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا ہے۔ اس نے نہ صرف تمہیں
شکست دی ہے بلکہ اس نے ایک لحاظ سے پورے ٹاور سیکشن کو
شکست دے دی ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے اس نے ٹاور سیکشن
کے ہیڈکوارٹر کو بھی اس مشن کے دوران ٹریس کر لیا ہے۔ اس
نے اس سلسلے میں اشارہ بھی دیا ہے جو درست ہے اس لئے اگر
اب اس سے معاہدہ نہ کیا جاتا تو بلیک تھنڈر کا یہ بڑا سیکشن مکمل
طور پر آف کرنا پڑتا۔ یہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا ہے۔ اپنی ناک نیچے
کر کے سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں یہ معاہدہ نہ کرتا تو اب
تک تم بھی قبر میں اتر چکے ہوتے۔ تمہیں معلوم تو ہے بلیک تھنڈر
کے اصول"۔۔۔ جارج کلسٹ کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا تو بی کاب
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے"۔۔۔ بی کاب نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صبح تم پارک ہوٹل جاؤ گے وہاں عمران اور اس کے ساتھی
ہوں گے تم ان سے مل کر فارمولے کی کاپی لو گے اور پھر یہ کاپی تم
وولف ہاؤس کے انچارج بروس کو پہنچاؤ گے۔ بروس اسے ڈاکٹر
جوزف تک پہنچا دے گا کیونکہ اب لیبارٹری کے سارے حفاظتی
انتظامات ختم کر دیئے گئے ہیں"۔۔۔ جارج کلسٹ نے کہا۔

"کیا یہ لوگ پارک ہوٹل پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ بی کاب نے
پوچھا۔

"صبح کا وقت طے ہوا ہے اور تم نے صبح جانا ہے اور یہ بات
سن لو کہ اس معاہدے کے بعد تم نے عمران یا اس کے ساتھیوں
کے خلاف کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لینا ورنہ اس کے نتائج سے
تم اچھی طرح واقف ہو۔ اپنے تمام آدمیوں کو بھی کال کر کے کہہ
دو کہ وہ بھی اپنی تمام سرگرمیاں ختم کر دیں"۔۔۔ جارج کلسٹ کا
لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔ بی کاب نے کہا اور
دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے کی آواز سن کر اس نے بھی
رسیور رکھ دیا۔

"میں اس عمران کو زندہ نہیں چھوڑوں گا چاہے
مجھے خود کیوں نہ مرنا پڑے بہرحال اسے مرنا ہو گا ہر صورت میں ہر
قیمت پر"۔۔۔ بی کاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز

پر موجود ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بی کاب کالنگ۔ اوور"——بی کاب نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس بروک بول رہا ہوں۔ اوور"——چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے بروک کی آواز سنائی دی۔

"بروک اپنے تمام آدمیوں کو واپس بلا لو۔ سیکشن ہیڈکوارٹر اور عمران کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔ عمران نے جو فارمولا لیبارٹری سے حاصل کیا ہے وہ ہمیں واپس کر دے گا اور ہم اس کے جواب میں اسے زندہ کاما سے واپس جانے کی اجازت دے دیں گے صبح اس معاہدے پر عمل درآمد ہوگا۔ اوور"——بی کاب نے کہا۔

"اوہ کیا وہ فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اوور"۔ بروک نے کہا۔

"ہاں کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ فارمولا تو اس نے حاصل کر لیا ہے لیکن وہ اب فارمولے سمیت زندہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتا اس لئے مجبوراً اسے یہ معاہدہ کرنا پڑا ہے۔ اوور"۔ بی کاب نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ نیوز باس اس کا تو مطلب ہے کہ آخر کار یہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن میں ناکام ہی جائیں گے۔ اوور"۔ بروک نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اوور اینڈ آل"——بی کاب نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر اس پر نئی فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر میک کو کال کر کے اس نے یہی ہدایات اسے بھی دے دیں۔ میک نے بھی بروک کی طرح فارمولے کی واپسی پر حیرت کا اظہار کیا تھا اور بی کاب نے وہی جواب اسے بھی دیا جو اس نے بروک کو دیا اور میک نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی پر مسرت کا اظہار کیا۔

"ہونہہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ عمران زندہ واپس اپنے ملک چلا جائے اس کی روح ہی واپس جائے گی یہ میرا فیصلہ ہے"۔ بی کاب نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے میلوں کی مسافت طے کرنے کے بعد اسے پہلی بار بیٹھنا نصیب ہوا ہو۔

ہوٹل پارک کے بڑے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ رات کو ہی یہاں پہنچ گئے اور یہاں پہنچنے کے بعد عمران فاسٹر سے ملنے کا کہہ کر چلا گیا تھا اور پھر صبح ہونے کے قریب اس کی واپسی ہوئی تھی۔ پوچھنے پر اس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ وہ اس فارمولے کی کاپی تیار کرانے اور اصل فارمولے کو پاکیشیا بھجوانے کا بندوبست کر رہا تھا۔ اس کے مطابق وہ یہی چاہتا تھا کہ فارمولے کی کاپی اس وقت وہ بلیک تھنڈر کے حوالے کرے جب اصل فارمولا بحفاظت پاکیشیا پہنچ جائے۔

”عمران صاحب بی کاب کا کیا ردعمل ہوا ہو گا جب ناور سیکشن کے ہیڈکوارٹر نے اسے حکم دیا ہو گا کہ وہ آپ سے جا کر فارمولا واپس لے“۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”ردعمل کیا ہوا ہو گا۔ یہی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی جان

بچانے کے خوف سے فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے اس لئے وہ خوش ہو گا“۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہی بات تو مجھے محسوس رہی تھی اس لئے تو میں نے چیف سے بات کی تھی لیکن“۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے تم اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہو۔ تم فیصلہ کر لو کہ کاپی نہیں دینی۔ تو نہیں دیں گے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر چیف سے بات نہ ہوتی تو میں یہ فیصلہ کر بھی لیتی لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے“۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”چلو یہ فیصلہ تو کر سکتی ہو کہ یہ کاپی ان سے دوبارہ واپس حاصل کر لو“۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات“۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”حالانکہ سیدھی سی بات ہے۔ کاپی ظاہر ہے دوبارہ اسی لیبارٹری میں ہی جائے گی تم وہاں ریڈ کر کے یہ کاپی حاصل کر لو مسئلہ ختم“۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا تم ایسا کر سکتے ہو“۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”میں۔ مجھے کیا ضرورت ہے ایسا کرنے کی۔ مجھے تو ایک ہی چیک ملنا ہے اور وہ مل جائے گا“۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

"جتنا چیک تمہیں چیف دیتا ہے اس سے ڈبل رقم میں دوں گی تمہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا چیف کے فیصلے کے بعد آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکتیں"۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتی۔ مس جولیا ڈپٹی چیف ہیں"۔ تنویر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہو۔ چیف ایسے معاملات میں بے حد سخت ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم چیف کے خلاف تو فیصلہ نہیں کر رہے۔ کاپی تو ہم دے ہی دیں گے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تم جواب دو عمران تم کیا کہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاپی واپس حاصل کرنے سے تمہارا مقصد کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہی کہ بلیک تھنڈر اس فارمولے پر کام نہ کر سکے۔ یہ فارمولا صرف پاکیشیا کی ہی ملکیت ہونی چاہئے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر تم وعدہ کرو کہ تم چیف سے ڈبل رقم دو گی تو میں تیار ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا جب کہ صفدر کے چہرے پر عمران کی اس بات سے حیرت کے

تاثرات ابھر آئے کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے میرا وعدہ کہ تمہیں چیف سے ڈبل رقم دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب ایک صاحب آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں ان کا نام بی کاب ہے"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے اسے کمرے میں بھجوا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بی کاب آ رہا ہے اور یہ بات سب سن لیں کہ چونکہ چیف کا فیصلہ ہے کہ کاپی واپس کرنی ہے اس لئے اس کے سامنے کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور بی کاب اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔

"میں وہ فارمولا واپس لینے آیا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے اندر داخل ہوتے ہی بگڑے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"مل جائے گا فارمولا ایسی بھی کیا جلدی ہے اب تم ہمارے مہمان ہو آؤ بیٹھو پہلے تمہاری کوئی خدمت خاطر کر لیں پھر فارمولا بھی دے دیتے ہیں"—— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا اس کے اٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"سوری مجھے فارمولا چاہئے اور بس"—— بی کاب نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے بی کاب کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو فارمولا اور اسے چیک کر لو"—— عمران نے کہا تو بی کاب نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس سے فائل لی۔ اسے کھول کر ایک نظر دیکھا اور پھر تہہ کر کے اس نے فائل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

"اب تو بیٹھ جاؤ تم نے ریستوران میں میری بڑی اچھی طرح میزبانی کی تھی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بار تمہاری مہمان نوازی بھی اچھی طرح کروں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری میرے پاس فضولیات کے لئے وقت نہیں ہے لیکن ایک بات بتادوں کہ گو تم نے سیکشن ہیڈکوارٹر سے معاہدہ کر کے فی الحال تو اپنی جان بچالی ہے لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ کامبا سے نکلنے کے بعد تم کسی بھی لمحے موت

کا شکار ہو سکتے ہو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا"—— بی کاب نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ کامبا سے نکلنے سے بعد والی شرط کی کوئی خاص وجہ ہے سپرایجنٹ بی کاب صاحب"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیونکہ سیکشن ہیڈکوارٹر نے تم سے معاہدہ کر کے مجھے روک دیا ہے ورنہ تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کسی صورت بھی کامبا سے زندہ نہ نکلنے دیتا۔ لیکن اب کامبا سے تمہارے زندہ جانے کے بعد سیکشن ہیڈکوارٹر کا معاہدہ مکمل ہو جائے گا اور بس"—— بی کاب نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم ذاتی انتقام لینا چاہتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"جو مرضی آئے سمجھ لو۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ تم نے میرے ہاتھوں ہی مرنا ہے"—— بی کاب نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ مسٹر بی کاب"—— عمران نے کہا تو بی کاب دروازہ کھولتے کھولتے واپس مڑ گیا۔

"سوری عمران میں جو فیصلہ کر لوں اسے کسی صورت بھی تبدیل نہیں کیا کرتا اس لئے کسی رحم کی اپیل کی ضرورت نہیں ہے"—— بی کاب نے کہا۔ تو عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تم مسلسل مچھر کی طرح .بھیں .بھیں کئے جا رہے ہو۔ اگر عمران تمہارے سیکشن ہیڈکوارٹر سے معاہدہ نہ کر لیتا تو تم تو کیا تمہارا پورا سیکشن ہم سے یہ فارمولا واپس نہیں لے سکتا تھا اور تمہارے سیکشن ہیڈکوارٹر نے بھی تھوکا ہوا چاٹا ہے اور تم بھی یہ فارمولا واپس لے جا کر تھوکا ہوا چاٹ رہے ہو سمجھے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"—— تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو بی کاب کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ بی کاب جیب میں ہاتھ پہنچنے سے پہلے تمہاری روح تمہارے جسم سے نکل جائے گی۔ یہ میرے ساتھی میری طرح صلح پسند نہیں ہیں اس لئے خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور جو تمہارا جی چاہے کرتے رہنا"—— عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو بی کاب تیزی سے مڑا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ شخص انتہائی کینہ پرور لگتا ہے"—— جولیا نے کہا۔

"کینہ پرور نہیں ہے۔ اپنی شکست پر جھنجلایا ہوا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر آپ کاما سے چلے جائیں اور مجھے یہیں چھوڑ جائیں"۔ اچانک جوانا نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"نہیں جوانا میں ذاتی انتقام کا قائل نہیں ہوں جب تک مشن

تھا اس وقت تک بات دوسری تھی لیکن اب اگر بی کاب کو کچھ ہوا تو یہ ذاتی انتقام ہو جائے گا"—— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بی کاب اندر داخل ہوا۔

"میں تمہیں گولی مارنے نہیں آیا ورنہ یہ کام تو میں پہلی بار بھی آسانی سے کر سکتا تھا میں تمہیں یہ کہنے آیا ہوں کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم بلیک تھنڈر سے ہٹ کر میرے ساتھ مقابلہ کر لو۔ اگر تم مجھے شکست دے دو تو مجھے اپنی موت پر کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن اگر تم شکست کھا جاؤ تو تم صرف میرے سامنے شکست کا اعتراف کر لینا اور بس"—— بی کاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بچے ہو۔ اوکے اگر تم اس بات پر خوش ہو تو میں اعتراف کر لیتا ہوں کہ میں تم سے شکست کھا چکا ہوں۔ بس اب تو خوش ہو۔ آؤ اب بیٹھو اور اپنے ذہن سے یہ ذاتی انتقام کا بوجھ ہٹا دو"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسے نہیں میں مقابلہ کرنے کے بعد اس کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں"—— بی کاب نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا مقابلہ۔ ریسلنگ کا یا باکسنگ کا۔ کس قسم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نشانہ بازی کا مقابلہ کر لو"—— بی کاب نے کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

"کس انداز میں مقابلہ کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ واقعی بی کاب کو اس طرح ڈیل کر رہا تھا جیسے بڑے کسی چھوٹے بچے کو ڈیل کرتے ہیں۔

"جس انداز میں تم چاہو۔ میں بہرحال کسی نہ کسی مقابلے میں تمہیں شکست دینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ایسا کر لو کہ تم مجھ پر فائر کھول دو اور ریوالور میں جتنی بھی گولیاں ہیں سب چلا دو۔ اگر کوئی بھی گولی میرے جسم کو چھو جائے تو تم جیت گئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بی کاب بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم سنجیدگی سے یہ بات کہ رہے ہو"۔۔۔۔ بی کاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پوری سنجیدگی سے اور یہ بھی میرا وعدہ کہ میرے ساتھی اس مقابلے میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم خود کشی کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"نہیں بلکہ تمہیں زندہ رہنے کا موقع دینا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔ بی کاب نے حیران ہو کر کہا۔

"مسٹر بی کاب اس قسم کے مقابلوں اور فضولیات کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔ تم ایک اچھے آدمی ہو اور مجھے تمہاری نفسیات کا پتہ چل گیا ہے۔ جب تک تمہارے دل کی بھڑاس نہیں نکلے گی اس وقت تک تم پرسکون نہیں رہ سکو گے اور اگر تم نے ذاتی انتقام کے سلسلے میں بعد میں مجھ پر کسی بھی وقت حملہ کرنے کی کوشش کی تو یقیناً تم اپنی زندگی گنوا بیٹھو گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل کی بھڑاس ابھی نکال لو اور پرسکون ہو کر واپس جاؤ تاکہ تمہاری زندگی محفوظ رہ سکے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا۔

"لیکن اس کی ایک شرط ہو گی کہ تم پہلے یہ فائل میری ساتھی جولیا کو دے دو۔ اگر تمہاری کوئی گولی مجھے چھو گئی تو یہ فائل تمہیں واپس مل جائے گا ورنہ دوسری صورت میں یہ فائل میں خود تمہارے سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں احساس نہیں ہے کہ تم نے اس طرح اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ میرا نشانہ آج تک کبھی خطا نہیں ہوا۔ پورے ایکریمیا میں مجھے نشانہ بازی میں ماسٹر سمجھا جاتا ہے۔ بڑے سے بڑا نشانہ باز آج تک میرا مقابلہ نہیں کر سکا اس لئے پہلی ہی گولی تمہارے دل پر پڑے گی اور تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ظاہر ہے اس کے بعد تمہارے ساتھی مجھے فائل دینے کی بجائے مجھ پر

حملہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن میرے ریوالور میں آٹھ گولیاں ہیں اور تمہارے ساتھیوں کی تعداد بہرحال آٹھ سے کم ہے اس لئے تمہارے ساتھ انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں فائل انہیں دینے یا نہ دینے سے کیا فرق پڑے گا"۔ بی کاب نے کہا۔

"اگر تمہیں اپنے آپ پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر تو تمہیں فائل دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ تم ہم سب کی موت کے بعد فائل آسانی سے حاصل کر سکتے ہو۔ ویسے یہ میرا وعدہ کہ میری موت کے بعد میرے ساتھی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے اور فائل بھی واپس کر دیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب نے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکالی اور عمران کی طرف پھینک دی۔

"یہ لو فائل جولیا اب اپنے وعدے پر قائم رہنا"۔ عمران نے فائل جھپٹ کر اسے جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سب تماشہ ضروری ہے کیا یہ احمقانہ پن نہیں ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر بی کاب سپر ایجنٹ ہیں انہیں دل کے ارمان نکال لینے دو"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ آخر تم نے کیا سوچ کر یہ شرط لگائی ہے۔ اتنے نزدیک سے تو کوئی اناڑی بھی تمہیں گولی مار سکتا ہے کیا تم نے

بلٹ پروف جیکٹ پہنی ہوئی ہے"۔ بی کاب نے کہا۔

"وہ تو تم نے پہن رکھی ہے بی کاب۔ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں موت کا خوف ہوتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو معلوم ہے کہ موت اور زندگی کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے اگر اس کا حکم آجائے تو پھر یہ بلٹ پروف جیکٹ بھی اسے نہیں روک سکتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر تم تیار ہو میں فائر کروں"۔۔۔ بی کاب نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ کرسیاں اور دوسرا فرنیچر ہٹادو یہاں سے اور تم خود بھی ہٹ جاؤ اور بی کاب کو سائیلنسر لگا ہوا ریوالور دے دو تاکہ دھماکوں سے ہوٹل کے دوسرے مسافر پریشان نہ ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"میرے پاس سائیلنسر موجود ہے ٹھیک ہے میں سائیلنسر لگا لیتا ہوں"۔۔۔ بی کاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے سائیلنسر نکالا اور اسے ریوالور کی نال پر فٹ کرنا شروع کر دیا جب کہ عمران کے ساتھیوں نے کرسیاں اور میز ہٹا دی اور اب وہ سائیڈوں پر ہو گئے تھے۔

"اوکے کرو فائر تاکہ میں بھی دیکھ سکوں کہ تمہارا نشانہ کیسا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب نے ریوالور سیدھا کیا اور ہونٹ بھینچ لئے اس کی تیز نظریں سامنے کھڑے ہوئے

عمران پر جمی ہوئی تھیں جب کہ عمران بڑے اطمینان سے کھڑا تھا لیکن اس کی نظریں بی کاب کے ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں پھر بی کاب کی انگلی نے بجلی کی سی تیزی حرکت کی اسی لمحے عمران کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی عقبی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"تم۔ تم بچ گئے ہو"۔۔۔ بی کاب نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ابھی تو سات گولیاں ہیں تمہارے ریوالور کے چیمبر میں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب نے دوسرا فائر کر دیا اور پھر تو جیسے بی کاب پر دورہ سا پڑ گیا۔ وہ مسلسل ہاتھ کو گردش دے کر فائر کیے چلا جا رہا تھا جب کہ عمران کا جسم پارے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہوا میں تڑپ رہا تھا اور پھر جیسے ہی کرچ کی آواز سنائی دی عمران کا جسم رکا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور بی کاب کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال پر لگا ہوا سائیلنسر غائب ہو گیا۔ بی کاب حیرت سے بت بنا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے نظریں اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا جو بڑے اطمینان سے کھڑا مسکرا رہا تھا اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آرہا تھا۔ اس نے اس ریوالور کی نال ہی سے سائیلنسر اڑا دیا تھا۔

"تم۔ تم انسان نہیں ہو سکتے۔ نہیں تم انسان نہیں ہو۔ ای

ممکن ہی نہیں ہے"۔۔۔ اچانک بی کاب نے کہا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔

"اب تمہیں یقین آگیا ہو گا کہ تم واقعی دنیا کے بہترین نشانہ باز ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بی کاب نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ میں تم سے شکست کھا چکا ہوں"۔ بی کاب نے کہا۔

"یہ اعتراف بتا رہا ہے کہ تمہارے اندر کا ضمیر ابھی زندہ ہے۔ جولیا اسے فائل واپس کر دو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے خاموشی سے آگے بڑھ کر فائل بی کاب کی طرف بڑھا دی۔

"کیا۔ کیا تم واقعی انسان ہو"۔۔۔ بی کاب نے فائل لیتے ہوئے ایک بار پھر اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر کے انچارج جارج کلسٹ سے پوچھ لینا وہ تمہیں بتائے گا کہ میں واقعی انسان ہوں کیونکہ مجھے یاد ہے کہ کافی عرصہ پہلے اس نے بھی اسی طرح کے مقابلے کے بعد مجھ سے یہی بات پوچھی تھی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جارج کلسٹ نے کیا مطلب۔ کیا وہ بھی تم پر اسی طرح فائر کھول چکا ہے"۔ بی کاب نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور ناکام ہو جانے کی صورت میں اس نے بھی یہی سوال کیا تھا لیکن اس وقت اس فن میں میرا استاد سنگ ہی ابھی زندہ تھا۔ اور جارج بھی اسے جانتا تھا اس لئے جب میں نے اسے سنگ ہی کا حوالہ دیا تو اسے یقین آگیا کہ میں واقعی انسان ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنگ ہی۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ بی کاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل جارج کلسٹ سے ہی پوچھ لینا اب اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر مشروب پی سکتے ہو اور چاہو تو فائل لے کر چلے جاؤ لیکن ہم سب بہرحال اب کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی مجھ سے بالاتر ہو مجھے اس کا اعتراف ہے اس لئے اب میرے دل میں کوئی خلش باقی نہیں رہی اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جارج کلسٹ نے تم سے کیوں معاہدہ کیا ہے اور مین ہیڈکوارٹر نے تمہیں کیوں سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ پھر ملاقات ہو گی اور یقیناً کسی اچھے ماحول میں گڈبائی"۔۔۔۔ بی کاب نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"اس سارے تماشے کی آخر کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ سب کرسیاں وغیرہ رکھ کر دوبارہ ان پر بیٹھ چکے تھے۔

"تم پہلے اپنا وعدہ پورا کرو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا وعدہ"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہی چیف سے ڈبل رقم دینے والا۔ میں نے تمہیں فائل واپس دلا دی تھی۔ اب تم نے خود ہی اسے بی کاب کو واپس کر دیا تو اس میں میرا کیا قصور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی کہا تھا کہ فائل واپس کر دوں اس لئے اب کوئی رقم نہیں ملے گی"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا جیسے اسے احساس ہو رہا ہو کہ اس نے فضول اتنی محنت کی۔

"عمران صاحب انتہائی طویل عرصے بعد آپ نے سنگ آرٹ کا دوبارہ مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے تو خطرہ تھا کہ کہیں آپ ہٹ نہ ہو جائیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی چستی تو پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری چستی تو میں نے جولیا سے رقم لینے کے لئے دکھائی تھی تاکہ آغا سلیمان پاشا کا کچھ دن تو منہ بند رہے گا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جولیا وعدے سے مکرنے میں مجھ سے بھی زیادہ چستی دکھائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہارے انداز میں واقعی پہلے سے زیادہ چستی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ تنویر نے

کہا۔

"جب بھاری رقم ملنے کی امید لگ جائے تو چستی خود بخود آجاتی ہے۔ بہرحال مظاہرے کی نوبت تو واقعی بڑے طویل عرصے بعد آئی ہے لیکن اس کی مخصوص ورزشیں میں باقاعدگی سے کرتا رہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو کب ان ورزشوں کا وقت ملتا ہے۔ میں نے کبھی آپ کو ورزش کرتے ہوئے نہیں دیکھا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہیں کیا معلوم کہ آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کی ڈیمانڈ کے بعد جب میری طرف سے انکار ہوتا ہے تو مجھے دن میں کتنی بار سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ بس اس طرح مسلسل ورزش ہوتی رہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس دیئے۔

"عمران صاحب کیا آپ نے اس فائل میں کوئی تبدیلی کرا لی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تبدیلی کیا مطلب یہ بات تم نے کیسے سوچ لی"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"گو بی کاب کا انداز بچگانہ تھا لیکن میں نے آپ کو اس طرح کا رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سارے مظاہرے کے پس منظر میں یہ بات تھی کہ بی کاب

اور سیکشن ہیڈکوارٹر دونوں کو یہ یقین آجائے کہ فائل کی کاپی میں کوئی ہیرا پھیری نہیں کی گئی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے انہیں یقین آجائے گا۔ ذرا وضاحت کرو"۔ عمران نے کہا۔

"جس طرح آپ نے بتایا ہے کہ جارج کلسٹ جو ٹاور سیکشن کا انچارج ہے وہ آپ سے بہت اچھی طرح واقف ہے تو لامحالہ وہ آپ کے بارے میں یہ بات بھی جانتا ہو گا کہ آپ آسانی سے فارمولا واپس کرنے کے قائل نہیں ہیں اور آپ سائنس میں بھی اعلیٰ صلاحیتیں رکھتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ آپ کہیں فارمولے میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کر دیں جس سے ہتھیار تیار ہی نہ ہو سکے اور آپ کے ذہن میں بھی یہ خدشہ موجود تھا اس لئے آپ نے باقاعدہ بی کاب سے پہلے فائل واپس حاصل کی اور پھر مقابلہ میں اس کی ناکامی کے بعد اسے واپس کر دی اس سے وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر آپ نے واقعی ہیرا پھیری کی ہوتی تو آپ کبھی یہ فائل واپس نہ دیتے بلکہ بی کاب کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ کہہ سکتے تھے فائل لے کر وہ چلا گیا تھا اور اس کے بعد وہ مارا گیا نجانے اس نے فائل کہاں چھوڑی ہے ۔ ویسے بھی آپ رات کو کافی دیر تک غائب رہے ہیں کاپی کرنے میں تو اتنا وقت بہرحال نہیں لگتا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہو کیپٹن شکیل مجھے حقیقتاً

اب تمہارے ذہن سے خوف آنے لگا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میں نے فارمولے میں چند ایسی تبدیلیاں کرا لی ہیں کہ اس سے ہتھیار تو تیار ہو جائے گا لیکن وہ مطلوبہ نتائج بہرحال اس سے حاصل نہ ہو سکیں گے جو بلیک تھنڈر حاصل کرنا چاہتی تھی جب کہ پاکیشیا اس فارمولے سے جو ہتھیار تیار کرے گا وہ مطلوبہ نتائج کا حامل ہو گا اور بی کاب سے اس ساری کارروائی کا واقعی مطلب یہی تھا کہ اب بلیک تھنڈر کو اس فارمولے پر شک نہیں گزرے گا اس طرح میں نے بہرحال جولیا کا کام بھی کر دیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس مقابلے سے انہیں کیسے یہ یقین آئے گا کہ آپ نے فارمولے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ یہ بات میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"صالحہ کی موجودگی کے بغیر تمہیں اب کیسے سمجھ آ سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں صالحہ کا میری سمجھ سے کیا تعلق"۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سمجھ اردو حرف س سے شروع ہوتا ہے اور انگریزی حرف ایس اس کا متبادل سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کے نہ ہونے سے سمجھ بھی نہیں آ سکتی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے خواہ مخواہ حرفوں کی الٹ پھیر شروع کر دی۔ بہرحال آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا فکر مت کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ملاور سیکشن ہیڈکوارٹر کا انچارج بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی اس لئے وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تو کیا واقعی بی کاب نے تم سے پوچھ لیا ہے کہ میں واقعی انسان ہی ہوں یا نہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم آخر اس بات پر کیوں بضد ہو کہ میں جارج کلسٹ ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس لئے کہ جارج کلسٹ کی میرے دل میں قدر ابھی موجود ہے وہ واقعی ایک بہترین ایجنٹ تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ لیکن مین ہیڈکوارٹر کی طرف سے مجھے اصل

شناخت کرانے سے منع کیا گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"حالانکہ تمہارے سپر ایجنٹ صاحب کو معلوم ہے کہ تمہارا نام جارج کلسٹ ہے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے اور دوست بھی۔ ویسے بھی وہ ہماری تنظیم کا آدمی ہے۔ بہرحال تمہارے اس سنگ آرٹ کے مظاہرے نے میرے دو خدشات دور کر دیئے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خدشات کیسے خدشات"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو مجھے بی کاب کی طرف سے خدشہ تھا کہ وہ لامحالہ بعد میں تم پر حملہ کرنے کی حماقت کرے گا اور اس طرح میرا سیکشن ایک اچھے ایجنٹ سے محروم ہو جائے گا۔ اب تم نے اسے سنگ آرٹ کا مظاہرہ دکھا کر اس پر ثابت کر دیا ہے کہ تم اس سے صلاحیتوں کے لحاظ سے بہت برتر ہو اس لئے اب وہ تم پر دوبارہ حملہ کرنے کی حماقت کا سوچے گا بھی نہیں اور دوسرا خدشہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ کہیں تم نے فارمولے کی کاپی میں کوئی تبدیلی نہ کر دی ہو لیکن تم نے مقابلے کی شرط کے طور پر فائل واپس مانگ کر یہ خدشہ بھی دور کر دیا ہے اگر تم نے ایسا کیا ہوتا تو ظاہر ہے تم اسے اس طرف واپس نہ مانگتے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا

اور عمران نے معنی خیز نظروں سے قریب بیٹھے صفدر کی طرف دیکھا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب اسے بات سمجھ آ گئی ہو۔

"لیکن میں نے اسے واپس بھی تو کر دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم جو وعدہ کر لیتے ہو اسے پورا کرتے ہو۔ اگر تم اسے فائل واپس نہ کرتے تو کسی اور ذریعے سے یہ فائل مجھ تک پہنچا دیتے۔ بہرحال تمہارے اسے شرط کے طور پر واپس لینے سے میرے ذہن سے یہ خدشہ ختم ہو گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔ میرا اگر بھلا نہیں ہو سکا تو چلو تمہارے خدشات تو دور ہو گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے"۔ انچارج نے چونک کر کہا۔

"میرے ساتھی اس معاہدے پر خوش نہیں تھے اس لئے انہیں خوش کرنے کے لئے بڑے طویل عرصے بعد میں نے انہیں سنگ آرٹ کا تماشہ دکھلایا ہے لیکن انہیں یہ تماشہ پسند نہیں آیا وہ کہہ رہے ہیں یہ کیسی بچگانہ حرکت ہے"۔۔۔۔ عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ساتھی اسے بچگانہ حرکت کیسے کہہ سکتے ہیں مجھے تو افسوس ہو رہا ہے کہ میں بھی یہ ناقابل یقین مظاہرہ خود کیوں نہ دیکھ سکا"۔۔۔۔ انچارج نے کہا۔

"اس لئے کہ میرے ساتھی بہت آگے نکل چکے ہیں۔ وہ بیک وقت کئی کئی مشین گنوں کے مقابل سنگ آرٹ بلکہ چٹان آرٹ دکھا سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ کیا واقعی۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"۔ انچارج نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو مجھے اپنے ہیڈکوارٹر کی سیر کی دعوت دے دو وہاں تم یہ مظاہرہ بھی اطمینان سے دیکھ لو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے انچارج بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے ویسے ہی یقین آگیا ہے۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تمہاری مرضی نہ دیکھو مظاہرہ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اتنا بھی احمق نہیں ہے وہ کہ اس مظاہرے کے شوق میں اپنا ہیڈکوارٹر ہی تباہ کرا بیٹھے"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے تو واقعی احمق نہ تھا لیکن اب احمق بن چکا ہے۔ نہیں لوگ چیف بننے کے بعد احمق کیوں ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"خبردار اگر تم نے چیف کو احمق کہا سوچ کر بات کیا کرو"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"چلو چیف پر تمہیں اعتراض ہے تو ڈپٹی چیف ہی سہی۔ اب تو خوش ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی عمران کے اس ترکی بہ ترکی جواب پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب کیا آپ نے کال چیک کرنے کا کوئی بندوبست کر رکھا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک واحد تم ہو جو کیپٹن بننے کے باوجود عقل مند ہو بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی عقل مند ہوتے جا رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"۔ عمران نے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کو فون کال جزائر غرب الہند کے قریب جزائر ونڈر ورلڈ کے ایک جزیرے لواسی سے کی گئی تھی"۔۔۔۔ فاسٹر کی آواز سنائی دی۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے ناں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"۔۔۔۔ فاسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ اب کامیا سے ہماری واپسی کے انتظامات بھی کر

دو"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی ہے۔ آپ یہاں کچھ روز رہیں۔ سیر و تفریح کریں"۔ دوسری سے فاسٹر نے کہا۔

"شکریہ بس یہی ایک کام ہے جو ہمارے لئے ممنوع ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کون سا کام"۔۔۔ فاسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی سیر و تفریح کرنا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں اپنی بات کا جواب مل گیا کیپٹن شکیل اب یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ ناور سیکشن کا ہیڈکوارٹر لواسی جزیرے میں ہے۔ اب بتاؤ کیا اس جارج کلٹ نے بات کر کے حماقت نہیں کی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو معلوم تھا کہ وہ لازماً یہاں فون کرے گا"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ اٹھک بیٹھک میں نے صرف تنویر پر رعب ڈالنے کے لئے کی ہے ایسی بات نہیں ہے گو میرے ذہن میں یہ بات نہیں تھی کہ اس طرح بی کاب کی وجہ سے مجھے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑے گا لیکن یہ بات بہرحال میرے ذہن میں موجود تھی کہ فائل پہنچنے کے بعد وہ فون کرے گا۔ البتہ سنگ آرٹ کے مظاہرے نے اس بات کو یقینی بنا دیا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ہیڈکوارٹر کا پتہ چلنے کے بعد کیا تم اسے تباہ کرو گے"۔ جولیا نے کہا۔

"فوری طور پر تو شاید نہیں لیکن یہ کنفرمیشن ایک گارنٹی بہرحال ہے اگر ناور سیکشن نے اب پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا تو پھر پورا لواسی جزیرہ ہی سمندر میں غرق ہو کر رہے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اور تم نے اور چیف نے واقعی درست فیصلہ کیا تھا"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے تنویر اسی لئے تو تمہیں کہتا تھا کہ سنگ آرٹ نہ سہی سنگریزہ آرٹ ہی سیکھ لو لیکن تم اسے فضول سمجھتے تھے اب بولو ایک ہی مظاہرے کے بعد تائید شروع ہو گئی ہے اور جب بات شروع ہو گئی ہے تو بہرحال یہ انجام تک تو پہنچے گی ہی سہی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے انجام تک پہنچے گی"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور اس خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لانگ برڈ کمپلیکس
اسرائیل کا ایک ایسا منصوبہ — جس کے مکمل ہوتے ہی پاکیشیا کا وجود کرۂ ارض سے یقینی طور پر مٹ جاتا — کیسے — ؟

لانگ برڈ کمپلیکس
جسے ختم کرنے اور پاکیشیا کو بچانے کیلئے عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس
جسے بچانے کیلئے اسرائیلی حکومت نے ایسے انتظامات کئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مارتی رہ گئی لیکن — ؟

کرنل ڈیوڈ
جی۔ پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اس بار کسی بھوت کی طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگ گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی لوہے کے چنے چبانے پر مجبور ہونا پڑا۔

مادام ڈومیری
کارمن کی ایسی خطرناک ایجنٹ — جسے اسرائیل کے صدر نے خصوصی طور پر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کیلئے کال کر لیا۔ کیا وہ واقعی عمران کی ٹکر کی ایجنٹ تھی ؟

مادام ڈومیری
جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہوتے ہی اپنے شکنجے میں جکڑ لیا اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی مادام ڈومیری کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے — ایک حیرت انگیز اور دلچسپ کردار۔

لانگ برڈ کمپلیکس
جسے اس طرح سیلڈ کر دیا گیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مارنے کے باوجود اس کے اندر داخل ہونے سے قاصر رہ گئے — کیا واقعی — ؟

لانگ برڈ کمپلیکس
جس میں داخلے کا عمران نے اپنی ذہانت سے ایک ایسا راستہ تلاش کر لیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن کرنل ڈیوڈ نے اس کی اس ذہانت کا بھی توڑ کر لیا اور عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً ناکام باہر آنا پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس
جسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی کے بعد اسرائیل کے صدر نے خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا۔ کیوں اور کیسے — ؟ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین سچوئیشن۔

• مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ بے پناہ اور اعصاب کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جسے صدیوں فراموش نہ کیا جا سکے گا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ریڈ میڈ وسا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ میڈ وسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
- عمران اور سلیمان ریڈ میڈ وسا کی قاتل کمیوں کی زد میں آکر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
- ریڈ میڈ وسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک پیر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
- ایکسٹو کی پشت میں گولی چلا دی گئی۔ اور پھر ایک پُراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُراسرار ایکسٹو کون تھا۔
- ریڈ میڈ وسا جس نے اپنی ذہانت سے پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
- عمران جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
- عمران سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈ وسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ۔ لرزا دینے والے ایکشن چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

دیبا خانم کے شاہکار ناول

- توبہ شکن
- سدا بہار
- مہمان میرے دل کے
- سپنوں کی شہنائی
- چاہت
- صنم تیری قسم
- دل پارہ پارہ
- آخری وعدہ
- پتھر کے صنم
- پیاسے کو شبنم
- اجنبی ہمسفر

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان